

شجرہٴ انساب

بلوچ و راجپوت

لئے بلال انتظام
حصہ اول

44/ الفاروق
0301-0331-0346

7436344

مرتب

عطا محمد عطا

ایم. ایس سی (آنر)

آئی ایس بی این کوڈ نمبر 969 . 8134

جملہ حقوق طباعت و اشاعت بحق مرتب محفوظ ہیں۔

آئی ایس بی این 8134 999

نام کتاب

شجرہ انساب، بلوچ دراجوت

نام مصنف

عطا محمد عطا

تاریخ اشاعت

۱۵ نومبر ۱۹۹۰ء

تعداد اشاعت

پانچ سو - ۵۰۰

قیمت

سادہ چھپائی پچاس روپے

اعلا چھپائی پچھتر روپے

کتابت

قدرت اللہ فاروق رڈ مارکیٹ اڈاکڑا

ملنے کے پتے

موجودہ پتہ

عطا محمد عطا - معاون کیمیا دان

پاکستان تباکو بورڈ، پوسٹ نمبر ۸۳ - اڈاکڑا

مستقل پتہ

عطا محمد عطا ولد کرم خاں

ساکن بستی مٹھ خاں ڈاک خانہ کوٹ مبارک تحصیل ضلع ڈیر غار خاں

اصف ضلع بکر ایف ڈالہ ڈاک خانہ منیر سید اکرام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا خَلَقْنَكُمْ مِنْ ذَكَرٍ
وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَكُمْ شُعُوبًا
وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا

(سورة العنکبوت)

ترجمہ: ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا
کیا اور تمہارے مختلف خاندان اور قبیلے بنائے تاکہ
اپس میں پہچان ہو۔

288

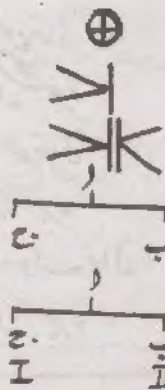
تربیب

نمبر شمار	مضمون	صفحه نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحه نمبر
۱	پیش لفظ	۵	۲۶	شاخ رند بلوچ	
۲	تعارف	۷		شاخ جتوئی بلوچ	
۳	ابتدائی خاکہ			شاخ لشاری بلوچ	
	تاریخی پس منظر			راجپوت	
	بلوچ	۱۲		چٹا شجرہ	۲۷
	ڈیرہ غازی خان	۱۶	۹	ابتدائی سلسلہ راجپوت	
	راجپوت (نسب نامہ)	۱۷		ابتدائیہ	۲۸
	پیرانی آبادی کلانور	۲۰		ساتراں شجرہ	۲۹
	بلوچ		۱۰	سلسلہ سار دول خانی	
۳	ہیلا شجرہ - شجرہ نبوی	۲۱		آٹھواں شجرہ	۶۲
۵	دوسرا شجرہ - شجرہ بلوچ (زند شاخ)	۲۷	۱۱	سلسلہ شاہ مراد خانی	
۶	تیسرا شجرہ - شاخ حلالی کھوسہ	۲۲	۱۲	نوداں شجرہ	۷۰
	(بستی مٹھہ وغیرہ)			سلسلہ نعمت خانی	
۷	چوتھا شجرہ	۳۰	۱۳	دسواں شجرہ	۷۷
	شاخ حلالی کھوسہ (بستی ہوت)			سلسلہ جین خانی	
۸	پانچواں شجرہ	۳۳	۱۴	گیارھواں شجرہ	۸۳
	سرداران کھوسہ			سلسلہ احمد خانی	
	شاخ بلیلائی کھوسہ		۱۵	بارہواں شجرہ	۸۸
	شاخ جیانی کھوسہ	۳۵		سلسلہ دولت خانی	
	شاخ عمرانی کھوسہ	۴۵	۱۶	تیرھواں شجرہ	۹۶

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۳	سترھواں شجرہ (بڑا پاند)	۲۰		سلسلہ جگتوان بحوالہ	
۳	سلسلہ بکرم خاں			حضرت خواجہ عبدالرزاق صاحب	
۹	شاخ فتح خانی		۹۸	چودھواں شجرہ	۱۷
۲۱	شاخ حاجی خانی			شاخ اجمیری خاں	
۲	شاخ ہدایت خانی		۱۰۰	پندرھواں شجرہ	۱۸
	اٹھارھواں شجرہ	۲۱		شاخ حسن خانی	
	سلسلہ شہباز خاں		۱۰۱	سولھواں شجرہ (بڑا پاند)	۱۹
	(عرفت کھرکھڑیوں واسے)			سلسلہ بکرم خاں	
۵	متفرق شجرے	۲۲	۱۰۱	شاخ علی خانی	
	۱۔ شجرہ نسب		۱۰۲	شاخ بھگن خانی	
۵	برائے زبان		۱۰۳	شاخ معظم خانی	
	ب۔ شجرہ نسب		۱۰۴	شاخ سلیم خانی	
۷	برائے نر خاندان اجناس		۱۰۸	شاخ جعفر خانی	

علامات

لا ولد یا نر سینہ اولاد نہیں ۔
 اپنے نسلی خاندان سے باہر شادی کی ۔
 دو شادیاں کیں اور دونوں خاندان سے باہر کیں ۔
 (کے بے اور نج بیٹے ہیں ۔
 جب کہ بے بڑا بیٹا ہے ۔
 (کے بے اور نج بیٹے ہیں ۔
 جبکہ ج بڑا بیٹا ہے ۔



پیش لفظ

یہ کتابچہ بلوچ خصوصاً کھوسہ بلوچ اور پوار راجپوت کی کچھ شاخوں پر مشتمل ایک ایسا شجرہ جات کا ذخیرہ ہے جو ایک نام سے شروع ہو کر تقریباً ایک سو شاخوں میں منقسم ہو جاتا ہے۔ حتیٰ الامکان معروف اسمائے گرامی بلحاظ نسل اور عمر مرتب کیے گئے ہیں۔ یعنی بڑے بھائی کا نام پہلے نمبر پر اور چھوٹے کا آخر میں لکھا گیا ہے۔ ناموں کی تعداد زیادہ ہونے کی بنا پر بقیہ جات کی صورت میں نسلی ترتیب کو مکمل کیا گیا ہے۔ ہر صفحہ اپنی ایک مکمل ترتیب رکھتا ہے۔

مرتب کتاب ہذا جناب عطاء محمد عطا صاحب میرے نہایت قریبی عزیز ہیں۔ یہ اپریل ۱۹۵۵ء میں ایک متوسط زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے آبائی قصبہ باطل (کوٹ مبارک) میں مکمل کی، میٹرک کا امتحان قیامی حیثیت سے (اسی فیصد نمبر) کے کٹائی سکول نمبر اڈیرہ غازی خاں سے ۱۹۶۹ء میں پاس کیا۔ سات آٹھ سال ندیری یونیورسٹی فیصل آباد میں زیر تعلیم رہے۔ جہاں سے ۱۹۷۷ء میں ایم۔ ایس کی (آنرز) کا امتحان فزسٹ ڈیویشن میں پاس کیا اور تقریری مذکرہ بعنوان ”حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت محسن کائنات“ ۷۴-۱۹۷۳ء میں یونیورسٹی بھر میں اول انعام حاصل کیا۔

دوران تعلیم تنظیمی امور میں واقفیت حاصل کرنے کے لئے مختلف طلبہ تنظیموں سے منسلک رہے۔ مثلاً سرانجی بزم سنگت اور انجمن طلبہ اسلام وغیرہ۔

ملازمت کا سلسلہ چاول کی تحقیقاتی ادارہ کالاشاہ کا کوڈ لاہور سے اپریل ۱۹۷۸ء میں شروع کیا۔ ڈیڑھ سال بہاول پور میں گزارا۔ ریڈیو پاکستان بہاول پور اور ملتان سے زرعی پروگرام میں ان کی تصور بارہ زمین دی اصلاح، ”سبز کھاد استعمال“ اور ”جسٹس“ کے عنوانات سے تقاریر نشر ہوئیں۔ ان کے تین سائنسی مقالے ایگزیکٹو جرنل اور پاک ٹوبیکو میں چھپ چکے ہیں۔ تاہم کتاب کی صورت میں ”شجرہ انساب بلوچ و راجپوت“ ان کی پہلی کوشش ہے۔

اس وقت پاکستان تمباکو بورڈ اڈاکاٹری میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ بلوچ خاندان جو ان کا اپنا خاندان ہے، کے ساتھ ساتھ راجپوت خاندان کے شجرہ جات بھی شامل کئے ہیں۔ کیونکہ یہاں دس سال سے

اقامت پذیر ہونے کی وجہ سے راجپوت خاندان میں بھی اپنے ستاندان کی طرح رسم و رواج اور خانہ دانی
دریات کا پاس دلچھا۔

اتمید ہے کہ راجپوت خاندان کے لوگ بھی اپنے شجرے دیکھ کر محفوظ ہوں گے۔ اسی سے نبرگوں
کی عظمت اور شان و شوکت کی یاد تازہ ہوگی۔ کیونکہ نام کی یاد سے زندگی کی جھلک نظر آتی ہے۔ جس طرح
بعض نام دلیری کی علامت بن جاتے ہیں۔ جیسے ٹیپو۔ آخر میں زبان اور نرخی نامہ کا مشجرہ بھی درج ہے۔
اتمید ہے کہ اغلاط کی درستگی کے لئے اغلاط نامہ یا کوئی اور مسودت نکالی جائے گی۔

نذیر احمد خان کھوسہ

پرنسپل

گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول

ڈیرہ غازی خان

تعارف

ان چند اوراق میں شجرہ انساب کے نام سے کچھ شجرہ جات دیئے گئے ہیں تاکہ جن اکابرین نے کاروائے نمایاں انجام دیئے ہیں اور اپنا نام پیدا کیا ہے۔ اگر ان کے سارے واقعات نہیں تو کم از کم سلسلہ داران کے نام ہی یاد رکھے جائیں۔ شاید بایں سبب ہم میں محبت و اخوت اور سردارگی پیدا ہو۔

پہلا شجرہ

پہلا شجرہ حضرت آدم علیہ السلام تا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بمعہ چاروں خلفائے راشدین کے معروف اسمائے گرامی پر مشتمل ہے۔ یہ شجرہ قرآن پاک کی مختلف تفاسیر سے ترتیب دیا گیا ہے۔ بعض مفسرین قدرے اختلاف کرتے ہیں۔ جب کہ بعض کے نزدیک ترسیکٹروں نسلیں نامعلوم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ زبانوں کے اختلاف نے تو بعض الفاظ کے معبد ہی بدل ڈالے ہیں۔

دوسرا شجرہ

دوسرے شجرے میں بلوچ نسل کے جد امجد سے میٹر حلال خاں تک اور ایک رند شاخ کا اندراج ہے۔ اس روایت پر ابھی کافی تحقیق کی ضرورت ہے۔ کہ حضرت امیر حمزہؓ نے مصر کے بادشاہ ناصر شاہ کی بیٹی مریم سے شادی کی۔ جن کو بعض روایات میں آسمان پوری سے موسوم کر کے افسانوی رنگ دے دیا گیا ہے اور جن کے بطن سے عمر پیدا ہوئے۔ اسی طرح میٹر حلال خاں کے والد کے نام پر بھی کافی اختلاف ہے۔ تین نام زیادہ ملتے ہیں۔ یعنی ہارون، محمد، اور مجید خاں۔ بلوچ قبائل میں مجید خاں مستند سمجھا گیا ہے۔ اسی طرح باقی ناموں کی ترتیب اور تعداد میں بھی کافی اختلاف ہے۔

تیسرا شجرہ

تیسرا شجرہ ہوت بروج کی ایک شاخ کھوسخ المعروف کھوسہ اور پھر مزید شاخ در شاخ حملانی، بابلانی پر مشتمل ہے۔ جن کا شجرہ بابل خاں اول اور پھر حمل خاں تک سید محمد خاں ولد عین خاں کا خود نوشت موجود ہے جو کہ ۱۹۲۳ء میں پیشتر ہوئے۔ بانی سکول ڈیرہ غازی خاں کے ہیڈ ماسٹر تھے جو ضلع بھ میں واحد بانی سکول تھا۔ ان کے بیٹے لڑکے غلام محمد خاں نائب تحصیلدار تھے، ۱۹۵۲ء میں ریٹائر ہوئے، انگریزی دور حکومت میں کسی مسلمان کا ڈیرہ غازی خاں سے اور بروج قبائل سے نائب تحصیلدار یا تحصیلدار ہونا بڑا اعزاز تھا۔ ان کے لڑکے بھی اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔
 منٹھ خاں کا صرف نام ہی میٹھا نہیں بلکہ کردار بھی عظیم تھا۔ ان کے نام پر بستی قائم اور اس وقت کے قنداروں سے قریبی مراکم جیسے لعل خاں کے خطوط سے ظاہر ہے۔ کافی اہمیت کے حامل ہیں۔ ان کا تاریخی یکاڑ شوال ۱۱۸۸ھ کا ہے۔ تیسرا شجرہ بھائی تسلی بخش ہے۔ کیونکہ یہ تمام اسمائے گرامی چمن لال بند و لبست (مرد جبہ ۱۸۷۲ء میں درج ہیں۔ یا حوالہ دیا گیا ہے۔

چوتھا شجرہ

چوتھا شجرہ حملانی مشایخ جاہانی پر مشتمل ہے۔ بستی ہوت، ان کی عظمت کا زندہ ثبوت ہے۔ ان لوگوں میں تعلیم کا کافی رجحان ہے۔ بعض لوگ اعلیٰ عہدوں پر بھی فائز ہیں۔

پانچواں شجرہ

پانچواں شجرہ سرداران کھوسہ پر مشتمل ہے۔ یہ لوگ نہ صرف قبیل خاں کے ہونہار و فرزندان ثابت ہوئے۔ بلکہ میٹر جلال خاں کے کو دار کو مزید اُجاگر کیا ہے۔ ان کی شانہ صلاحیت کی بنا پر حکومت ان کو حکومت میں شامل کرنے پر مجبور ہے۔ انتہائی اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ سردار ذوالفقار علی خاں موجودہ وزیر تعلیم صوبہ پنجاب نہ صرف اعلیٰ صلاحیت کے مالک ہیں، بلکہ شریف النفس اور محنتی انسان ہیں ان کے دوسرے بھائی بند بھی علاقے کی خوش حالی کے لئے کوشاں ہیں۔

”بلوچ قوم اور اس کی تاریخ“ اور ”تاریخ ڈیرہ غازی خان“ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ میر جلال خان، میر بہت خان، میر عبد و خان اور میر عالی (علی) خان یکے بعد دیگرے حاکم مکران مظہرے۔ میر عالی خان کے چھوٹے بھائی میر کھوسخ خان کے حصہ میں سبکی کا علاقہ آیا۔ میر کھوسخ خان کی اولاد سلسلہ میں کوہ سیدان تک پھیل گئی۔

اسی زمانہ میں غازی خان، فتح خان اور اسماعیل خان جو نسلًا ہوت بلوچ ہیں۔ کی حکومتیں قائم ہو گئیں۔

شاخ جیانی، جیا خان کی اولاد پر مشتمل تصدیق شدہ شجرہ ہے۔ جو دین محمد خان و عطا محمد خان پسران محمد خان نے جیا کیا ہے۔ موجودہ نسل تک اندراج کے لئے محمد یوسف خان ولد غلام حیدر خان جیانی نے کافی مدد کی ہے۔

مؤخر الذکر نے اپنے بزرگوں کے حوالہ سے بتایا کہ بلیل خان کو جو حمل خان، جیا خان اور عمر خان سا سو تیللا اور چھوٹا بھائی تھا۔ جنگی حکمت عملی کے تحت بھائیوں نے فوجی سربراہ بنایا۔ کیونکہ اس کے لئے اپنے نانا جان سے جو مذاہات خود لڑا ہ تھے فوجی امداد لینا آسان تھا۔

شاخ عمرانی کے لئے چند بزرگوں سے رابطہ قائم کیا گیا۔ مگر خاطر خواہ کامیابی نہ ہو سکی۔ حاصل خان عمرانی نے بلوچوں کی ایک باہمی لڑائی کا حال سنایا۔ وہ کہتا ہے کہ یہ لڑائی یارو کے قریب لڑی گئی۔ چھ سو حملہ آور لغاریوں کو کوئٹہ قبیلہ کے صرف ستر آدمیوں نے یکبارگی حملہ کر کے پس کر دیا۔ جو بدحواسی کے عالم میں اپنے جوتے اور گچڑیاں بھی چھوڑ گئے۔ جو ان کو بعد میں بھجوا دی گئیں۔ بلوچ نسل کی چند اور شاخیں بھی دی جا رہی ہیں جن کا ماضی اور حالی کافی شاندار ہے۔

چھٹا شجرہ

چھٹا شجرہ راجپوت نسل کا دیا گیا ہے۔ یہاں محقق لوگ تاریخ ہند کے حوالے سے موجود، راجپوت برادری اور ان کے آباد اجداد کے کارنامے نمایاں سے اہل اہل حاصل کریں۔ اس برادری کی بھی پاک و ہند میں عظیم تاریخ ہے۔ روایت ہے کہ یہ لوگ تعلق دور حکومت میں دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ مہوجا سنگھ جو مسلمان ہو کر موح دین (محرور) کہلائے۔ بھگت چند کے بیٹے تھے۔ کمال خاں سلسلہ نسب چھٹی نسل میں معز الدین سے ملتا ہے۔ اس شجرہ کی تحقیق کے لئے "اتوام پاکستان" مصنفہ عبد الرزاق جنجوعہ اور شمس العارفین مطبوعہ اکتوبر ۱۹۷۸ء تحریر یاورینق احمد صاحب رزاقی لاہور مطبوعہ سوزہ ہند ہے گا۔

جد امجد راجپوت میں کیا نسل کے نام کو کافی اہمیت حاصل ہے۔ جنہوں نے کلانور ۹۷۲ ہجری میں آباد کیا تھا۔ (بحوالہ تاریخ بکھی چوہان مصنف ٹھاکر مانگ رام) کلانور جو محمد حیدر خاں ولہ محمد فاضل خاں پوتوں سے راؤ اجیری خاں ولہ محمد خاں ۱۱۳۷ء کو حکم بادشاہ غازی خان بہادر سلطان شاہ عالم اقتدار جنگ ظفر الدولہ حاصل کیا۔ محمد حیدر خاں پوتوں نے ہزارہ بناری تھا۔ جو بقایا سرکار دہلی سے انکساری ہو گیا تھا۔ اجیری خاں نے امیر شریف جاتے ہوئے شاہی قافلہ پر حملہ ہو جاتا کی صورت میں بہادری کے جوہر دکھائے اور انعام کے طور پر دوبارہ کلانور ملاؤں حاصل کیا۔ کلانور ایک قصبہ ہے جس کے ۲۴ نمبر دار اور ایک ذیلہ رہتا۔ آبادی کی اکثریت راجپوت مسلمان تھی تاہم ۱۹۴۷ء میں پاک و ہند کی تقسیم کے وقت کلانور مسلمان آبادی سے مکمل طور پر خالی ہو گیا اور سنا ہے کہ اب وہاں جھنگ سے جانے والے سکھ جو "روڑ سے" رہتے ہیں تاہم مسلمانوں کے چند گھر سرائے والی مسجد کے قریب اب بھی رہتے ہیں جو سودا سٹل پیچھے رہاں آیا کرتے تھے۔ اب مکمل طور پر رائلش رکھتے ہیں۔

چھٹا شجرہ تا آخر پسران کمال خاں، ان کے بھائی اور ان کے بزرگوں کی امداد پر مشتمل شجرہ جات ہیں۔

عطا محمد عطا

معاون کمیادان

پاکستان قصبہ کوہ پور

۴۰/۳- آر (منبع اذکارہ)

ابتدائی خاکہ

اس کتاب میں بلوچ اور راجپوت دو مختلف نسلوں کے شجرہ جات دیئے گئے ہیں۔ دونوں حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام کی اولاد ہیں۔ یعنی سامی النسل ہیں۔

بلوچ نسل کا ابتدائی خاکہ اس طرح ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت امیر حمزہؓ تک صرف ۴۸ معدود اسمائے گرامی درج کئے جاسکے ہیں۔ کیونکہ قبل از زمانہ تحریر اسمائے رجال کی ترتیب و تعداد کی تصحیح مشکل ہے۔ حضرت امیر حمزہؓ سے موجودہ نسل تک تقریباً ۴۳ نسلیں درج ہیں۔ ایک صدی میں تین نسلیں ہوتی ہیں۔ اگر اس اوسط کو درست تسلیم کیا جائے۔ تو اس طرح موجودہ نسل تک چودہ سو سال سے کچھ زائد عرصہ بنتا ہے۔ جو تقریباً درست ہے۔

بہر حال بلوچ نسل کے معروف سردار میر جلال خاں تک چوبیس نسلیں بنتی ہیں۔ جو بلوچ قوم اور محکمہ مال کے ریکارڈ کے مطابق درست ہیں۔ میر جلال خاں کی اولاد میں سے میر هوت خان کے علاوہ کچھ اور شاخیں بھی مختصراً درج کی گئی ہیں۔ میر هوت خان کی اولاد میں میر کھوسو خاں اور خصوصاً بھادائل کی اولاد کی کافی تفصیل موجود ہے۔ اگرچہ بعض لوگوں و ممالک چپی کی بنا پر چند شاخیں مکمل طور پر درج نہیں ہو سکی ہیں۔

راجپوت خصوصاً پنوار راجپوت کی وہ تمام شاخیں درج ہیں جن کا تعلق کلا نوضیع روہتک سے ہے۔ اور ان کے جدا جدا راڈ کو نبھا خاں ہیں۔ ماسوائے دو شاخوں کے جن کے شجرے بسیار کوشش کے باوجود بھی نہ مل سکے۔ (جنگلو خاں اور محمد خاں عرف کھسپریوں والے)

راڈ کو نبھا خاں سے راجہ بکر ماجیت تک بیٹوں کی تفصیل کے ساتھ نام ترتیب وار درج ہیں۔ جو کہ صحیح ہیں۔ کیونکہ ان کے نام پر سن بکر می آج تک جاری ہے۔ لہذا ۴۷-۲۰ سال تک کا ذاتی شجرہ شاید ہی کسی کے پاس موجود ہو۔ اس حصہ تک "سرتاج التواریخ" سے فائدہ اٹھایا گیا ہے تاہم اس سے آگے رسالہ "شمس العارفین" کی پیروی کی گئی ہے۔



تاریخی پس منظر

نقطہ تاریخ تاریخ سے بنا ہے جسے معنی چاند کے ہیں لہذا واقعات کو تو تاریخ کہتے ہیں۔ اس طرح جو واقعات و حالات جس زمانہ کے ساتھ منسوب ہو جاتے ہیں انکو اس زمانہ کی تاریخ کہتے ہیں۔

شروع میں یہ واقعات قوتِ حافظہ کی دھج سے زندہ رہتے تھے اب تحریر میں آ جاتے ہیں۔ ایسے شجرہ جات کو جو قبل از زمانہ تحریر تعلق رکھتے ہوں، معتبر نہیں سمجھا جاتا۔

حضرت آدم علیہ السلام ابو البشر ہیں آپ کی زبان سریانی تھی۔ سریانی سے عبرانی اور عبرانی سے عربی زبان موز وجود میں آئی۔ سرخ چہرہ، فراخ چشم، بلند گردن اور دراز گیسو، یہ ہے آپ کا مختصر حلیہ مبارک۔

بقول بطلیموس آپ کا زمانہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ۶۲۱۶ سال پہلے کا بنتا ہے۔ آپ نے بروز جمعہ اہل مکہ معظمہ میں ۸۵۳ قبل از طوفان نوح رحلت فرمائی اور ابوقیس میں مدفون ہوئے۔

نہین کا پھنسا حضرت ثنیت علیہ السلام سے چلا ہے اور سب سے پہلے پوجا کیلئے حضرت مہلائک کا بت بنایا گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام جو آدم ثانی کے نام سے بھی مرسوم ہوتے ہیں کو طوفان سے واسطہ پڑا یہ طوفان چالیس روز جاری رہا، آپ نے ایسے آدمیوں کو جو آپ کو مانتے تھے کشتی میں سوار کر کے بچایا۔ یہ طوفان ۲۴۰ سال قبل از مسیح آیا۔ جب میں محرم کو طوفان تھا تو کشتی کو وہ جو دی پر لگی۔ آپ طوفان کے بعد ۲۵ برس زندہ رہے۔

بلوچ

مستط کے بہت بڑے عالم جناب شیخ زبیر بن شیخ علی الہوتی جو سلطان مستط کی مصاحبت میں رہے ہیں۔ بلوچوں کو عربی النسل گردانتے ہیں۔ انہوں نے بلوچوں کو محمد بن زکریا کی اولاد ثابت کیا ہے جن کا شجرہ چودہ واسطوں سے حضرت عدنان سے ملتا ہے جو حضرت اسماعیل علیہ السلام بن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ بلوچ قوم اور اسکی تاریخ "کے مطابق عمالقم نے بنو اسماعیل کو مکہ مکرمہ سے نکال دیا۔ اور انکے کچھ قبائل شام کی مشہور وادی "بلوس" نزد حلب اگر آباد ہو گئے اور بلوس کہلائے۔ یہی بلوس فارس میں داخل ہوئے تو "ص" "ج" سے بدل گئی اور بلوس سے بلوچ بن گئے اور کچھ لوگ واپس وادی بلوس گئے تو بلوچ کی بجائے بلوط کہلانے لگے۔ میرداد خاں بلوچ مینتم بغداد لکھتے ہیں کہ حلب اور روس کے درمیان بلوس ایک وادی ہے جہاں اس وقت بھی بلوس اور بلوط دو قبائل آباد ہیں اور یہ وادی شام کی فوجی چھاؤنی ہے۔

لین، اسپیکل اور ٹمپ بلوچوں کو ایرانی نژاد قرار دیتے ہیں۔ جسکی تائید وہ بلوچی روایات جہانانی خذ و خال اور زبان سے پیش کرتے ہیں۔ ابو القاسم فردوسی ۹۴۱۵ - ۱۰۳۰) شاہنامہ میں پیش دانی بکیانی

اور ساسانی بلوچوں کے بالترتیب ۱۵، ۱۰، اور ۲۰ بادشاہوں کا ذکر کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ چیتے کے نشان والا ان کا اپنا مجنڈا ہوتا تھا۔
ایک اور سیاح ابن ہوقل المقدسی (۹۵۷ - ۹۷۶) بلوچوں کی حکومت یعنی ملک کرمان کا حدود اربعہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ مشرق میں مکران اور اس کا ملحقہ علاقہ، مغرب میں فارس، شمال میں خراسان اور جنوب میں خلیج العرب واقع ہے۔

ابو عمر منہاس - ح الدین جر جانی (۶۱۳ھ) مکر مکر مہ راستہ سیستان گیا، دار الخلافہ کے قریب گنبد بلوچ "میں سات ماہ قیام کیا، بلوچوں کی ہمان نوازی کی بہت تعریف کرتا ہے۔ جب ۱۲۲۱ء میں وسط ایشیا میں چنگیزی طوفان نے تباہی مچائی، بلوچوں نے اس آفت ناکہانی سے ٹھکر لینی مناسب نہ سمجھی لہذا کرمان کو خدا حافظ کہا۔

ایک بلوچی نظم دفتر کے مطابق جو چودھویں صدی کی سنواری ہے، بلوچ سیستان میں قیام کرتے ہیں۔ اور بدر الدین (وفات ۵۹۵ھ) سے تصادم کا ذکر بھی ملتا ہے۔
جب بلوچوں نے سیستان کو چھوڑا تو یہ قافلہ چالیس یاڑوں پر مشتمل تھا۔ جس میں چار غلام قبیلے تھے۔ لاہور کا ایک خانہ بدوش قبیلہ جو خود کو بلوچ کہلاتا ہے اور اونٹ ساتھ رکھتا ہے، ان چاروں سے ایک ہے۔ ان چالیس یاڑوں پر مشتمل جو قافلہ سیستان سے ہارین بند آیا (ہارین بند مکران میں واقع ہے) ان کا سردار میر جلال خاں بن جند خاں تھا۔ محمد حنیف خاں مہر کا چیلوی سردار میر جلال خاں کے قلعہ میری کا قہرہ اس طرح کہتے ہیں کہ یہ قلعہ اندازاً ۸۰ فٹ دریا کی سطح سے اوپر تھا اور چار منزلوں میں بنا ہوا تھا۔ سب سے نچلے حصے کو چار خانہ (شکار گاہ) کہتے تھے، دوسری منزل "مہمان خانہ" حکومت کے دفاتر اور عدالتیں، تیسری منزل "انبار خانہ" یعنی نانچ اور ہتھیار رکھنے کی جگہ، جہاں ایک تالاب تھا۔ جسے بارش کے پانی سے بھر لیا جاتا تھا، شاہی مسجد جس میں میر صاحب اپنے امراء اور مہمانوں کے ساتھ نماز ادا کرتے اور چوتھی منزل "حرم سرا" تھی جس میں میڑھیوں کے ذریعے پہنچتے تھے۔ مکران ایک وسیع ملک تھا جس کا دار الحکومت بمپور (بمبھور) تھا۔ اسکے شمال میں سیستان، جنوب میں بحر عرب، مشرق میں ہندوستان اور مغرب میں کرمان تھا۔ یہ وسعت ۶۲۶ھ کی لگتی ہے۔ مکران کا نام مکران بن فاروق بن سام بن نوح علیہ السلام کے نام پر مکران پڑا۔

شیخ جمال اچھی کی روایت کے مطابق بلوچوں نے مکران اور اسکے گرد و نواح میں خاندان غلاماں کے دور حکومت کے شروع میں ہی گروہ درگروہ آنا شروع کر دیا تھا۔ جبکہ شیخ شہزادہ لنگاہ اپنی کتاب "تذکرہ حمیدیہ" میں گنڈا اور سندھ کی دادیوں میں سلطان حسین لنگاہ کے دور حکومت میں بلوچوں کی آمد کا ذکر کیا ہے۔ لیفٹیننٹ میکلیگن نے ایک فارسی دستاویز سے ثابت

کیا ہے کہ سلطان حسین لنگاہ کے زمانے میں کوہ سلیمان کے دامن میں بلوچ بڑی طاقت رکھتے تھے اور انہوں نے سلطان کا ناک میں دم کر رکھا تھا۔

مصری کے مطابق جب خسرو دگشلو خاں (گورزمتان) نے سلطان محمد تغلق سے جنگ کا ارادہ کیا تو کوہ سلیمان کے دامن سے بلوچوں سے مدد لی تھی۔

المحقق بلوچ مکتہ مکتومہ سے برائیل کے نام سے حلب آئے، حلب سے کرمان اور پھر مکران براستہ سیستان پہنچے۔ اس وقت سب سے زیادہ آبادی ایران کے جنوب مشرقی حصہ "ایرانی بلوچستان" پاکستان کے جنوب مغربی حصہ "بلوچستان" اور افغانستان کے جنوبی حصہ میں ہے۔

پاکستان میں زیادہ تر بلوچ قبائل مکران اور کوہ سلیمان میں آباد ہیں۔ تاہم لکس بیلہ، قلات، خیرلور میرلور، حیدرآباد، جلیک آباد، سبزی، کونہ اور ڈیرہ غازیخان میں اچھی سیاسی اور معاشی حالت میں رہتے ہیں۔ ان کے علاوہ مظفرگڑھ، چٹنگ، سرگودھا، خوشاب، شاہ پور، ملتان، ساہیوال اور اوکاڑہ میں بھی کسی حیثیت میں دوسروں سے کم نہیں۔

بلوچ قبائل مختلف ناموں سے مستقط، شام، ترکی اور دوسرے عرب ممالک میں بھی پائے جاتے ہیں۔ تاریخ میں تین قسم کے لوگوں کو بلوچ کہا گیا ہے۔ اولاً اصل بلوچ (بلجاط شجرہ)، دوم غم قبائل اور سوم وہ لوگ جو ان علاقوں میں رہتے ہیں جہاں بلوچوں کی اکثریت ہے۔

ہورت بلوچوں کا ابتدائی رابطہ ہے، بڑی تعداد میں پھیلے ہوئے ہیں، مکران میں اب بھی نہایت مضبوط قبیلہ ہے۔

کھوسہ خاں کے نام پر کھوسہ (کھوسہ) جو اس کا اہم قبیلہ ہے۔ اسکے دو تہن ہیں ایک کامرنگ لالائی سندھ میں جلیک آباد کے قریب اور دوسرے کا ڈیرہ غازیخان کے قرب و جوار کوٹ مبارک (بہادرگڑھ) میں ہے۔ سبزی اور سوران میں بھی کھوسہ نام کا ایک پاڑا ملتا ہے۔ کھوسہ تہن میں بلیلانی، حلالانی، عمرانی اور جیانی مشہور پاڑے (شاخیں ہیں)۔ جلیلا، عیسائی، حلالی، جندانی اور انٹاری۔ پھیلی کی صورت میں اہم گردانے جاتے ہیں۔

تاریخ ڈیرہ غازیخان (حصہ اول) کے مطابق کھوسہ قبیلہ غازیخان اول کے دور سے قبل رکنی ضلع لورالائی میں آباد تھا یہ قبیلہ اسی دور میں میدانی علاقہ کی طرف بڑھا۔ بھٹاوا خاں کے چاروں فرزند حمل خاں، جیال، عمر خاں اور بیل خاں اگے بڑھے۔ اندر پہاڑ حمل خاں کے نام کا مسجد مشہور ہے۔ وہیں ایک قبر میں جس کے اوپر ایک بڑا تھوکھڑا کیا گیا ہے، حمل خاں ابدی فیض مور ہے ہیں۔ جیال خاں کی قبر موضع جیانی میں، "جیانی قبرستان" میں ہے۔ عمر خاں اور اسکے بیٹے عجب کی قبریں میرٹھلی (دو دور) میں ہیں۔ بیل خاں کے نام کا پہاڑ رکنی میں موجود ہے۔ اور ایک پہاڑ کی چوٹی پر انکی رہائش کی

یادگار بھی بنائی جاتی ہے۔

عبدالقادری خاں لغاری صنف تاریخ ڈیرہ غازی خاں لکھتے ہیں کہ بلبل خاں سیانی قبیلہ کے ساتھ لڑائی میں دلا شجاعت دیتا ہوا چوٹ بالا کے قریب میدان جنگ میں کام آیا جسکی قبر بلبل گور کے نام سے منسوب ہے۔ یہ غازی خان اول (۱۲۶۹ - ۱۲۹۴) کا زمانہ تھا۔ کھوسہ قبیلہ کے لوگ جب بہار سے نیچے آتے تھے تو دامن کوہ میں کئی آبادیاں قائم کیں مثلاً ایک آبادی کوٹ بگری کے قریب بنائے تھے۔ میں قائم ہوئی۔ یہ آبادی بیس ایکڑوں پر مشتمل تھی پانی پینے کے لیے سیٹھا کنواں موجود تھا۔ قریب سے ایک گنگ بہاڑی چشمہ نہا پانی کافی مقدار میں ندی کی صورت میں بھرتا تھا۔ تاریخی دستاویزات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ آبادی شوال ۱۱۸۸ھ میں پٹھانوں کے ساتھ لڑائی کیوجہ سے ختم ہو گئی، اسکے آثار ابھی باقی ہیں۔ یہ رقبہ ہندوستان اراضی ۱۸۷۲ء میں جامو خاں اور بابل خاں پسران کھنسی خاں حملانی کھوسہ اور غلام حیدر خاں ولد جو انک خاں بلبلانی کھوسہ تحفہ لبر دکھایا گیا ہے۔

تاریخ میں ایک جگہ کوٹ کھوسہ کے نام سے موسوم ہے۔ شاید یہی وہ جگہ ہو۔ باطل خاں ولد بلبل خاں کے نام پر باطل موجودہ کوٹ مبارک بھی قدیم آبادی ہے۔ اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ بھادوا خاں کی اولاد بہاڑے میدان تک ساتھ ساتھ اور قدرے مشترک رقبہ پر قابض ہے۔

جیسے موضع عمرانی پر، عمرانی شاخ، موضع جیانی پر جیانی شاخ اور موضع چک کوٹرا خاں، پتی دریش پتی حملانی، بہادر گڑھ، کوٹ مبارک اور پتی ہوت پر حملانی اور بلبلانی شاخ کے لوگ قابض ہیں۔ بلبل شاخ کے لوگ کچھ فائدہ میں رہے کیونکہ برائے والی حکومت نے کچھ مراعات دے کر انکو ساتھ ملا لیا۔ سکھوں کو ڈیرہ غازی خاں پر قبضہ کرنے کیلئے بہت دقت پیش آئی۔ کیونکہ بلوچ قبائل نے بہت مدافعت کی اگرچہ سکھوں کو نواب بہادر پور کی پشت پناہی بھی حاصل تھی۔ کھوسہ قبیلہ کی سربراہی برخوردار خاں ولد کوٹرا خاں کھوسہ نے کی۔ کھوڑہ خاندان کے مرید ہونے کی بنا پر میاں عبدالغنی کی مدد کیلئے سندھ میں جو لشکر گیا اسکی سربراہی بھی برخوردار خاں ہی کر رہے تھے۔ اور اس میں زخمی بھی ہوئے۔ آخر کار اسد خاں کی حمایت میں متحاک قبیلہ کے ساتھ لڑائی میں لعل خاں متحاک کے ماتحتوں درہ سنگھ کے قریب جہاں شہادت نوش کیا۔ بعض کا خیال ہے کہ انکو دھوکہ سے قتل کیا گیا۔ تاہم انکے لڑکے غلام حیدر خاں کی سربراہی میں کھوسہ قبیلہ نے جنگ جاری رکھی اور مہی کے قلعے فتح کر لیے۔

لعل خاں متحاک کا بل سے امداد لے کر کھوسہ قبیلہ پر پھر حملہ آور ہو گیا، ادھر سے نواب بہادر پور نے بھی لعل خاں کی مدد کیلئے دو ہزار فوج بھیج دی۔ یہ جنگ دلائے میں ہوئی۔ جنگ دلائے میں عمرانی سیانی حملانی اور دوسرے اتحادی قبیلے بڑی بے جگری سے لڑے، تاہم ہیر و خاں حملانی کھوسہ کی جنگی کارکردگی کو تاریخ ڈیرہ غازی خاں میں بہت سراہا گیا ہے۔ آخر کار لعل خاں مارا گیا اور کھوسہ قبیلہ جیت گیا۔

سنگھوں کے ساتھ رہی ہیں۔ دار کوڑا خاں (وفات ۱۰۷۱ء) نے حالات کی نزاکت کے سبب جنرل دتوہ کی حمایت کی جس کے نتیجے میں بڑاں دتوہ کو راجہ رنجیت سنگھ سے ڈیرہ غازی خاں کا علاقہ ڈیڑھ لاکھ روپے سالانہ اجارہ پر مل گیا مگر جب دیوان ساون مل اور لہنا سنگھ نے ایک ہندو سادھو کے کہنے پر مسجد کو شہید کر دیا تو کھوسہ قبیلہ نے غلام حیدر خاں ولد کوڑا خاں کھوسہ کی سرکاری میں شہر پر حملہ کر دیا۔ دونوں طرف بھاری جانی نقصان ہوا۔ مگر کھوسوں کو فتح حاصل ہوئی۔ بونگال دگورنہ شہر، اجیت سنگھ، ساون مل اور لہنا سنگھ اور انکی طرف سے لڑنے والے جلال خاں لغاری قلعہ میں محصور ہو گئے۔ سب نے ہتھیار ڈال دیئے تو اس ہندو سادھو کو جس نے مسجد کو شہید کرایا تھا قتل کر کے باقی عام معافی دے دی گئی۔

ایڈورڈ نے لکھا ہے کہ میرے پاس ۸۰ آدمیوں کے ہمراہ جلال خاں لغاری جو کھوسوں کا دشمن ہے، آیا ہے، پناہ کا طلبکار ہے، یہ واقعہ ۲۸ مئی ۱۸۴۸ء کا ہے۔ جنگ ملتان ۱۷ نومبر ۱۸۴۵ء میں کوڑا خاں کھوسہ اور اسکا بیٹا غلام حیدر خاں کھوسہ اپنی برادری عمرانی، جیانی، حلائی اور دوسرے ہم خیال لوگوں کے ساتھ بڑی بے جگر می سے سکھوں کے خلاف لڑے۔ کامیابی پر لارڈ ڈلہوزی نے ایک ہزار روپے سالانہ کی جاگیر، بارہ سو روپے پنشن، ایک باغ اور "عالی جاہ" کا خطاب باپ اور بیٹے دونوں کو دیا۔

ڈیرہ غازی خاں

ڈیرہ غازی خاں کے پرانے شہر کی بنیاد تقریباً پانچ سو سال پہلے بلوچ قبیلہ کے سردار حاجی خاں نے اپنے بیٹے غازی خاں اول کے نام پر ۱۳۸۲ھ میں رکھی جو ۱۹۱۱ء میں دریابرد ہو گیا۔ جنت نما شہر کے ایک سمت دریا بہتا تھا اور باقی تین اطراف میں باغات تھے۔ جن کا ذکر "ہفت باغ" میں وضاحت سے موجود ہے اور اس کتاب میں "نو لکھا" باغ سر فہرست ہے۔ اسی طرح لٹ۔ ہر برٹ نے اپنی کتاب "پنجاب سرحد میں ایک سال" میں ڈیرہ غازی خاں کو پنجاب کا خوبصورت شہر قرار دیا ہے۔ اسے کھجوروں کا شہر کہا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس علاقے میں قیصرانی، ہندو، کھوسہ، گوجانی، لاشاری، بگٹی اور مزاری قبائل آباد ہیں جن میں "نار" کا نظام عدل موجود ہے۔ "رقعات عالمگیری" میں ڈیرہ غازی خاں کو بلوچی تہذیب و تمدن کا بہترین نمونہ قرار دیا گیا ہے۔ شہزادہ عالمگیر لکھتا ہے کہ یہاں چوری، ڈکیتی اور برہنہ نام کی کوئی چیز نہیں۔ غازی خاں اول جو حافظ قرآن، متقی اور بہ نیر کار انسان تھے، جنہوں نے فریضہ

بھی ادا کیا تھا، نے بونچ قبائل کو منظم کیا۔ شروع میں تو حسین خاں لنگاہ کی جاگیریں انکے ہاتھ لگیں بعد میں انکی حکومت بہاولپور سے خوشاب اور ساہیوال تک پھیل گئی۔
غازی خاں اول ۱۶۹۲ء میں فوت ہوئے اور اپنے پسندیدہ باغ میں دفن ہوئے جسکو چار روٹ
سیراب کرتے تھے۔ جو بعد میں چار روٹ کہلایا۔ یہ باغ آج موجودہ شہر ڈیرہ غازی کے محلہ چورہٹہ کے قریب
قبرستان میں تبدیل ہو چکا ہے۔

غازی خاں دوم جنہوں نے خوب انتظام حکومت چلایا، نہری کھدوائیں جن میں کستوری واہ، نہر انکہ
سرفہرست ہیں، اپنے پیر و مرشد کے ساتھ محل عین کوہڑ میں آرام فرما رہے ہیں۔
غازی خاں سوم جن کو بھی کافی شہرت حاصل ہے اور جنہوں نے اپنے پیر و مرشد سید عیاض الدین عرف پیر
عادل صاحب کھلئے ایک لاکھ روپے کی لاگت سے عالیشان مقبرہ تعمیر کرایا، مقبرہ کے جنوبی دروازہ کے سامنے
ابدی فیض سور ہے ہیں۔

غازی خاں ہشتم حیدر آباد (سندھ) کے قریب مدفون ہوئے۔ کیونکہ وہاں بونچوں کی ایک باہمی
سرطانی میں مارے گئے، یوں بونچ قبائل کا دور حکومت اس علاقہ میں عملاً ۱۷۷۲ء میں اختتام پذیر ہوا۔ اگرچہ
حکومت میں انکی شراکت آج تک جاری ہے۔

راجپوت

راجپوت ہندی زبان کا لفظ ہے۔ جو ”راجہ کا بیٹا“ کے معنی میں مستعمل ہے لفظ ”رنگھڑ“ کے
معنی ہیں تلوار سے لڑنے والا لفظ راؤ ایک ٹیکہ ہے جو عام طور پر بطور لقب استعمال ہوتا ہے۔
لفظ خان لفظ ”شان یو“ کی تبدیلی شدہ شکل ہے۔ ترک اپنے سردار علی آباد شاہ کو
”شان یو“ کہتے تھے۔ چچن کے بادشاہ تائی سوئنگ نے ۶۲۶ء میں ترکوں کو شکست دے کر
اپنے لئے سب سے پہلے لفظ ”خان“ استعمال کیا۔

تسلیمت

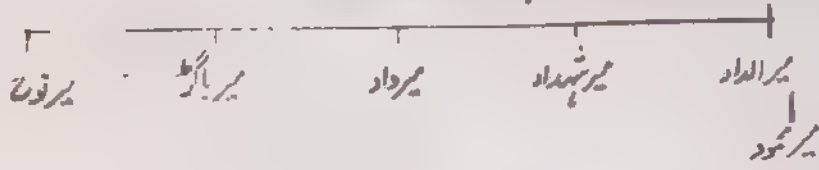
جنرل
علاقہ
سندھ
نہر لنگاہ
بونچ قبائل
غازی
بہاولپور
دشمن ہے
اپنی برادری
دفن کرنے
غیر اور
خان نے
کے ایک
سے موجود
باب برحد
کا شہر کہا
اری قبائل
موجودی تہذیب
نئی نام کی
نے فریضہ ج

کمال خاں جو فارسی خواندہ تھے اور دربار شاہی سے منسلک تھے، چار بیٹوں کے باپ بنے۔ جنکے نام یہ ہیں۔ جگندہ خاں، احمد خاں، شاہ مراد خاں، جبین خاں، نعمت خاں اور سار دول خاں۔
حسن خاں راڈلو خاں کے چھوٹے بھائی تھے۔ انکی سخاوت کی بڑی شہرت تھی۔

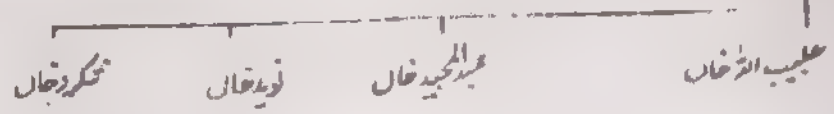
سابقہ آبادی کلانور

بند نسبت ارا مئی ۱۸۰۹ء کے مطابق پاز کلان اور خورد کے نام سے کلانور کلان اور کلانور خورد دو گاؤں درنج کا غذات ہوئے۔ جبکہ دوسرے محلوں میں ایک گاؤں کلانور لکھا جاتا تھا۔ رقبہ دیہہ ۵۰۰ ۳۱ ایکڑ درنج ہے اور جمع سرکار ۹۲۲ لکھ ۱۰۵۰۰ روپے سالانہ تھی۔ ہر دو پاؤں کی تقسیم بھقتہ برابر تھی۔ بڑے پانے کے پانچ محلے بزرگوں کے نام پر مشہور تھے۔ جیسے اجیری خاں، بھکن خاں، دامن خاں یا منظم خاں، سلیم خاں اور جعفر خاں بکرم کے بیٹے راڈشاہ محمد کو نصف حصہ ملا۔ اور بکرن کی اولاد کو بقیہ نصف یا استثنیٰ جگتو خاں، جو ۱/۲ حصہ کے مالک بنے۔ کئی محلے مشہور تھے۔ جیسے شہباز خاں کے نام کا پانہ خورد کی آبادی کلانور کے جنوبی حصہ میں تھی، کئی محلے مشہور تھے۔ جیسے شہباز خاں کے نام کا محلہ، جسے کھڑکھڑیوں کے نام سے بھی پکارا جاتا تھا۔ محمد خاں کے محلہ کو کھیر لویں کا محلہ کہا جاتا تھا، چوہڑ خاں کے بیٹے دولت خاں کے نام سے کھیر لویں والوں کا محلہ مشہور ہوا۔
کمال خاں کے بیٹوں کے نام سے بھی محلے تھے جس طرح جگندہ خاں، احمد خاں، شاہ مراد خاں، جبین خاں، نعمت خاں اور سار دول خاں جسے بعد میں لاڈ خاں کا محلہ بھی کہہ دیتے تھے۔ پانہ خورد کی آبادی تین ہزار نفوس کے لگ بھگ تھی۔ جبکہ گرتین سو تھے۔ پانہ خورد میں نصف سے زیادہ اشخاص ملازم افواج تھے۔ چالہات آبنوئی تین تھے باقی کاشت وغیرہ کے لیے دس بچتہ چالہات تھے۔ ہر محلہ میں نیچاریت کیلئے جدا بنگلہ ہوتا تھا۔ ۱۸۹۱ء میں کل آبادی سات ہزار بیان کی جاتی ہے۔

بقیه نبرا میر چاکر خاں ولد میر شهبک خاں

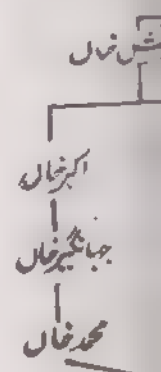


لال بیگ - شکر د خاں - دریا خاں - حکم خاں - خدر خاں - تقو خاں - شاه خاں - میرن خاں - الله یا خاں - منظور احمد خاں -

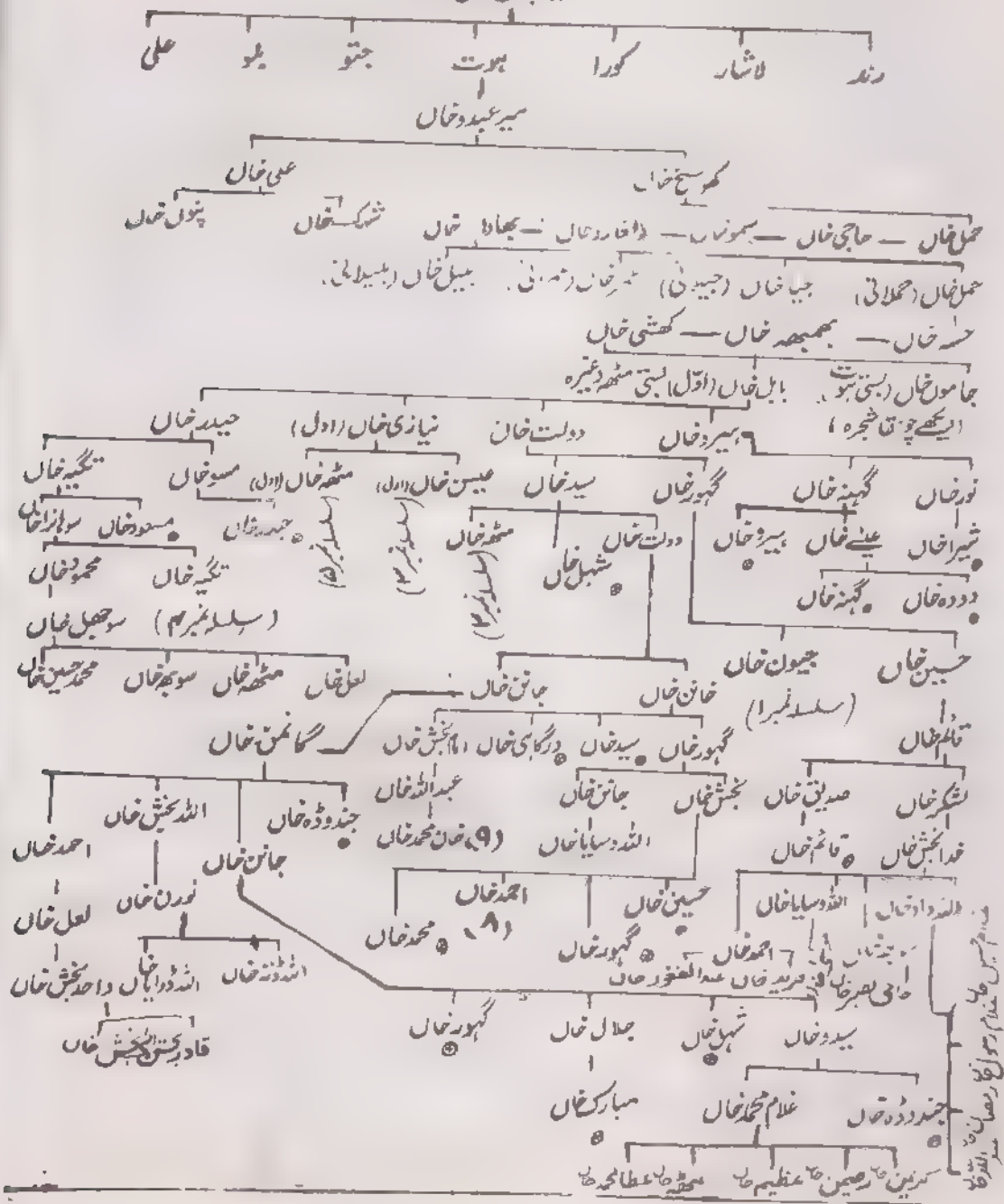


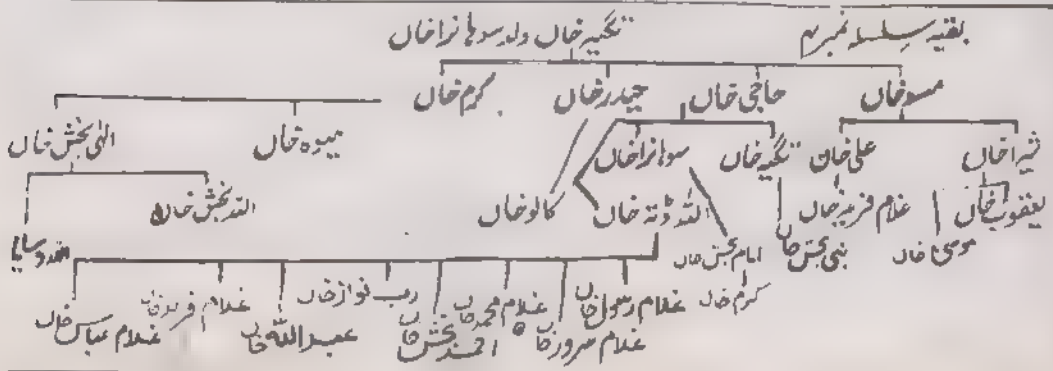
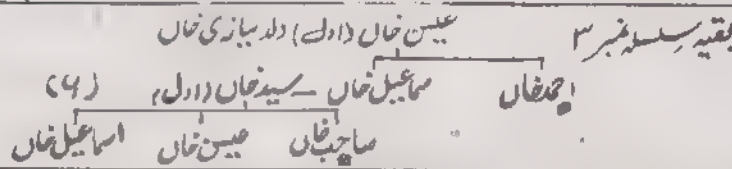
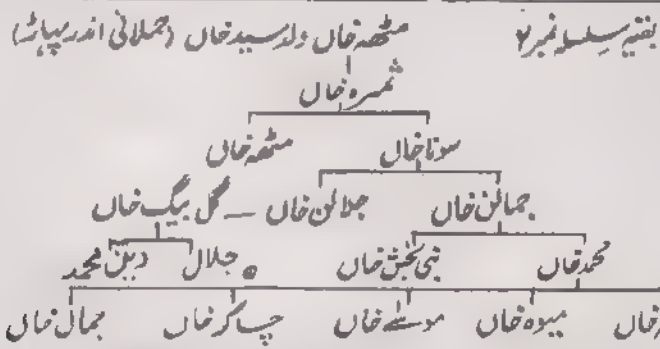
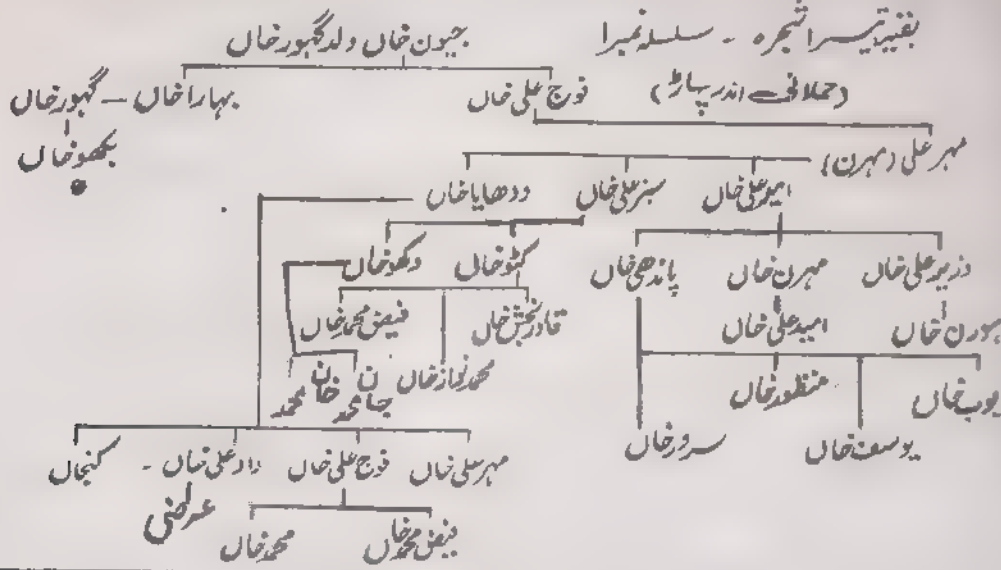
سن - رادو -
س - اردن -

علی
میر شهبک
میرن خاں -



میر جلال خاں





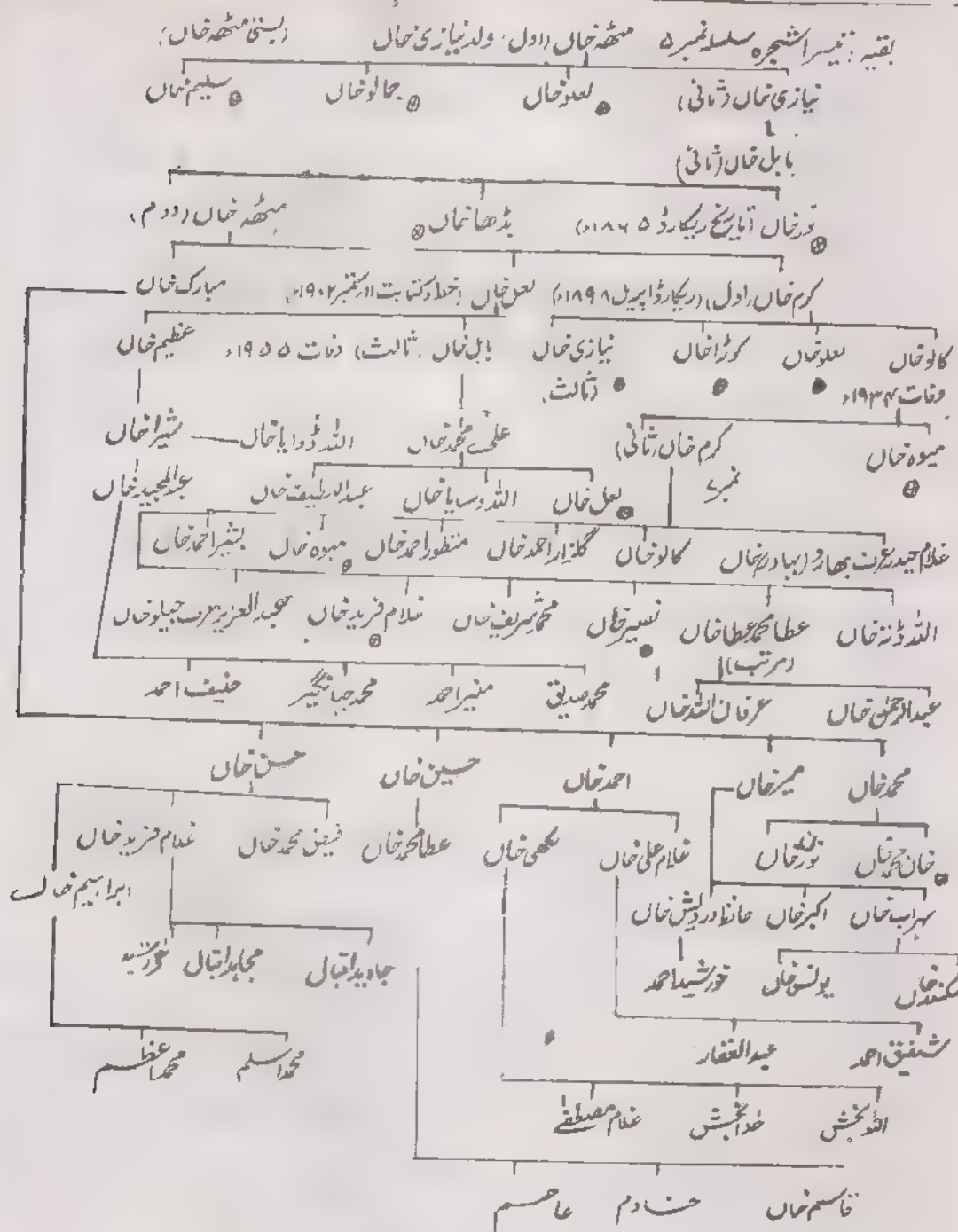
علی

شکر خاں

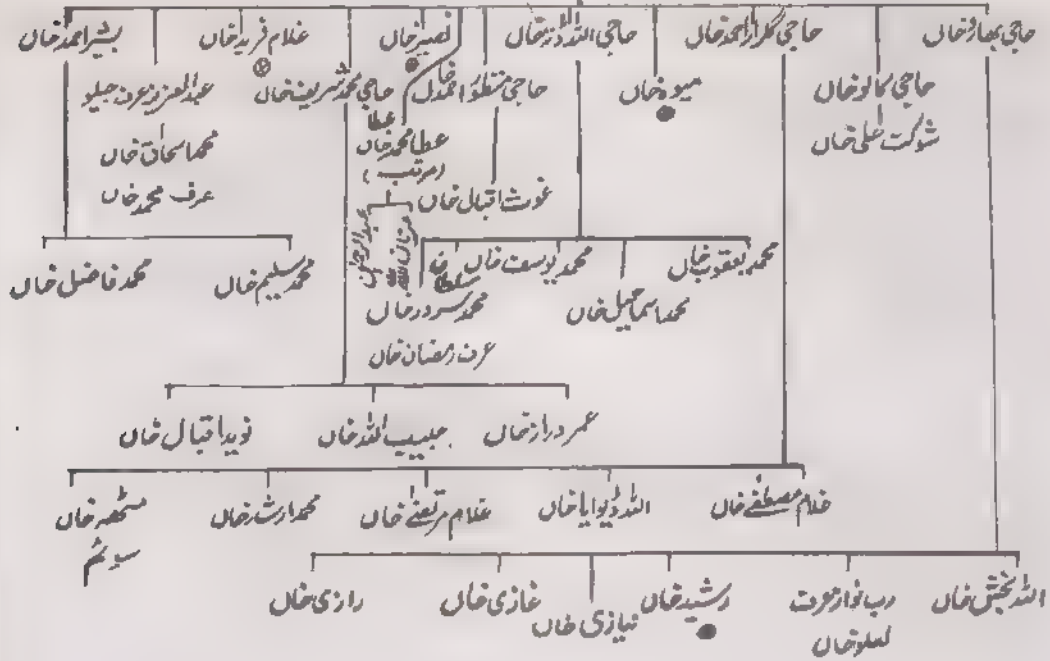
نور خاں

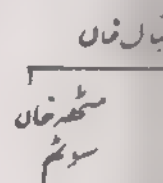
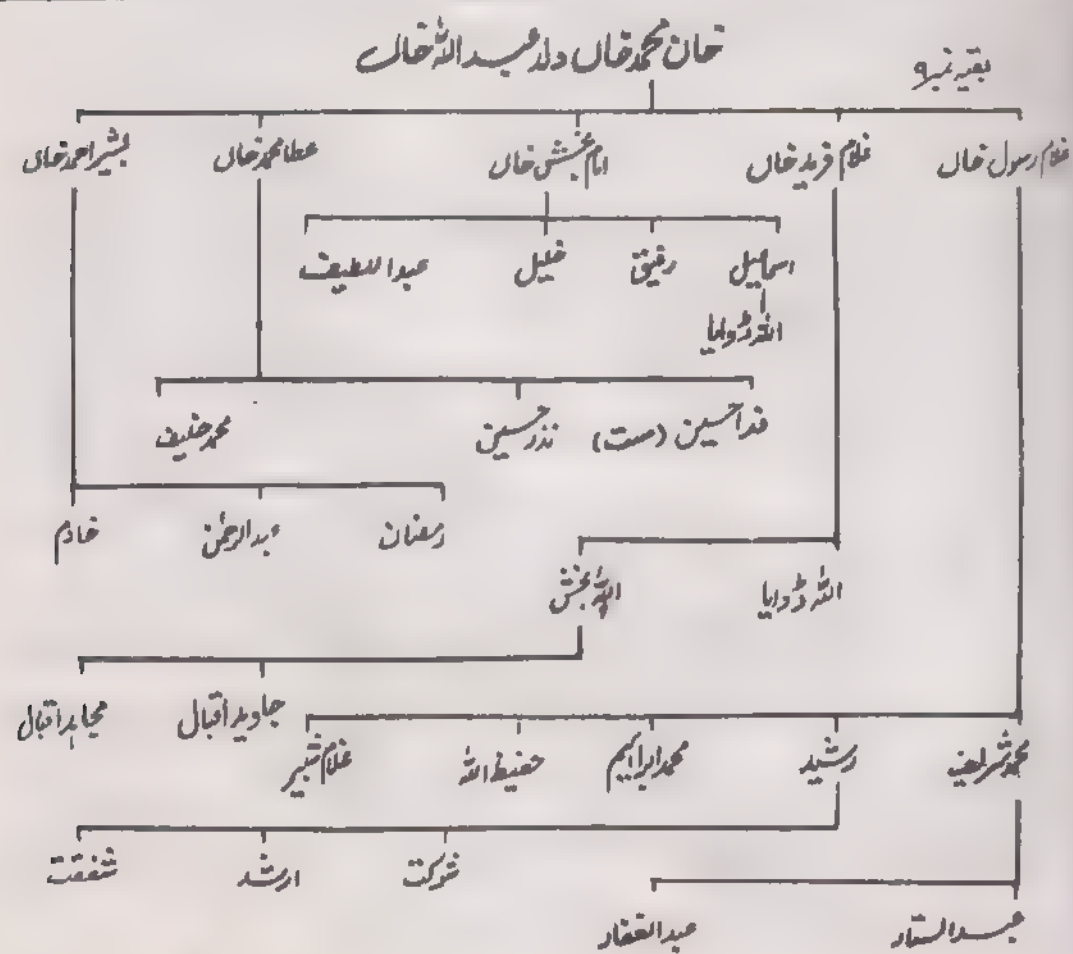
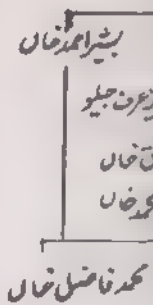
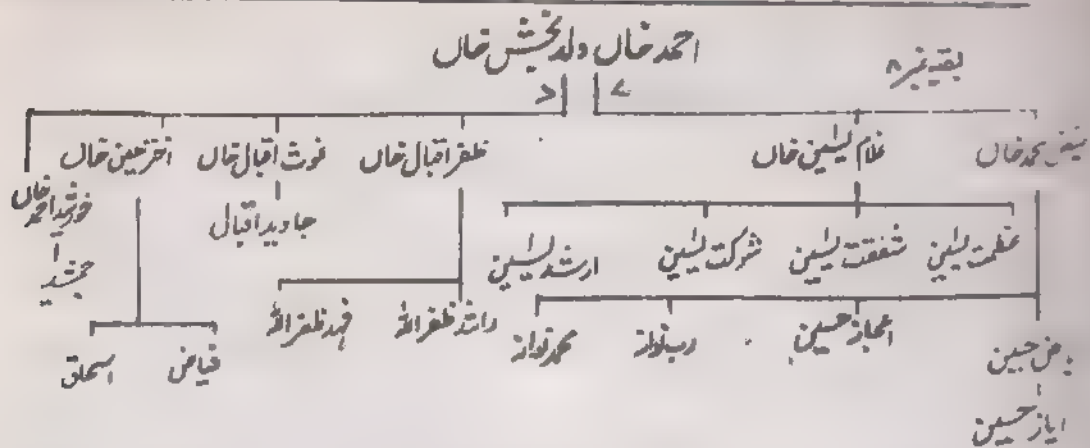
تنگی خاں
مسو خاں
سول خاں
محمد خاں
سوی خاں
محمد خاں

محمد بخش خاں
احمد خاں
نور خاں
علی خاں
سول خاں
محمد بخش خاں
محمد بخش خاں

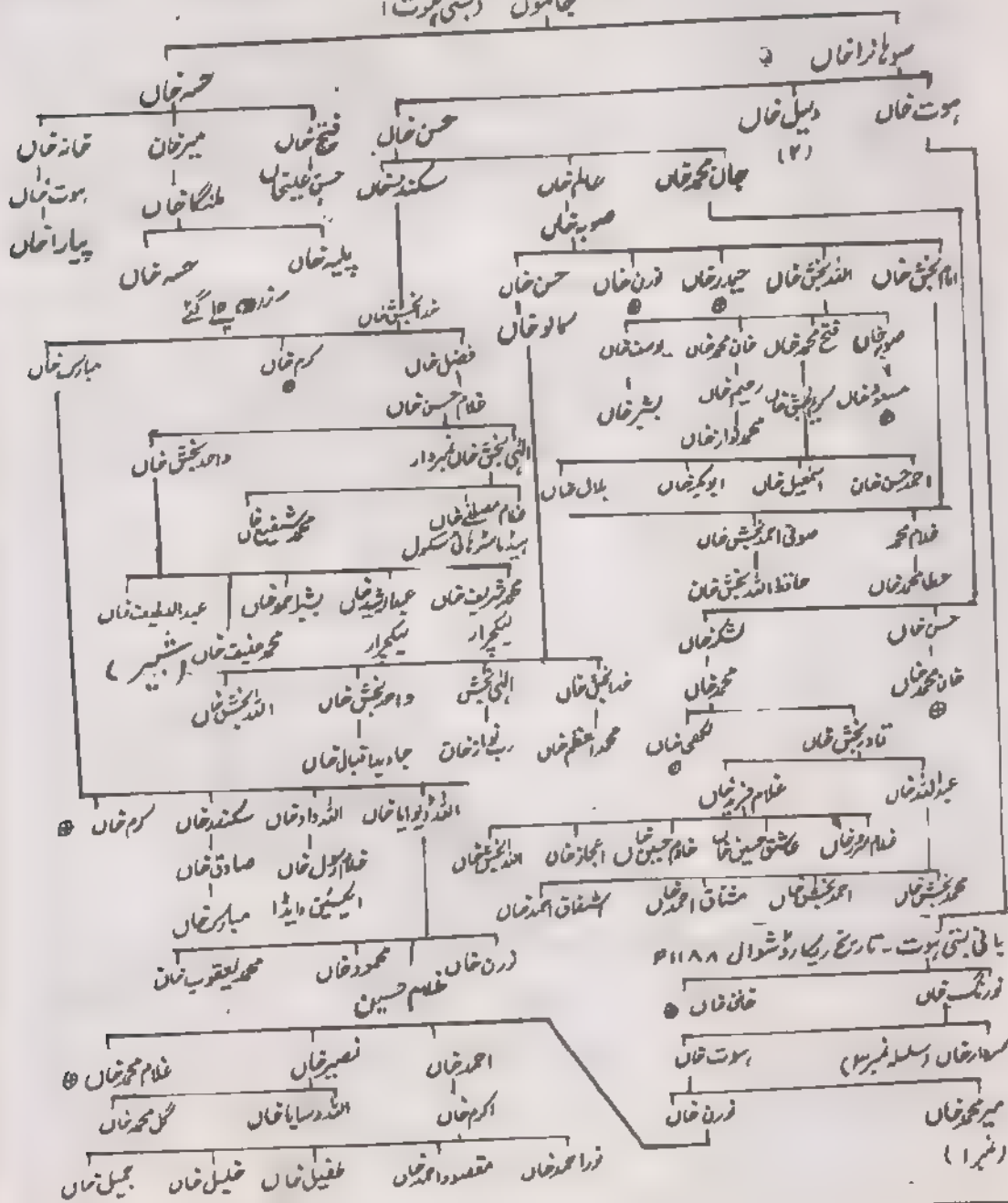


بقیه نمبر (۴) گرم خان ولد کالو خان



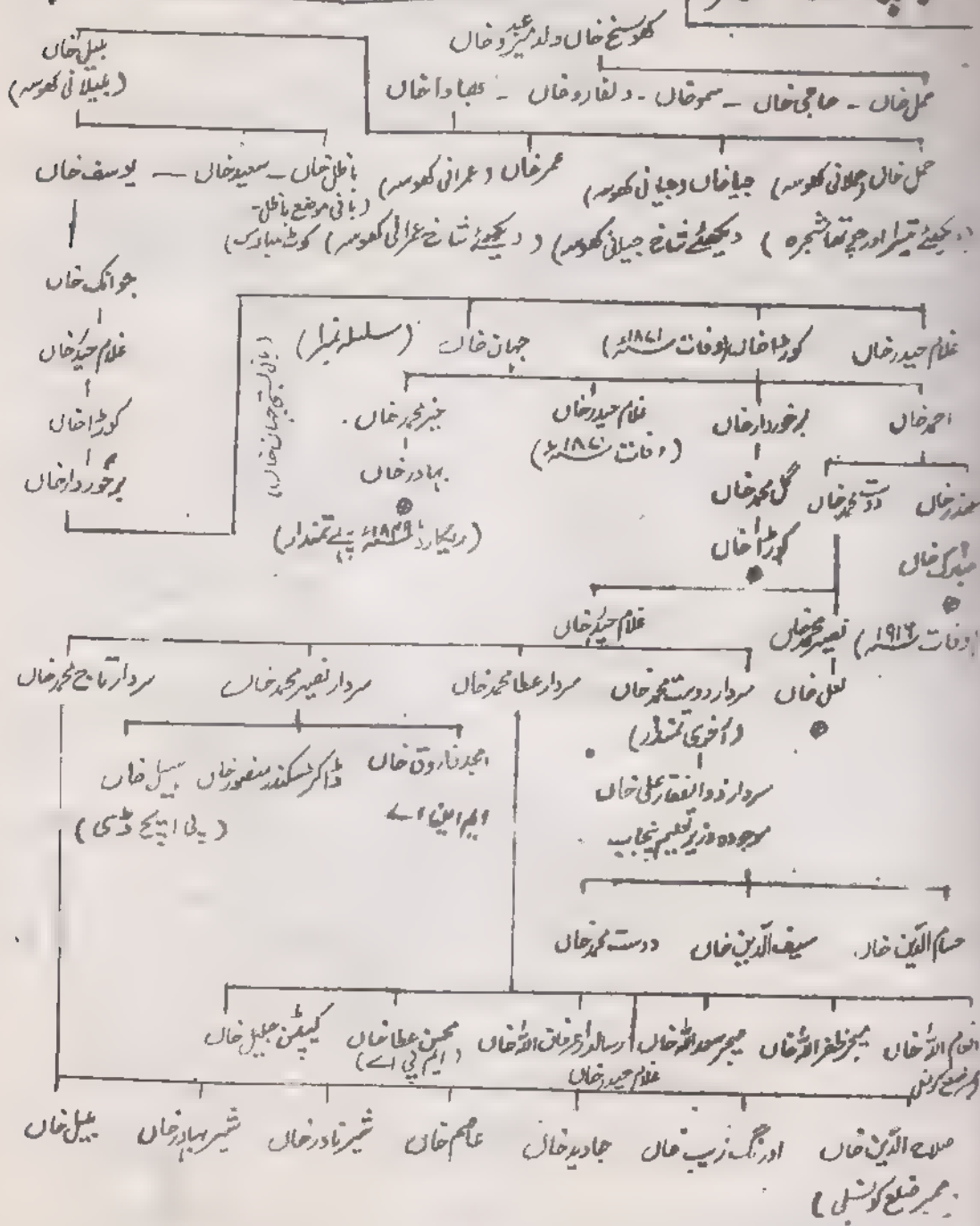


جامعہ محکمہ دینی امور



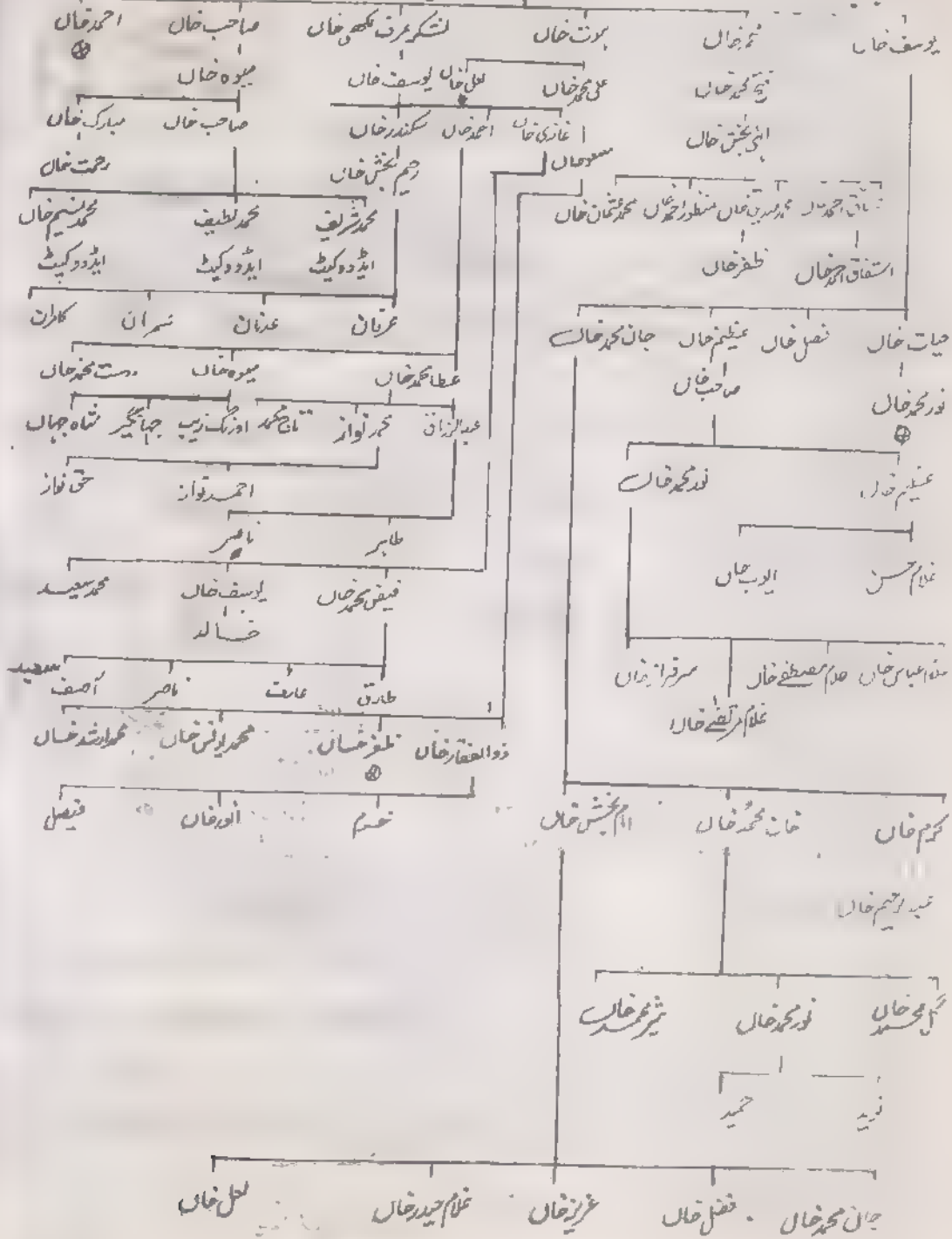
پانچواں شجرہ

سرداران کھوسہ شاخ بلیلائی کھوسہ



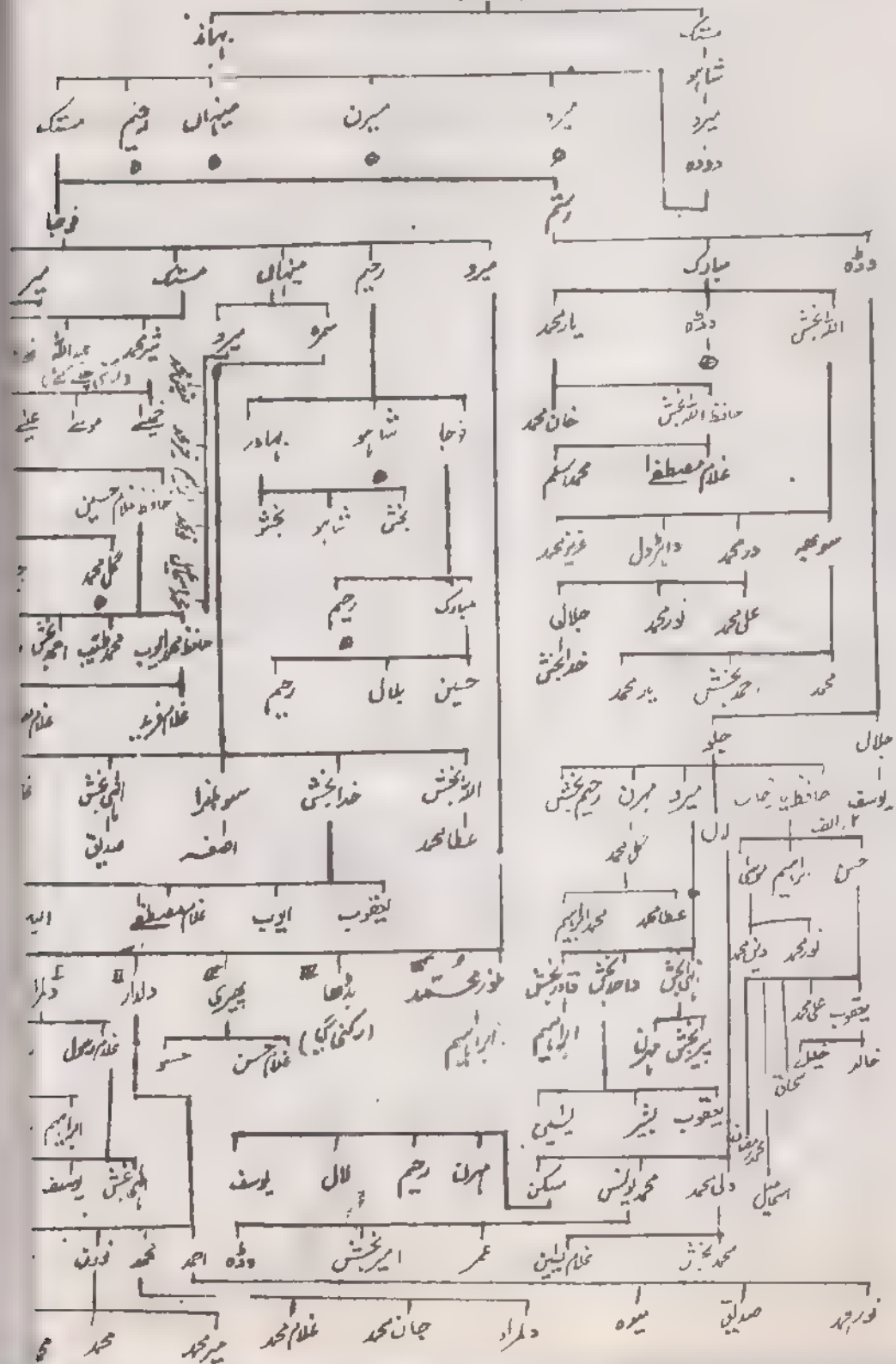
جهان خاں ولد بر خود دار خاں

بقیہ نیاں



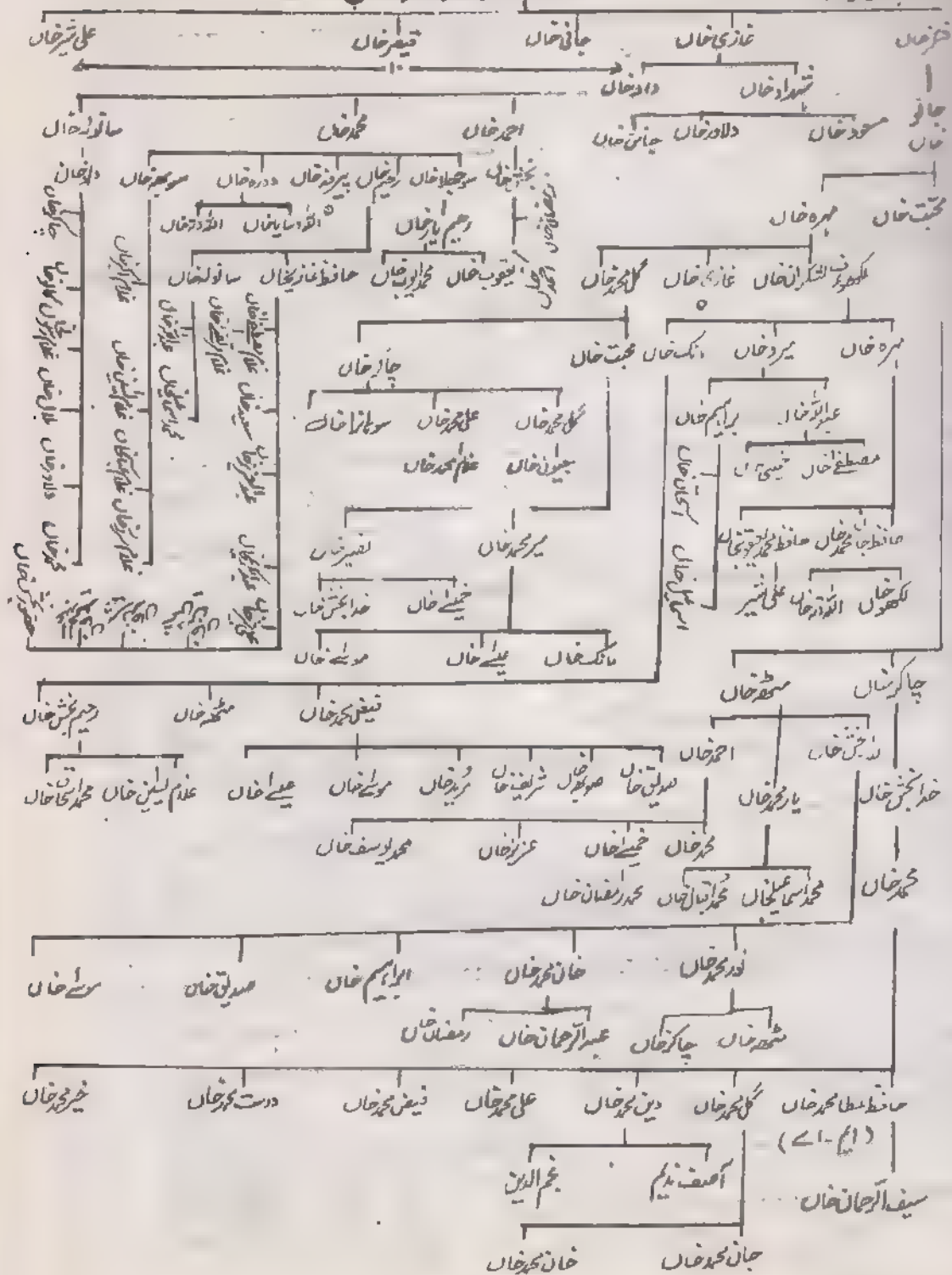
تقریباً

رحیم وند بیاضاں



(بقیہ نمبر ۲)

محبت حال دلدادہ حال



۱۱۱

1

— 10 —

شیر محمد

موتی

حداقل ۱۰۰۰ نفر

غلام سید

مذکورہ ارب محمد طیب احمد

غلام احمد غلام احمد

المعش

فدومستط

دولار I II دولار

عند دخول

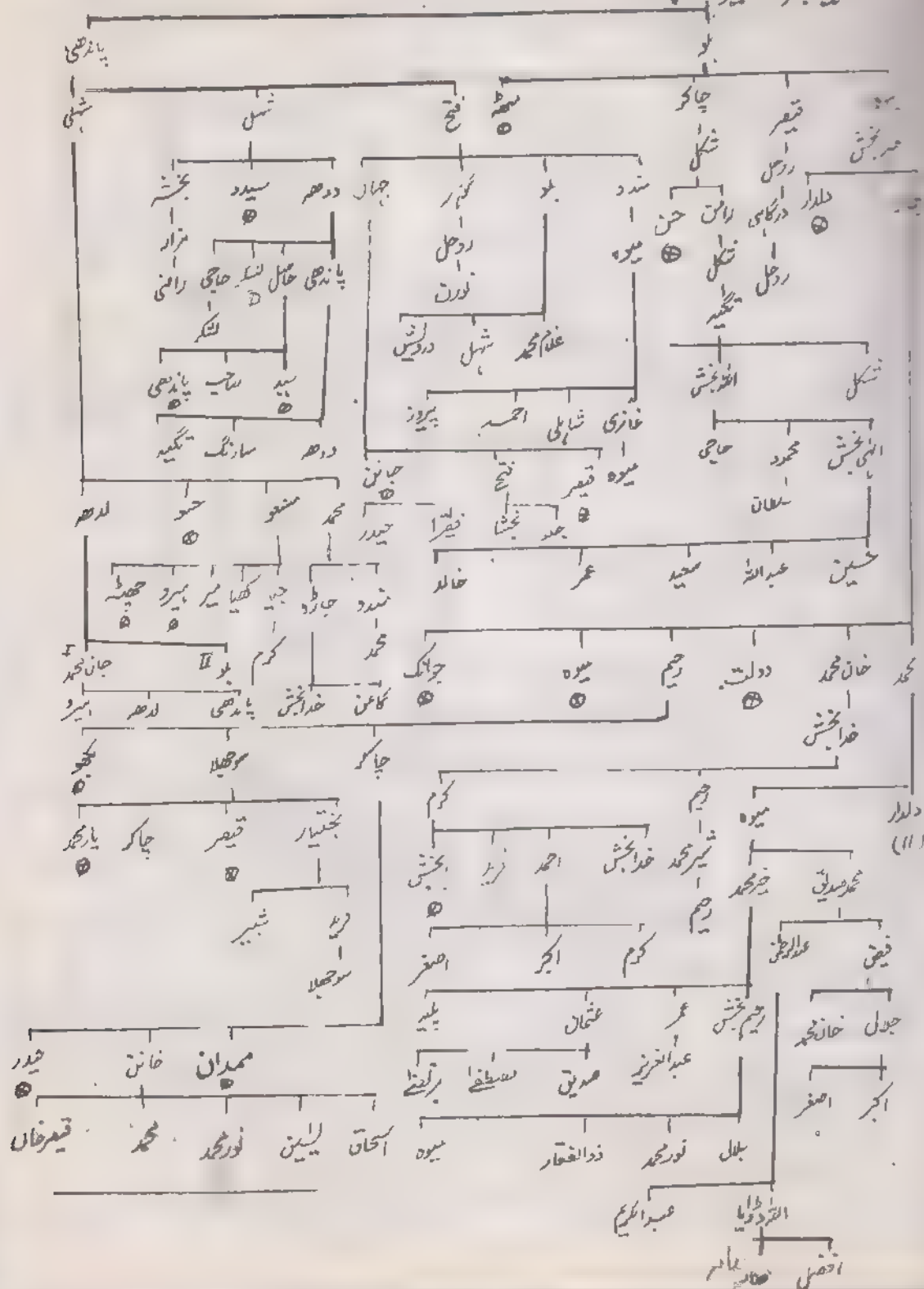
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	32	33	34	35	36	37	38	39	40	41	42	43	44	45	46	47	48	49	50	51	52	53	54	55	56	57	58	59	60	61	62	63	64	65	66	67	68	69	70	71	72	73	74	75	76	77	78	79	80	81	82	83	84	85	86	87	88	89	90	91	92	93	94	95	96	97	98	99	100	101	102	103	104	105	106	107	108	109	110	111	112	113	114	115	116	117	118	119	120	121	122	123	124	125	126	127	128	129	130	131	132	133	134	135	136	137	138	139	140	141	142	143	144	145	146	147	148	149	150	151	152	153	154	155	156	157	158	159	160	161	162	163	164	165	166	167	168	169	170	171	172	173	174	175	176	177	178	179	180	181	182	183	184	185	186	187	188	189	190	191	192	193	194	195	196	197	198	199	200	201	202	203	204	205	206	207	208	209	210	211	212	213	214	215	216	217	218	219	220	221	222	223	224	225	226	227	228	229	230	231	232	233	234	235	236	237	238	239	240	241	242	243	244	245	246	247	248	249	250	251	252	253	254	255	256	257	258	259	260	261	262	263	264	265	266	267	268	269	270	271	272	273	274	275	276	277	278	279	280	281	282	283	284	285	286	287	288	289	290	291	292	293	294	295	296	297	298	299	300	301	302	303	304	305	306	307	308	309	310	311	312	313	314	315	316	317	318	319	320	321	322	323	324	325	326	327	328	329	330	331	332	333	334	335	336	337	338	339	340	341	342	343	344	345	346	347	348	349	350	351	352	353	354	355	356	357	358	359	360	361	362	363	364	365	366	367	368	369	370	371	372	373	374	375	376	377	378	379	380	381	382	383	384	385	386	387	388	389	390	391	392	393	394	395	396	397	398	399	400	401	402	403	404	405	406	407	408	409	410	411	412	413	414	415	416	417	418	419	420	421	422	423	424	425	426	427	428	429	430	431	432	433	434	435	436	437	438	439	440	441	442	443	444	445	446	447	448	449	450	451	452	453	454	455	456	457	458	459	460	461	462	463	464	465	466
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----

الحمد لله رب العالمين

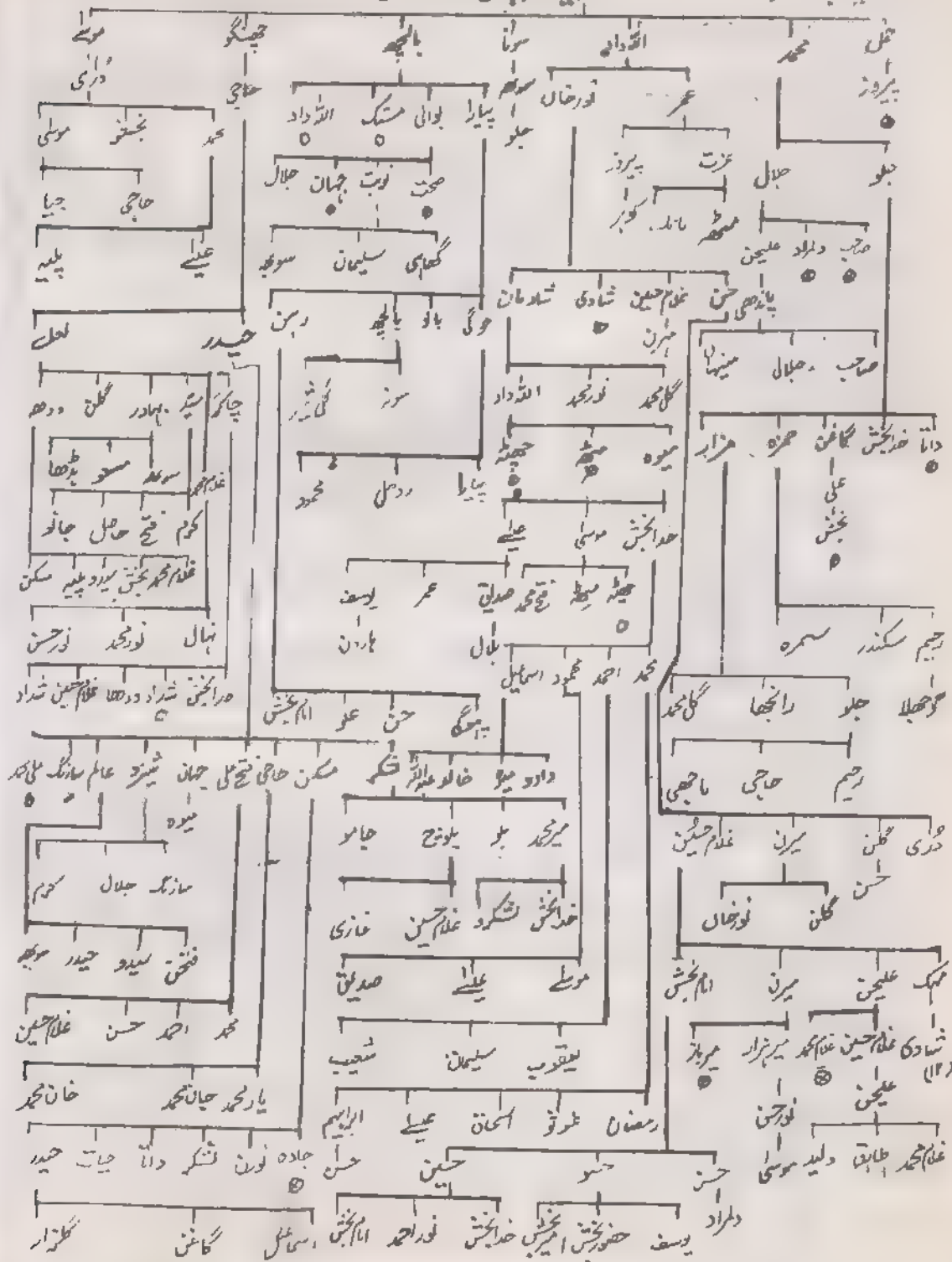
فوق

15

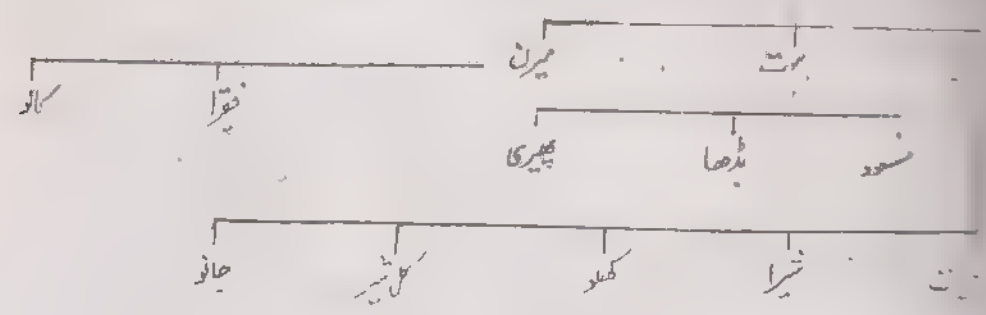
بقیمہ ۵ بیروندہراب



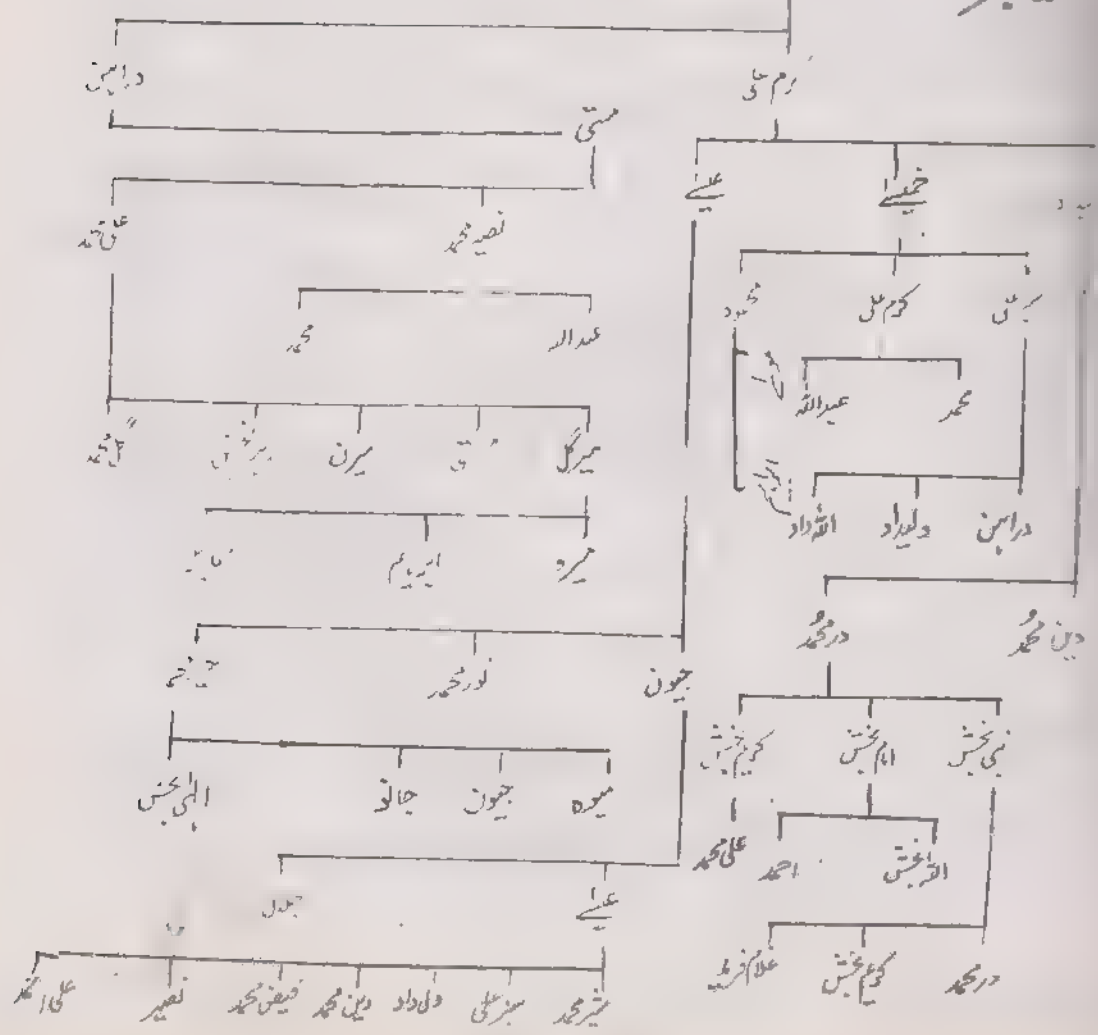
4



تہذیب (۱) خدا بخش ولد جمال

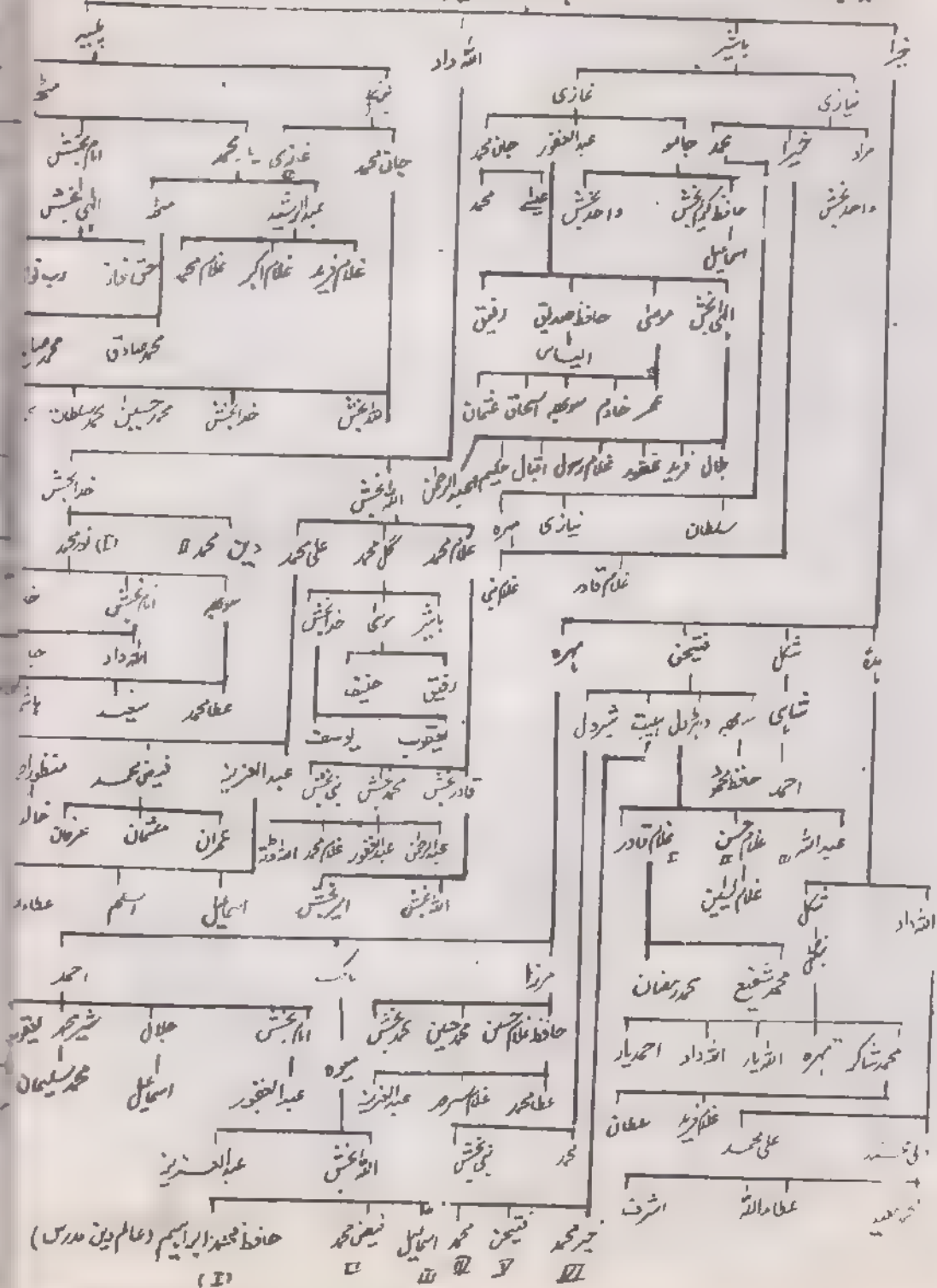


بقیہ نمبر (۸) جامو ولد اللہ داد خاں

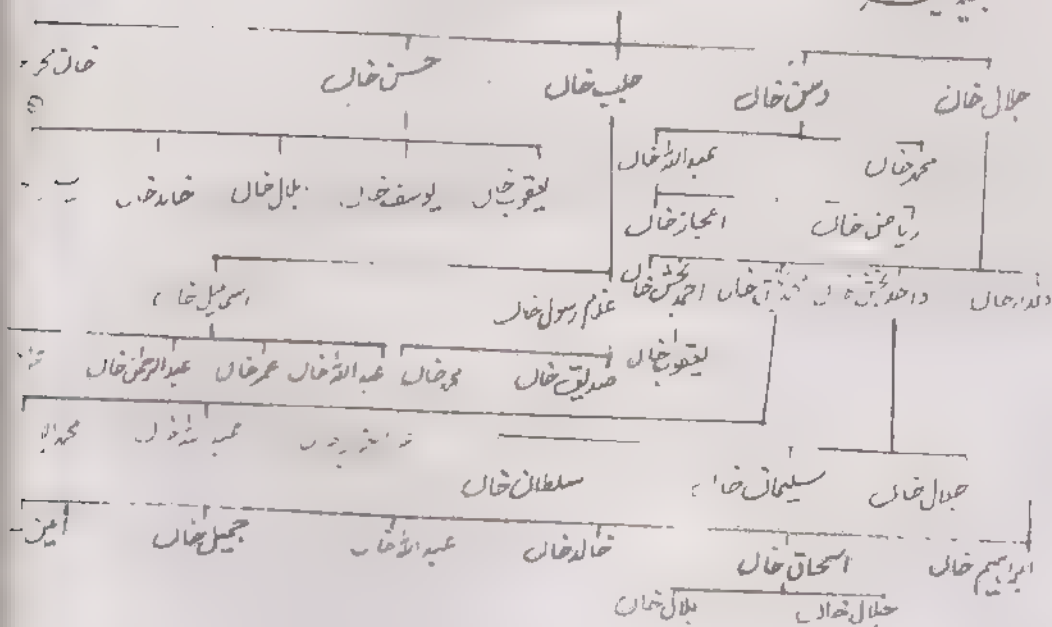


بقیة نینہ ۹

مہرہ ولد بامشیر خاں

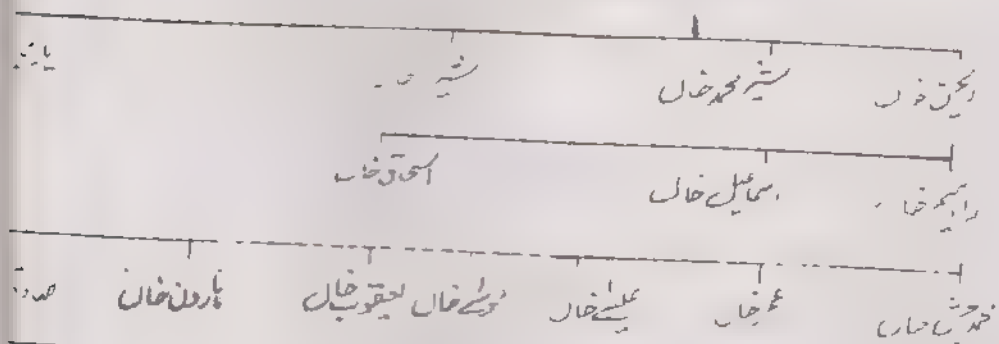


دیده رخسار دین محمد خاں



۲۰

شادی دلہ مہرک خوت



شاخ عمرانی کھوسہ

۱۔ کجاوا - عمر - سمرہ - سو قہلا - علیجن - جاگن - اکھو -
 جند - پڑھن - جیندا - میر محمد - غیر محمد
 ۲۔ کجاوا - عمر - لاکھو - دینر - جیندا - عمر - قلندر -
 میرن - حاصل - کاکو - قاتل - غوث بخش

۳۔ کجاوا - عمر - سمرہ - سارنگ - روہل - سو قہلا - علیجن -
 سارنگ - سارنگ - خدا بخش - مسو - پلیم - موسیٰ

۴۔ کجاوا - عمر - سمرہ - سارنگ - روہل - سو قہلا - علیجن -
 سارنگ - سارنگ - مرید - سارنگ - اللہ بخش

۵۔ کجاوا - عمر - سمرہ - سارنگ - روہل - سو قہلا - علیجن -
 محبت - کرمو - پیر - مسو - لال - مسو

۶۔ کجاوا - عمر - سمرہ - سو قہلا - علیجن - جاگن - خان قہ
 سن - خان محمد - سن - صاحب - بخش

۷۔ کجاوا - عمر - سمرہ - سو قہلا - علیجن - جاگن - خان محمد -
 شہن - پیار - صاحب - جان محمد - کریم بخش
 نوٹ! عمرانی شاخ کا منقرضہ نمبرہ صاحب خان اور حاصل
 زبانی بیان کیا ہے

شاخ زند بلوچ

میر جلال — رند خاں — دربان — فنا سر دین — احمد — گیو — فیروز — کلو —
 فیروز شاہ — میر مرید — سارن خاں — میرن خاں — محمد اود خاں — رائے خاں — کرم خاں
 — یارن خاں — زیادت خاں — عظیم خاں — جہان خاں — نورنگ خاں — فاضل خاں
 محمد نواز خاں — محمد اسحاق خاں ۳۰/۳ — آذر اوساڑہ

شاخ جتوئی بلوچ

میر جلال خاں — جتو (مراد خاں بھٹی) — میر جلال خاں — شرخاں — شراماں خاں —
 سماعیل خاں — چٹھے خاں — رام خاں — علی خاں — یوسف خاں — ذاب خاں — شبیر
 خاں — محمد خاں — مستے خاں — فائد خاں — عبدالغفور خاں — فاضل خاں — گلزار خاں —
 جوڑا خاں — روشن خاں — عثمان خاں — پیرا خاں — متعل خاں — ماہیبا خاں — محمد زمان خاں
 — فخر زمان خاں
 ۳۱/۲ — ایل اوساڑہ کینٹ

نوٹ :- شاخ شادی سے مرصوف نہیں ہوئی

چھٹا شجرہ

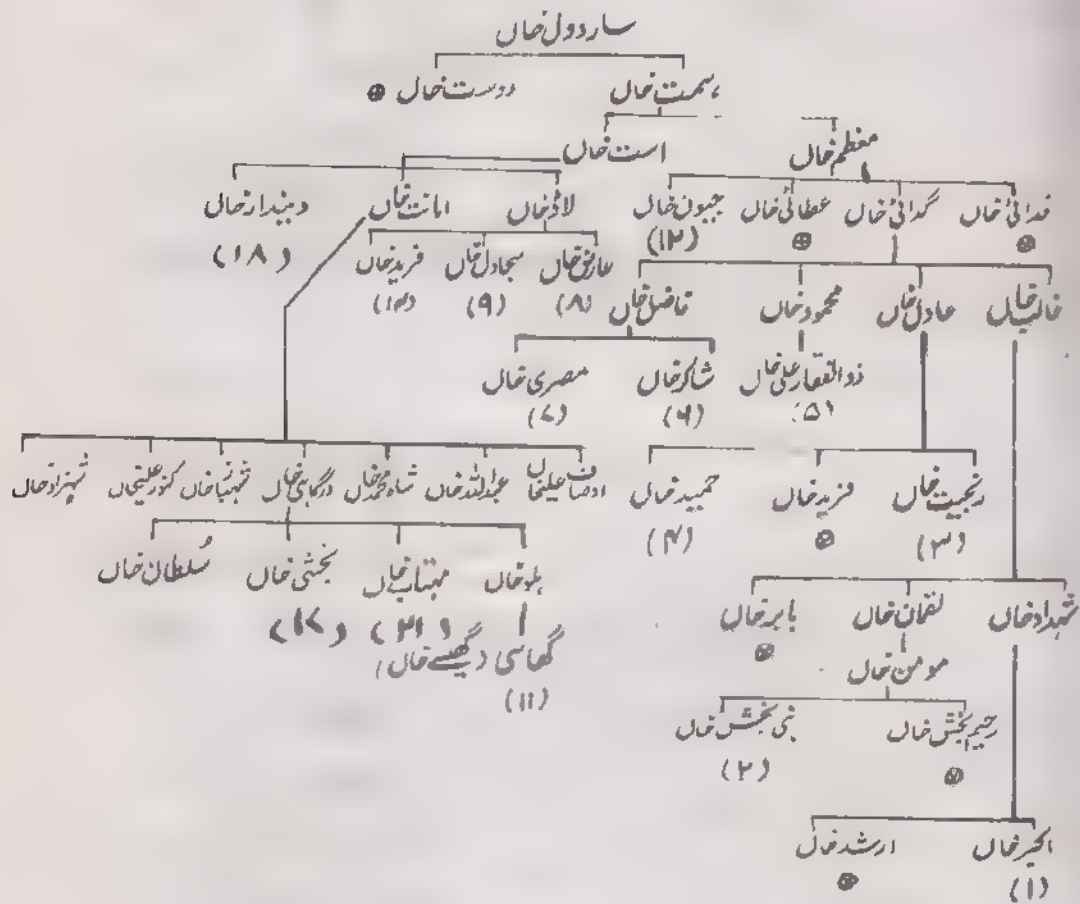
ابتدائی سلسلہ راجپوت

یٹک۔ (حضرت نوح علیہ السلام)۔ سام۔ امیرا۔ برہمو۔ مارلیس۔ کسپ۔ بادن۔ باشت۔
 آگنی پک۔ عرف درور (پرمار)۔ پردردا۔ راہت سین۔ دھوندار۔ دھوم راج۔ دھرنگ۔
 دھیر۔ سوچر۔ کل سین۔ پریم سنت۔ جم دچھ۔ پارتھ۔ بدھ بہاؤ۔ سریت۔ ابھی پتی۔
 یلستان کرشن۔ انب۔ دیہی ہر۔ پردور۔ بہا بردھ۔ سو پر سین۔ دیرا بر پار۔ راج۔
 راشٹر۔ دیہ سین۔ تہان راج۔ گوتھیلی۔ شکوریک۔ ماحل۔ دست راج۔ ننگل۔
 کیرن راج۔ دھورکن۔ سوک جین۔ اندرین۔ جے سین۔ الوند۔ شنکر۔ این گفتو۔
 اڈکر سین۔ آریہ نین۔ راج سین۔ انگ۔ بھیم۔ رام سین۔ نیج سین۔ رواجیت۔
 بہوم۔ شب سین۔ مہی پال۔ مہی دید۔ جے سین۔ چندر سین۔ گوپال۔ دین راج۔ سری۔
 پال۔ راج سندھو۔ شترانج۔ برہن۔ سور۔ سردپ۔ چیرنگ۔ نند۔ ناتھ۔ ادھا۔
 سین۔ کشور۔ ایشدر۔ جتو۔ بہوپ راج۔ سوہن پت۔ چند راج۔ برج راج۔
 چرن راج۔ بلی راج۔ چند راج۔ میادھر۔ نرسوت۔ پٹن۔ زہر سین۔ سوریر راج۔
 مکتھ۔ بہوپال۔ گچے گند۔ ادغار۔ گنٹرن راج۔ لچمن۔ پیلے تر جا۔ مرج راج۔
 اور سین۔ دیو سین۔ کرشن۔ آج دھیر۔ نہراج۔ جودھ۔ آج بھیر۔ پشنورج۔
 امان۔ نرسنگھ۔ اددھا۔ نرید اچل۔ پرتیو۔ مکی جیت۔ خال بہالو۔ کندن۔
 اور۔ پرتاب۔ دھیرج دھیر۔ بلا یو۔ جے سین۔ دھیر۔ رگوناتھ۔ ہنس راج۔
 دیورب۔ سدابھیر۔ جودودھ دم۔ سین۔ کل سین۔ اندرین۔ سورت سین۔
 گوال۔ دھور سین۔ سوم۔ یو۔ کلاسو۔ بلا۔ بشبہ۔ ستو۔ جینت۔
 اینوراج۔ کتھل۔ سادھوک۔ جے سین۔ ہند۔ جگ ہیر۔ بکراجیت (۲۰۴۶ سال)

ضروری نوٹ :-

از بقول جیت تاراؤ تو نہا خات
 آؤ سیات کیلئے صفو ۱۸-۲۰ بعنوان "نسب نامہ"
 ملاحظہ فرمائیں

ساتواں شجرہ سلسلہ سار دول خانی



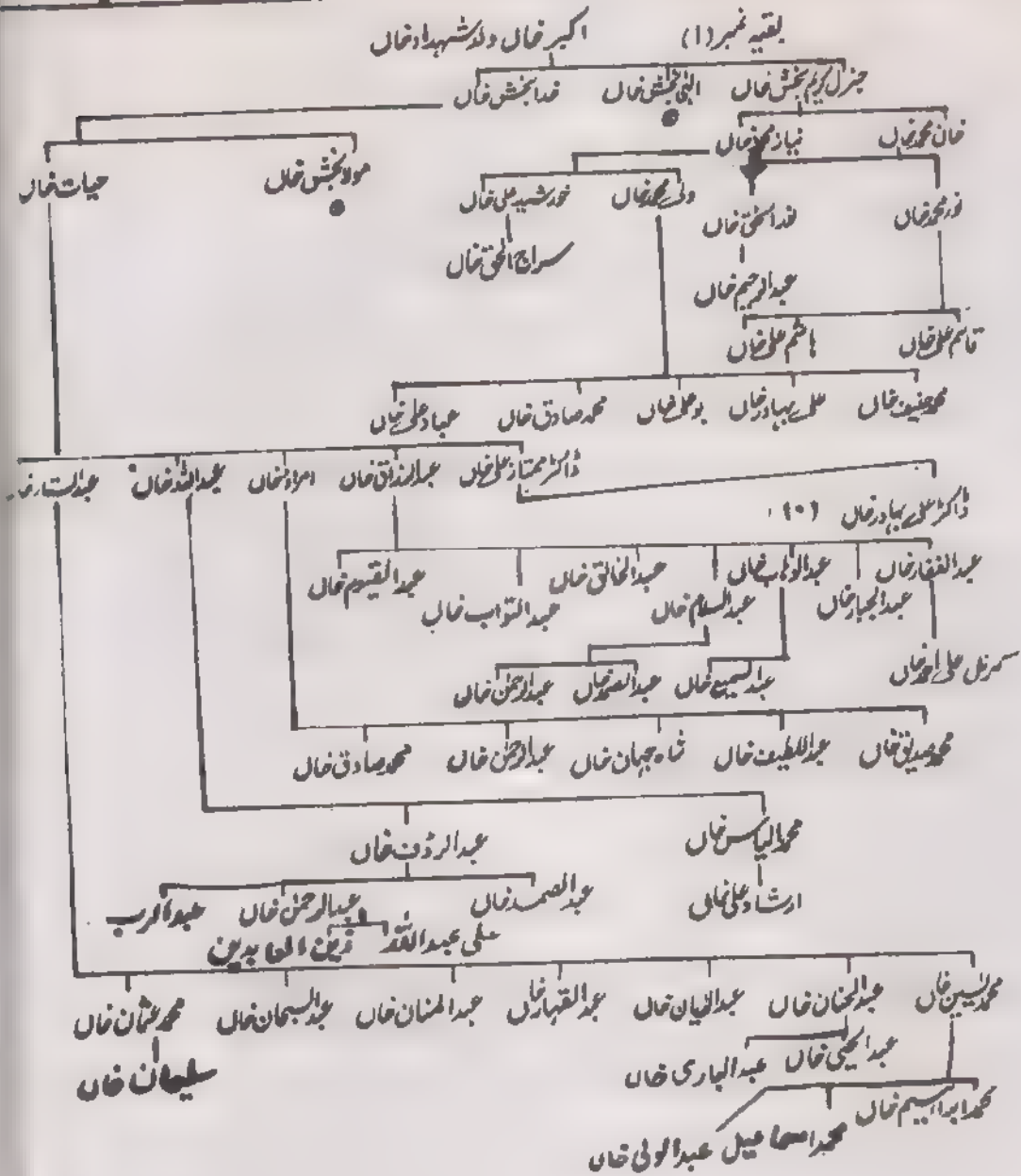
ساتواں شجرہ

نور محمد

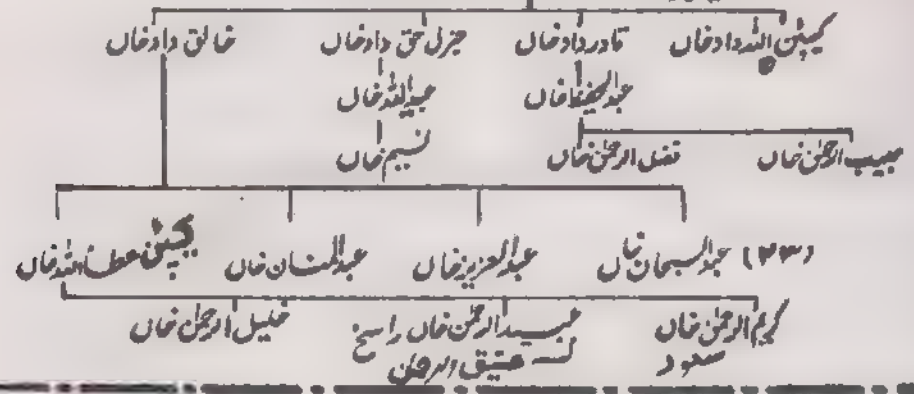
نور محمد

منظم خان

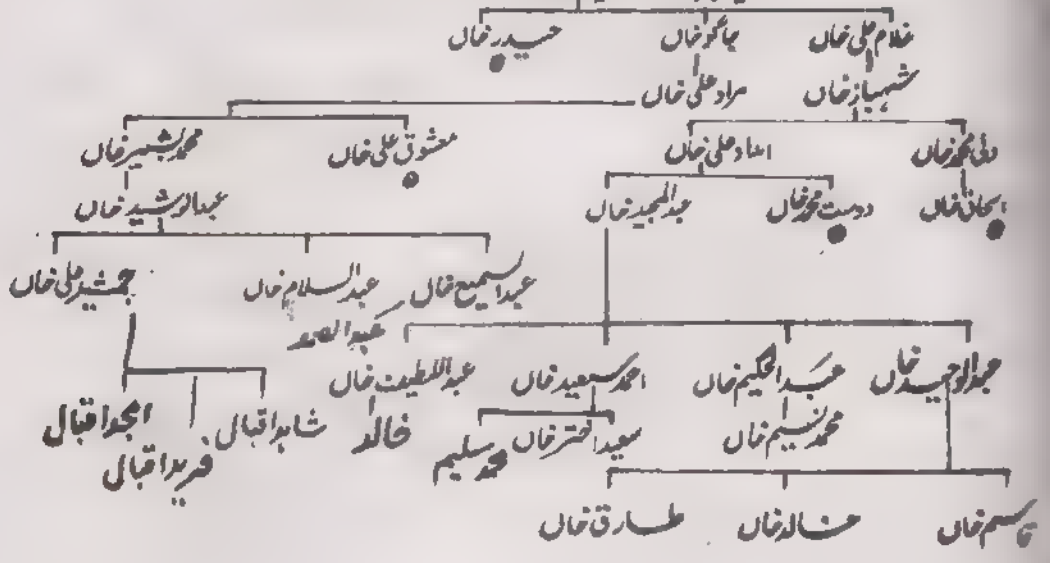
محمد بخش خان

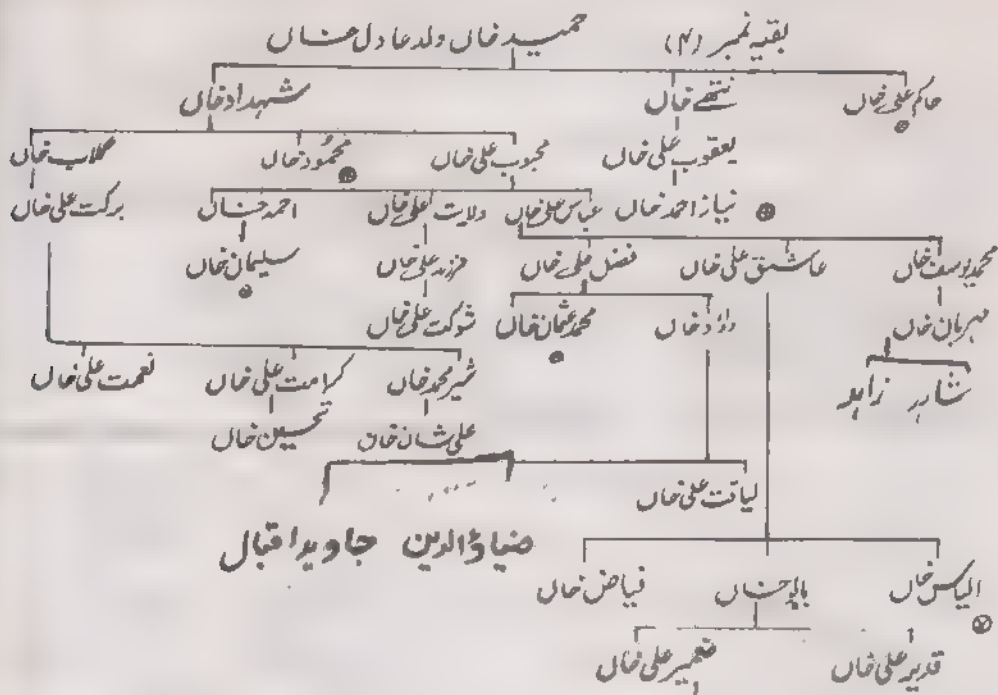


بقیہ نمبر (۲) بی بی بخش خاں ولد مومن خاں



بقیہ نمبر (۳) رحمت خاں ولد عادل خاں





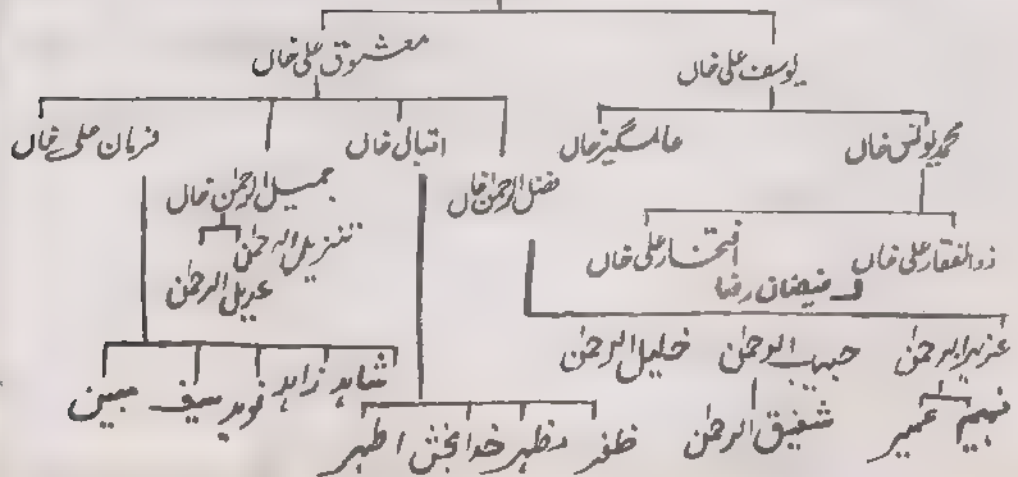
بقیہ نمبر (۵)

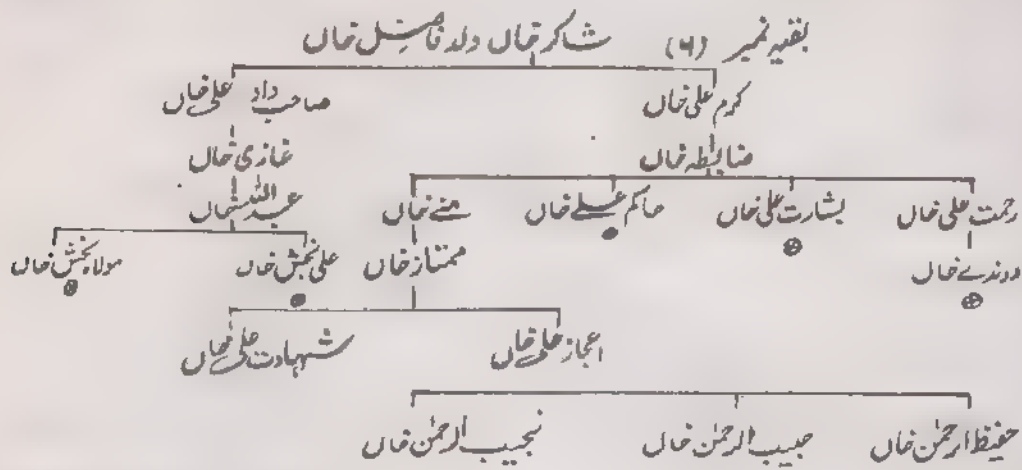
ذوالفقار علی خاں ولد محمود خاں

امراؤ خاں

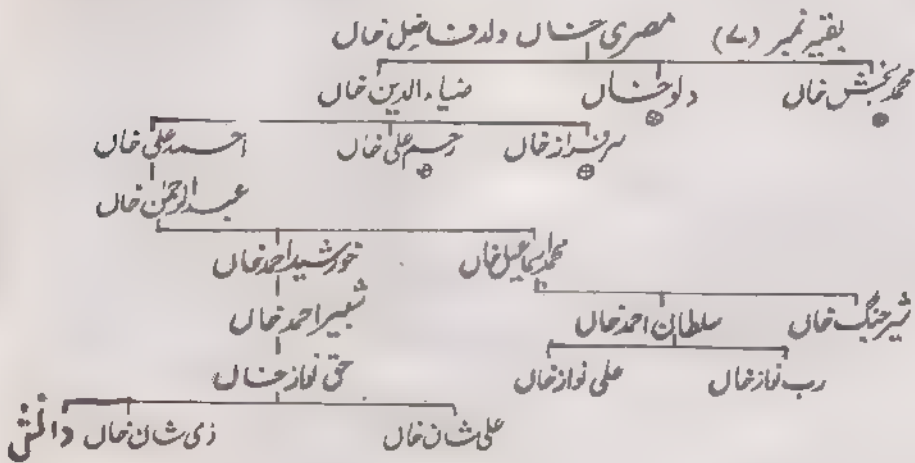
چسانہ خاں

قصر الدین خاں



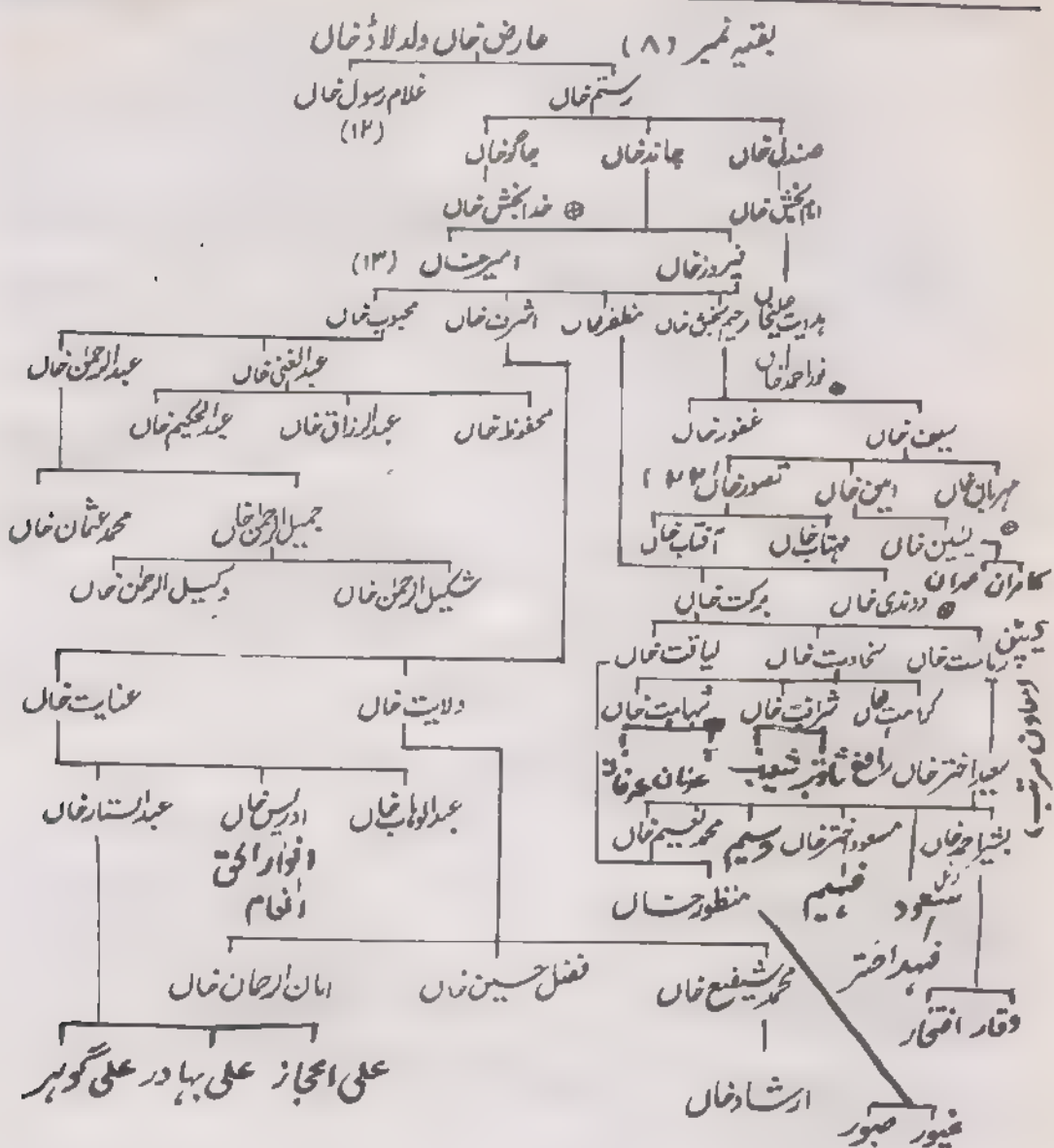


صاحب خاں
برکت علی خاں
نعمت علی خاں

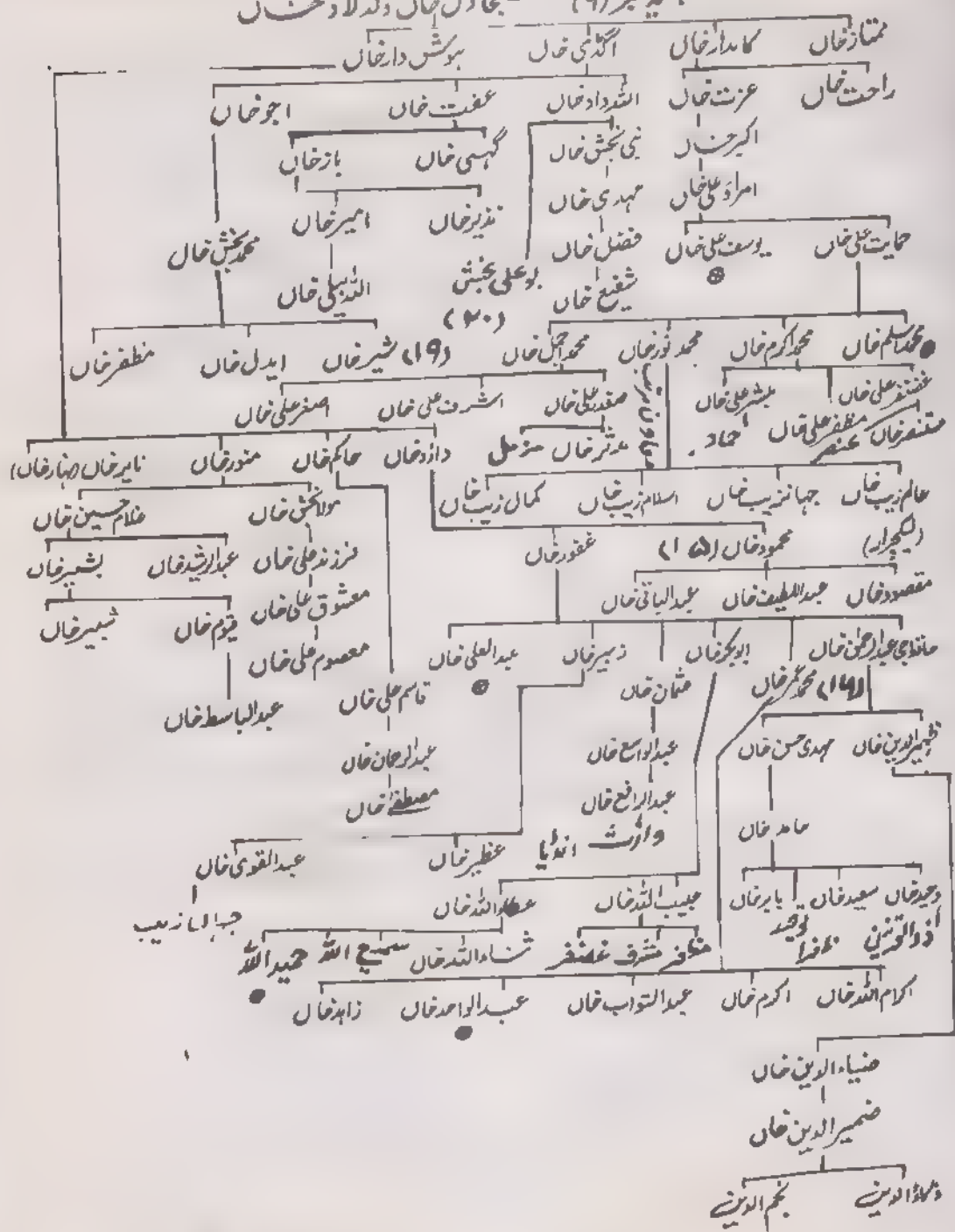


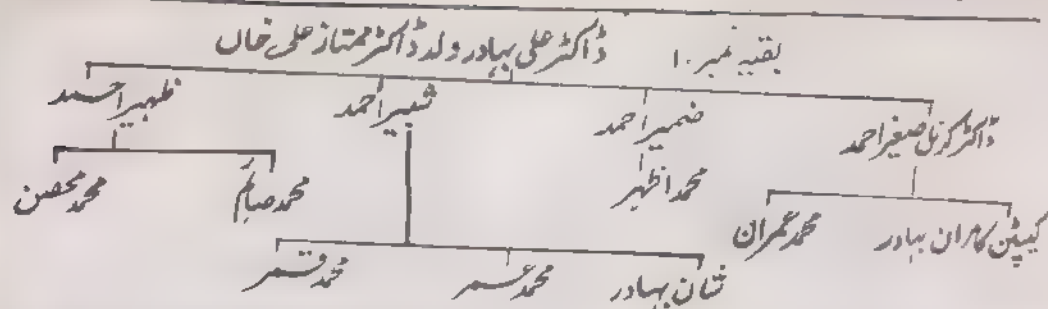
فرمان علی خاں

س
ن
یف مین

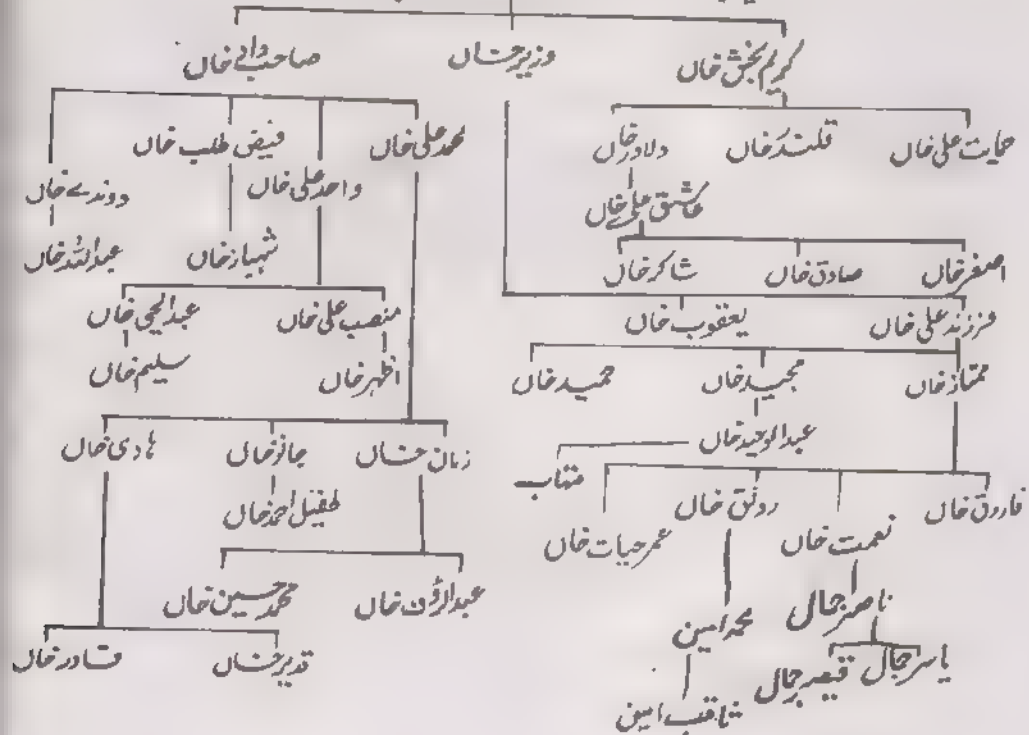


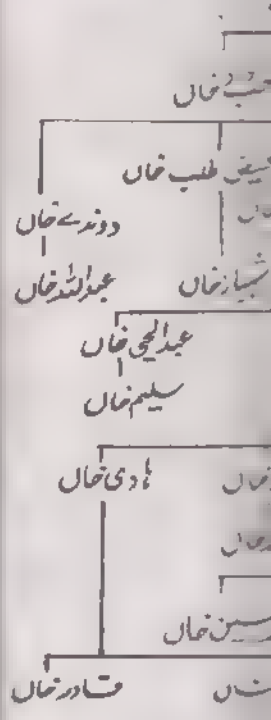
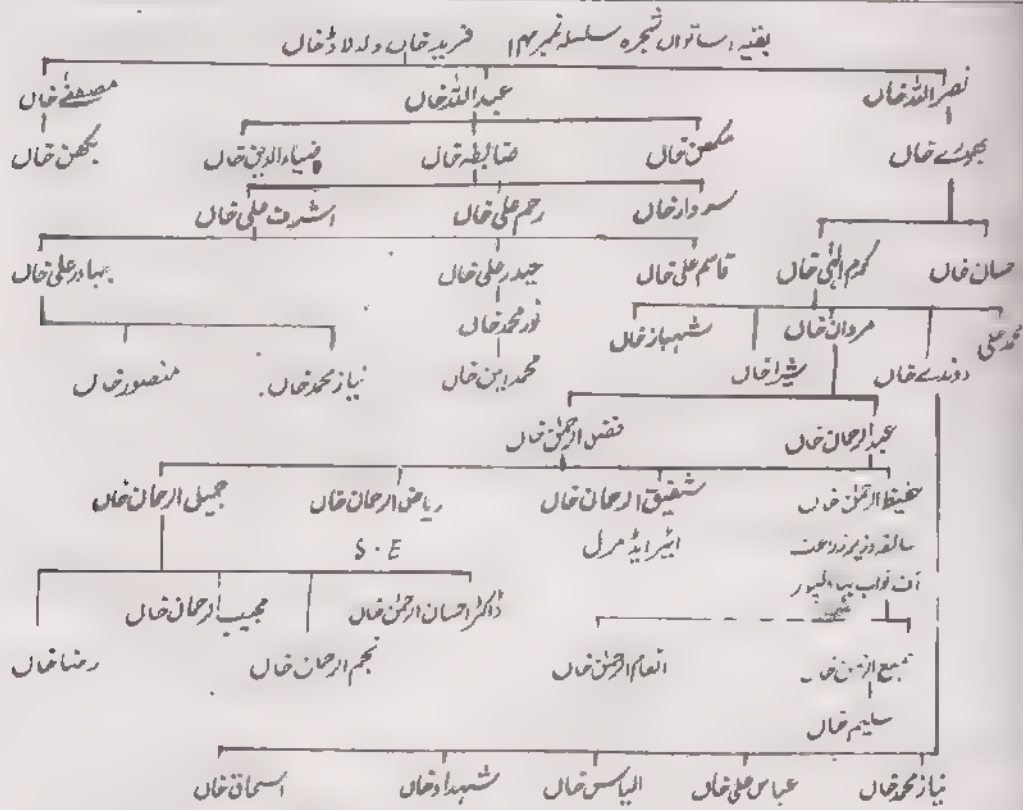
بقیہ نمبر (۹)



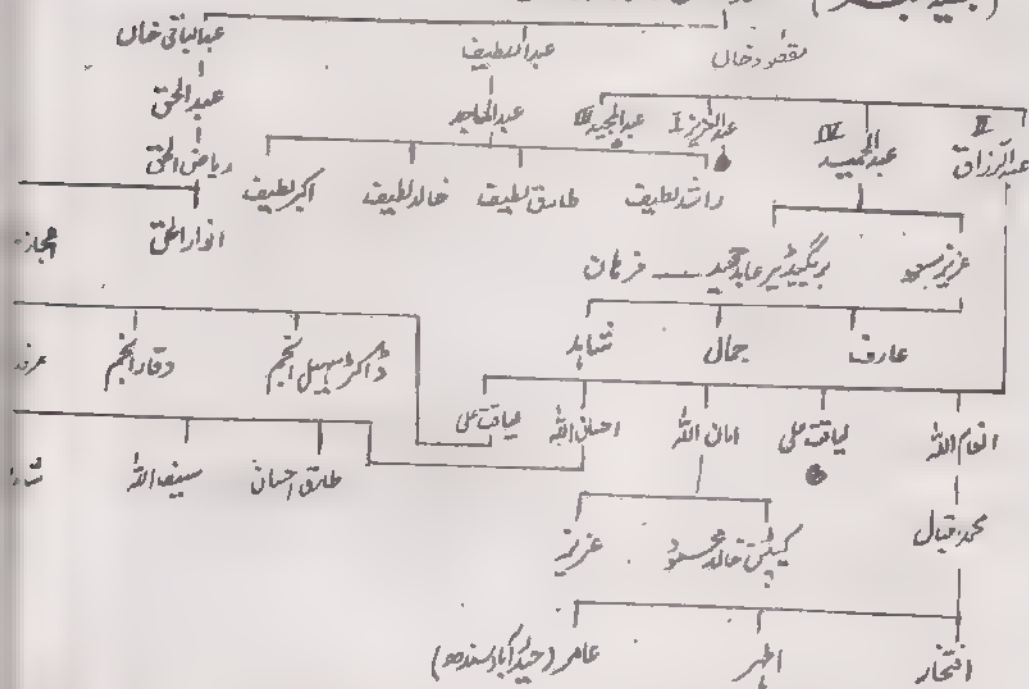


بقیہ نمبر (۱۳) امیر خاں ولد چاند خاں

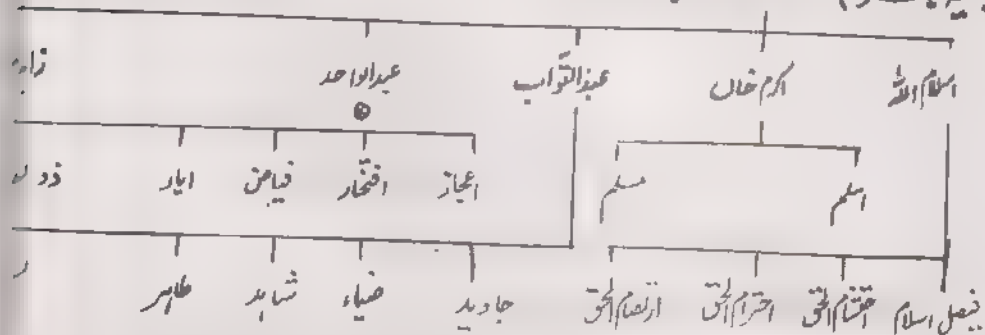




(بقیه نمبر ۱۵) محمود خاں ولد داؤد خاں



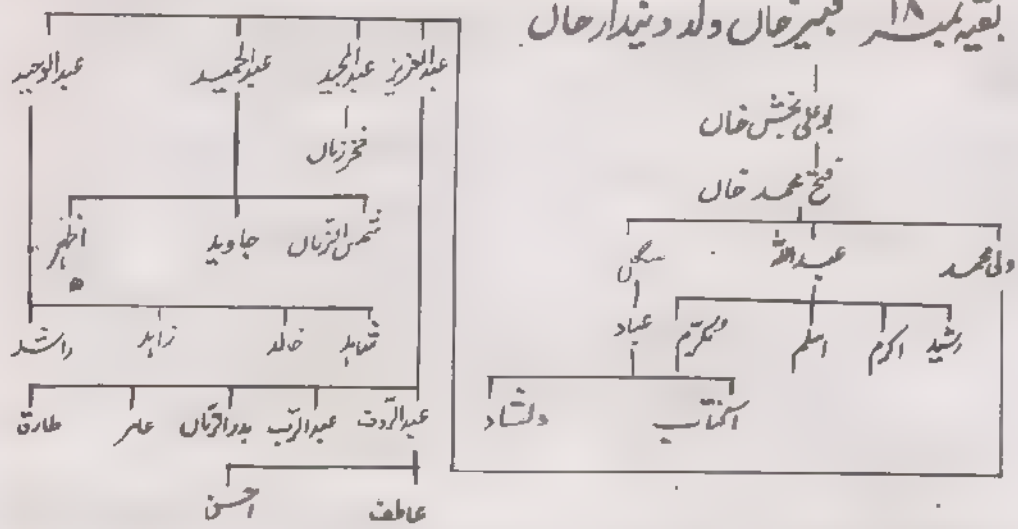
(بقیه نمبر ۱۶) محمد عمر ولد عبد الغفور خاں



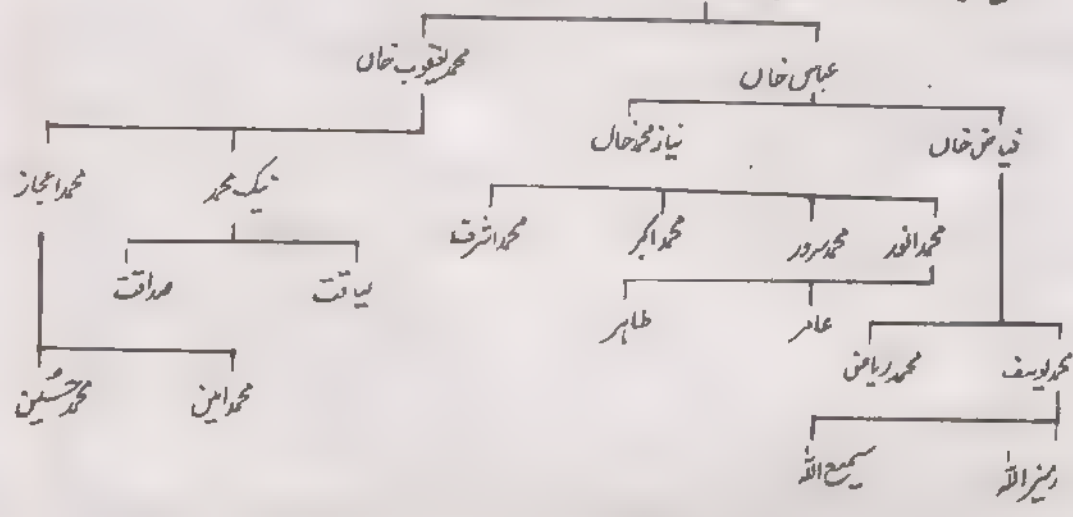
(بقیه نمبر ۱۷) نجشی خاں ولد درگا ہی خاں



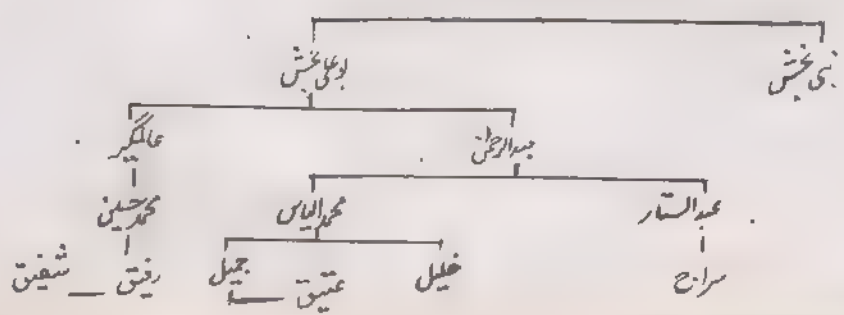
بقیه نمبر ۱۸ کبیر خاں ولد دیندار خاں



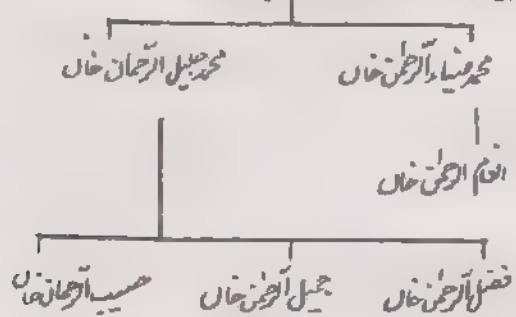
بقیه نمبر ۱۹ شیر خاں ولد محمد بخش خاں



بقیه نمبر ۲۰ الله داد ولد الگوی خاں

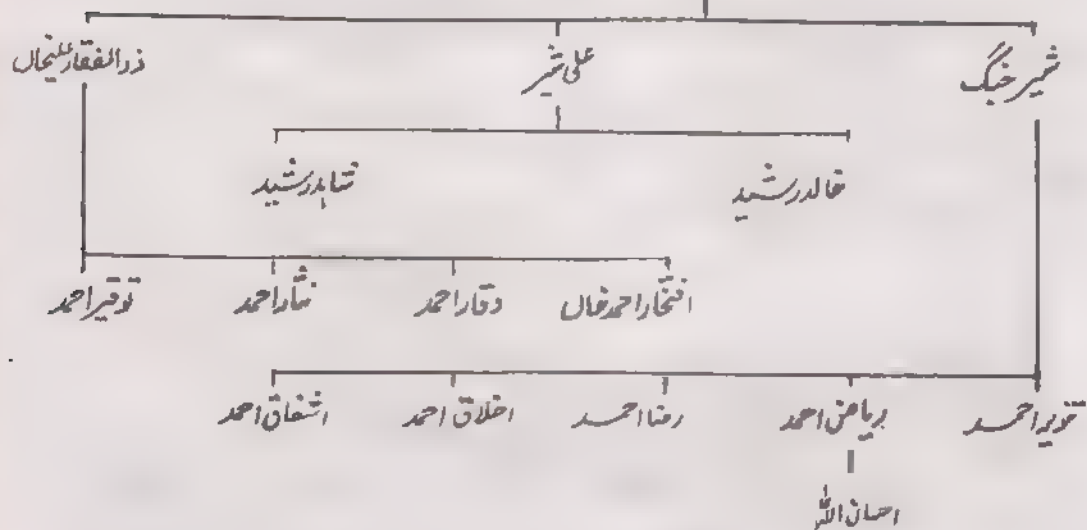


بقیہ نمبر ۲۳ رسالہ محمد بن عبد الجبار ولد خالقا خان



بقیہ نمبر ۲۴

عبدالرشید ولد حسن علی خان



ردول خانی

محمد بن احمد خان

ذولفقار خان

محمد بن احمد خان

محمد بن احمد خان

محمد بن احمد خان

محمد بن احمد خان

محمد بن احمد خان

محمد بن احمد خان

محمد بن احمد خان

محمد بن احمد خان

محمد بن احمد خان

محمد بن احمد خان

محمد بن احمد خان

محمد بن احمد خان

محمد بن احمد خان

محمد بن احمد خان

محمد بن احمد خان

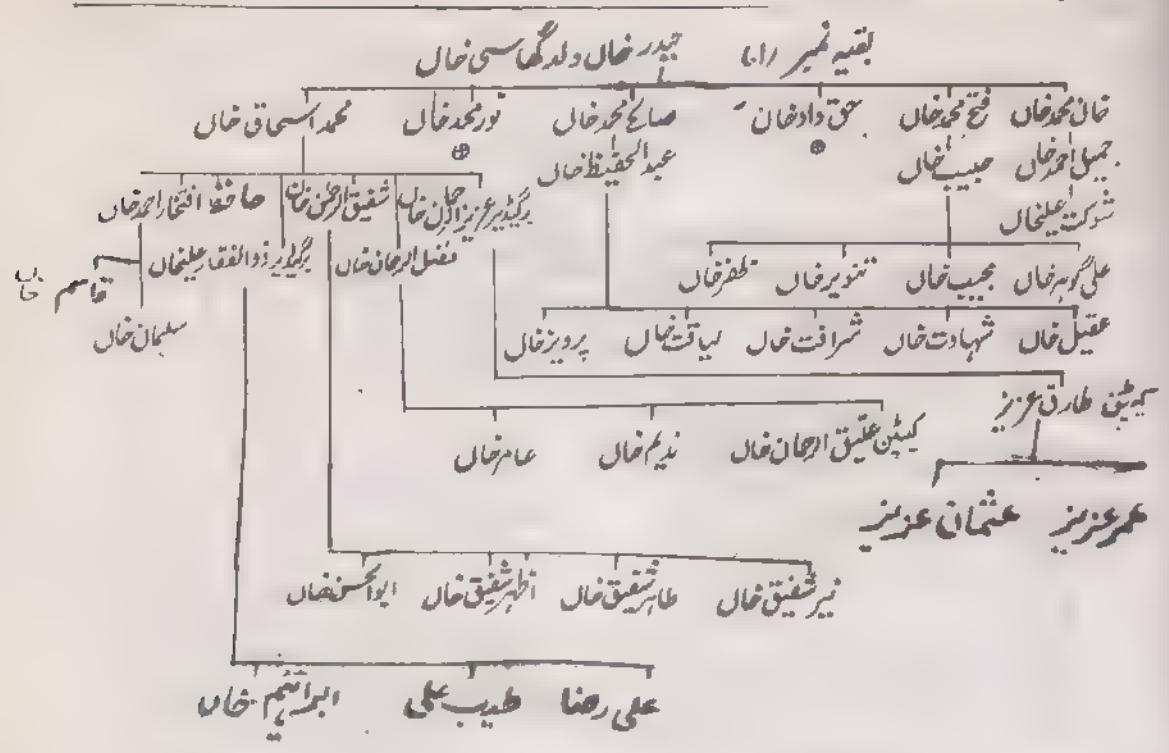
محمد بن احمد خان

محمد بن احمد خان

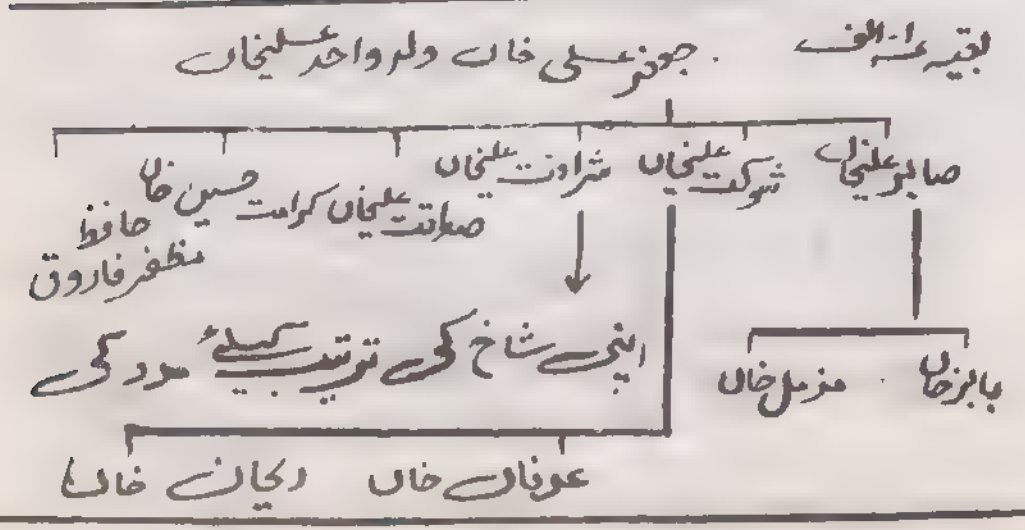
محمد بن احمد خان

محمد بن احمد خان

محمد بن احمد خان



ماہی خاں
سند خاں
مہر احمد خاں
رشید خاں
اکبر خاں
میر علی خاں
طہر علی خاں
محمد شیر خاں
ظہیر احمد خاں
نیر خاں

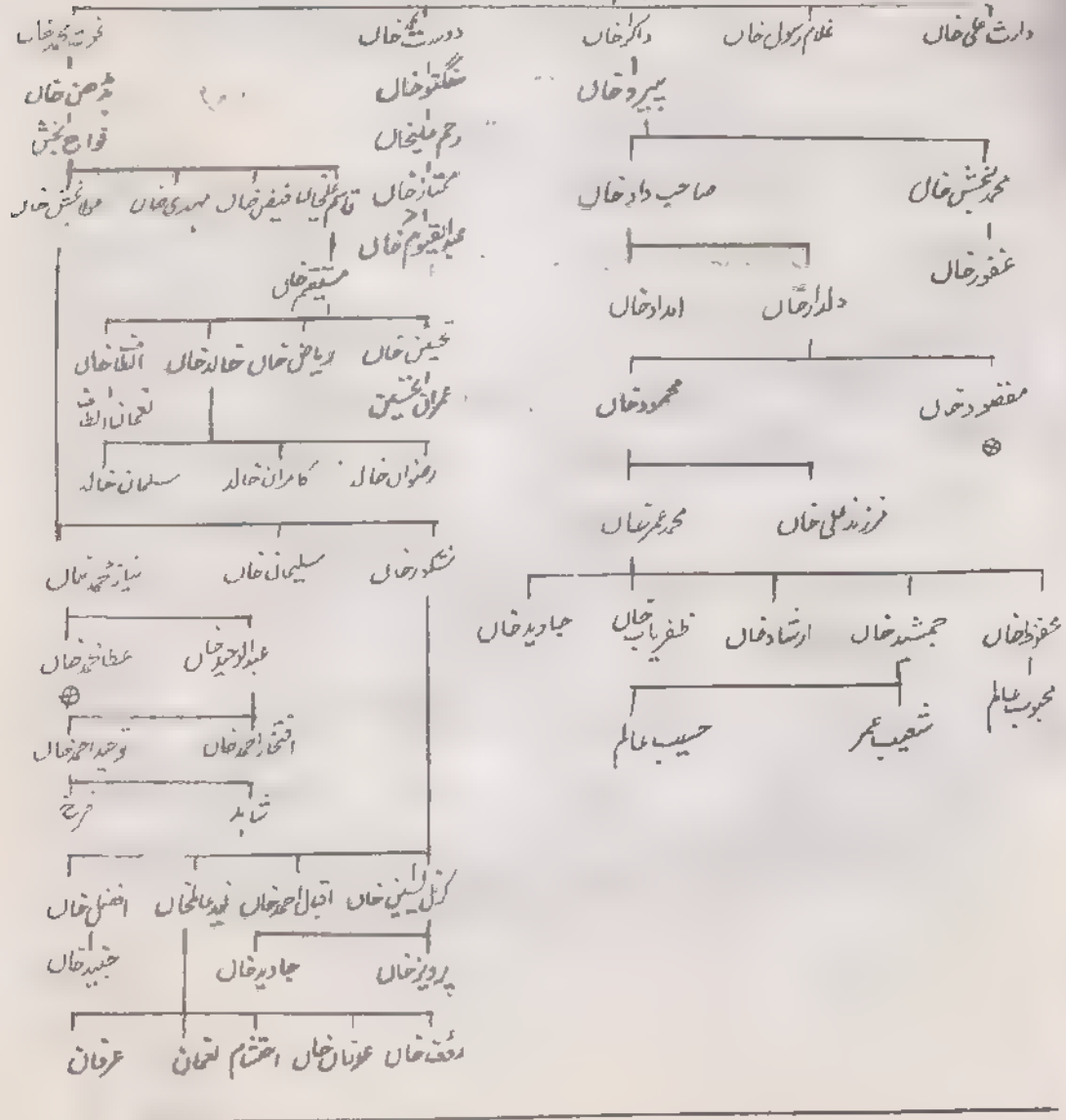


بقیہ نمبر (۳) سکال بخش ولد عاتق خاں

اسماعیل خاں تاسم خاں محمد خاں

محمد یوسف خاں فتح خاں

بقیہ نمبر ۴۲



(بقیه نمبر ۶) علی نورخان ولد علی بهادرخان

دائر علی اهرخان
علی اهرخان
علی شان خان
علی آصف خان

(بقیه نمبر ۷) محمودخان ولد غلام نبی خان

صدر علی خان

سلطان
بنارت قاسم
سکمدار
خان محمد
نخف
صدیق
شیر
علی اکبر
عبدالله
عبدالله

(بقیه نمبر ۸) سیمخان خان ولد شیرخان

بقیه نمبر ۹
جوشید غنیخان ولد ابوالبرکات
وزیر عالم
امینا عالم محمد عالم
سلطان عالم
محمد عثمان محمد عثمان

بدر سیمخان خان
رضا سیمخان خان

طهر علی خان
سید سیمخان خان
شیر سیمخان خان
شاه مراد
زین
محمد علیخان خان
بکر سیمخان
محمد سیمخان

سید محمد
حسن سیمخان
بدر سیمخان
محمد اکبر

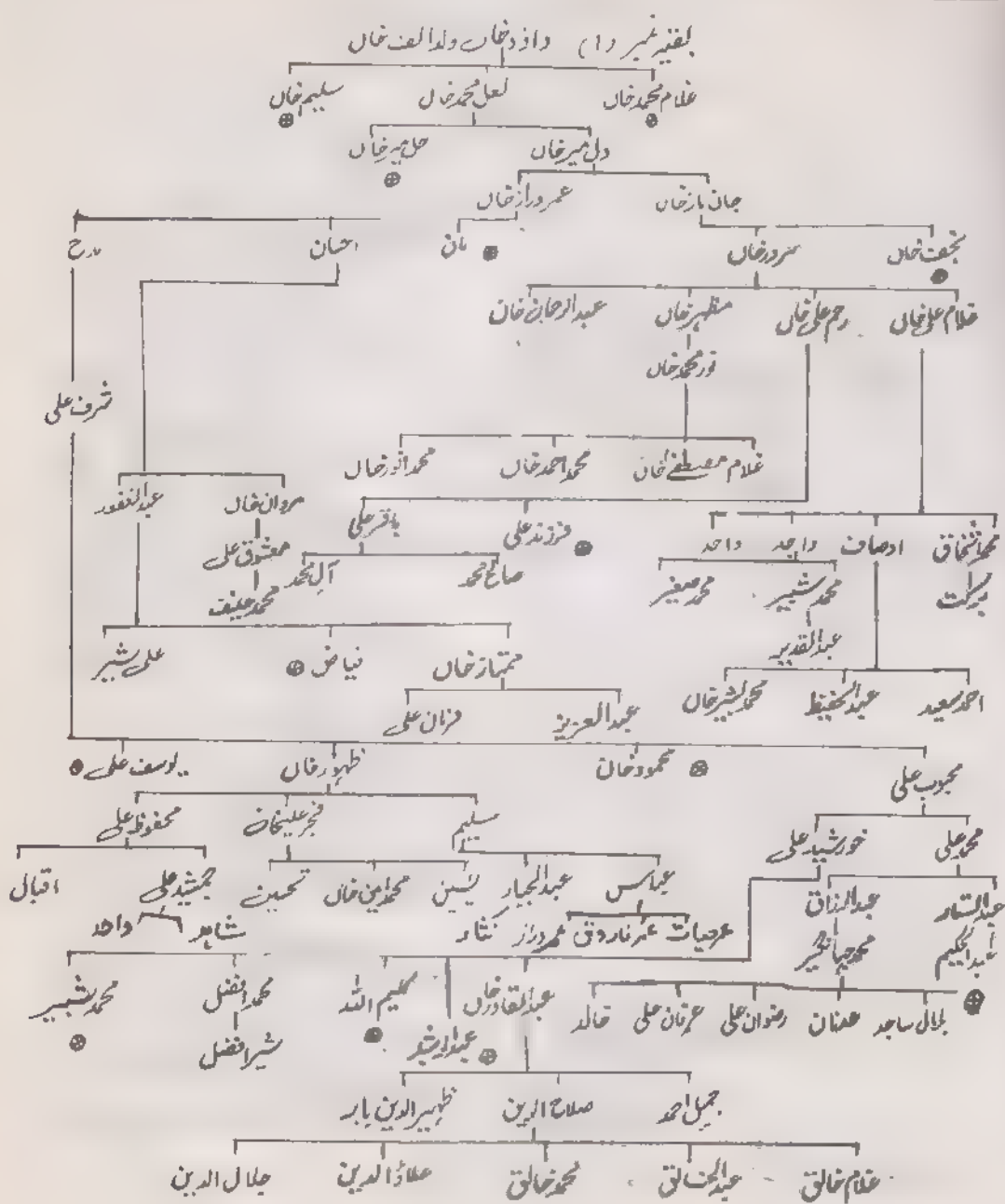
نواں شجرہ

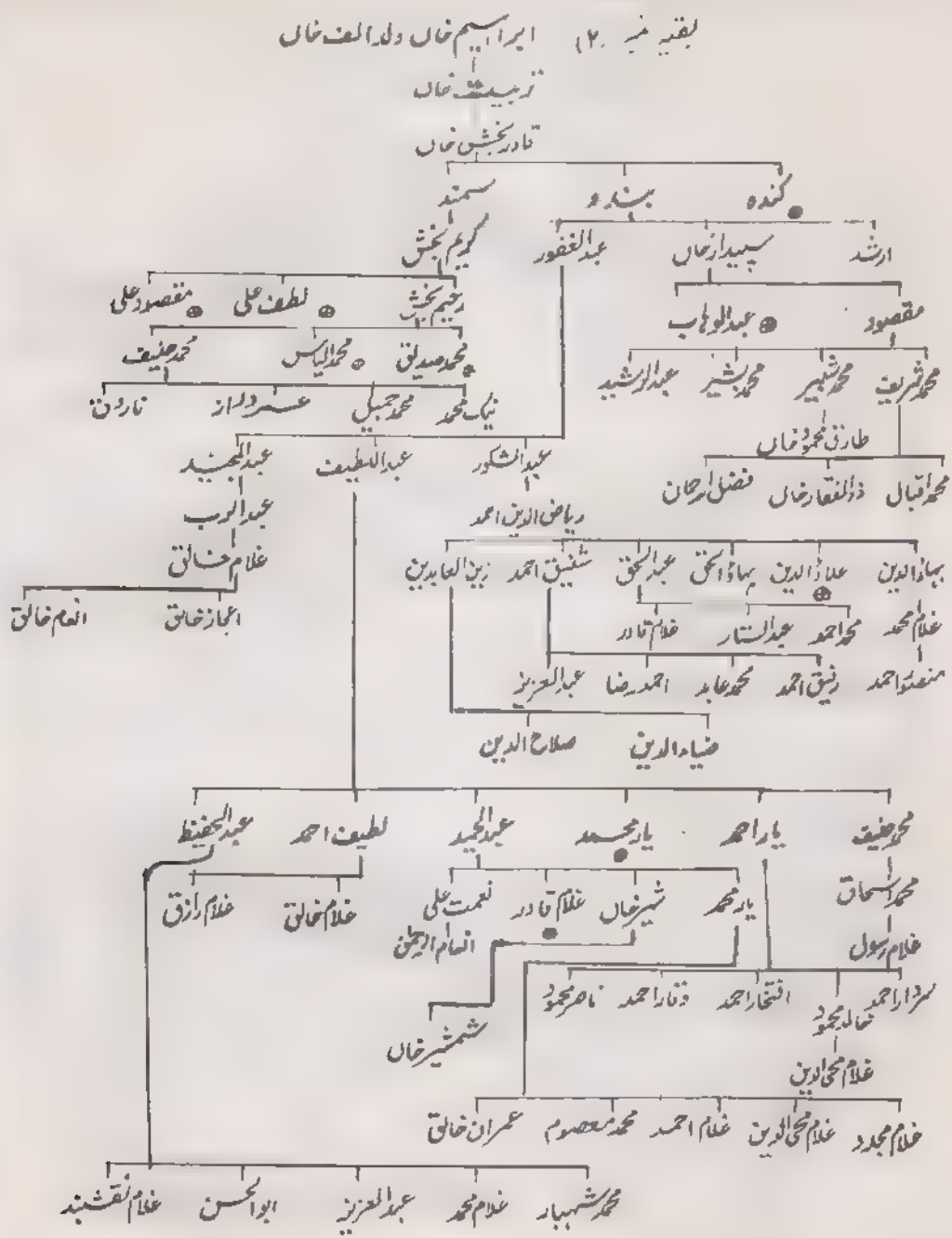
سلسلہ نعت خانی

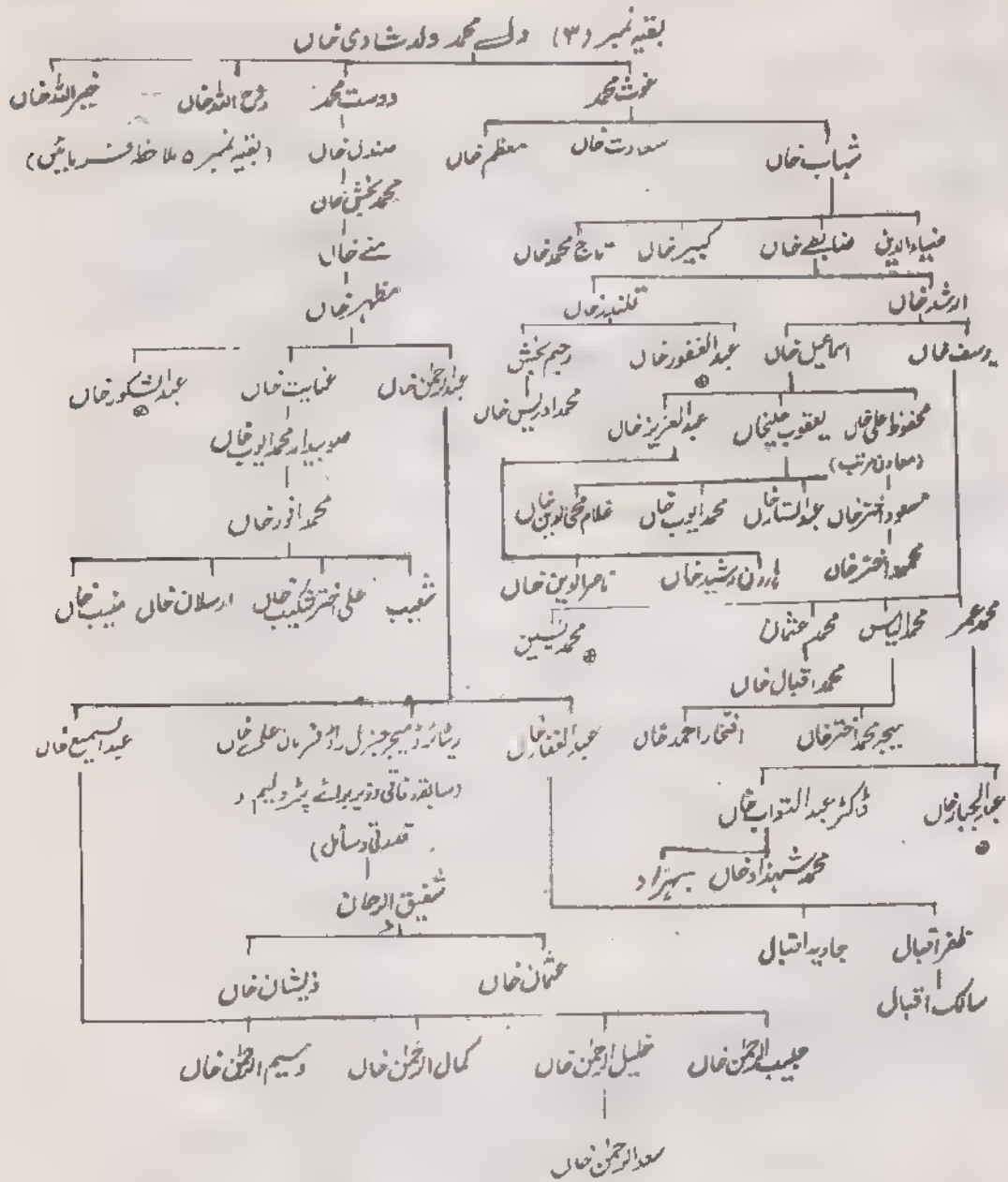
کمال خان

نعت خانی (۳)

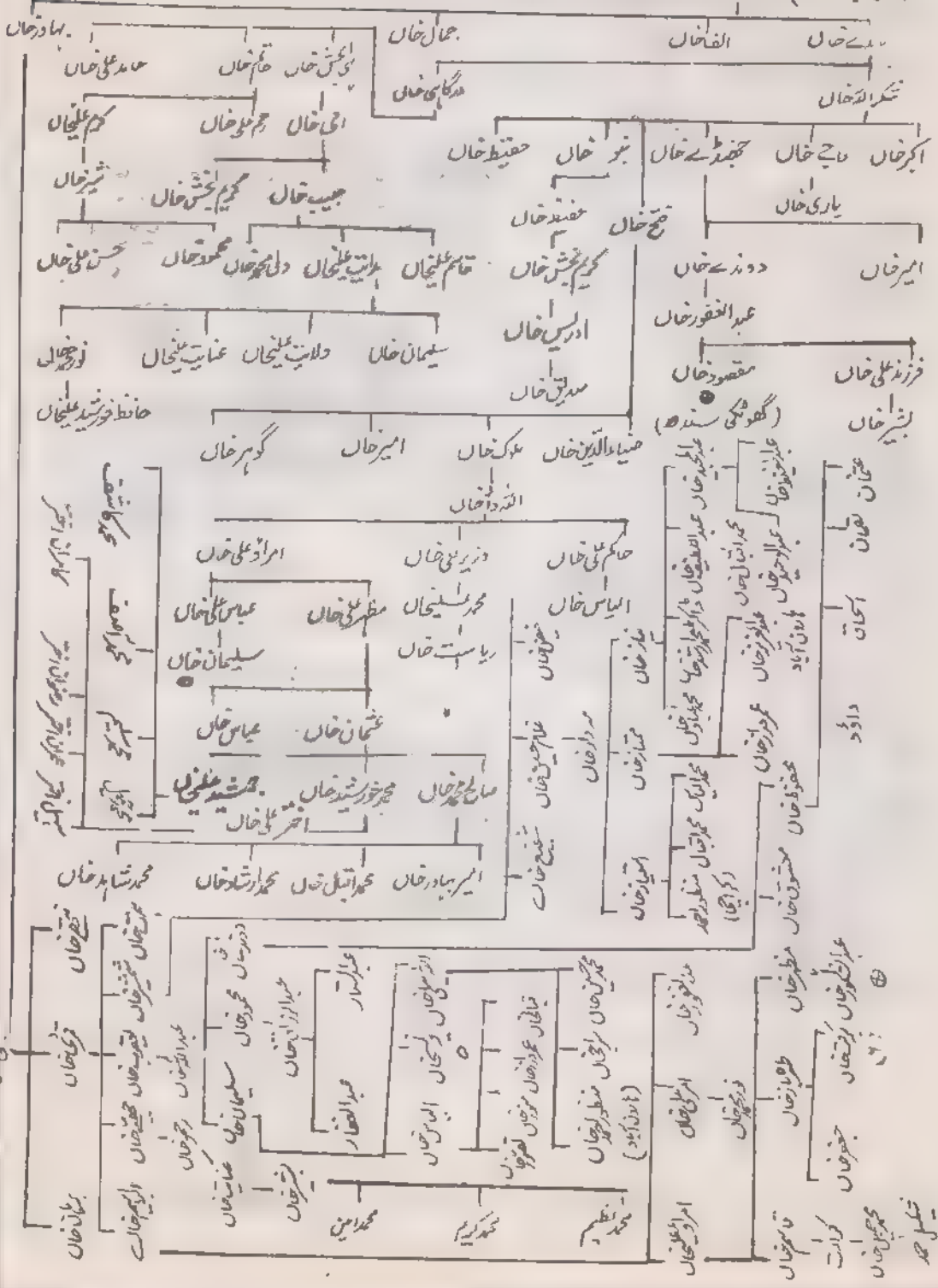
بہادر خان	جمال خان	الف خان	مالیرے خان
	شاد خان	ابراہیم	دود
	دولت خان	(۲)	(۱)
	(۳)		





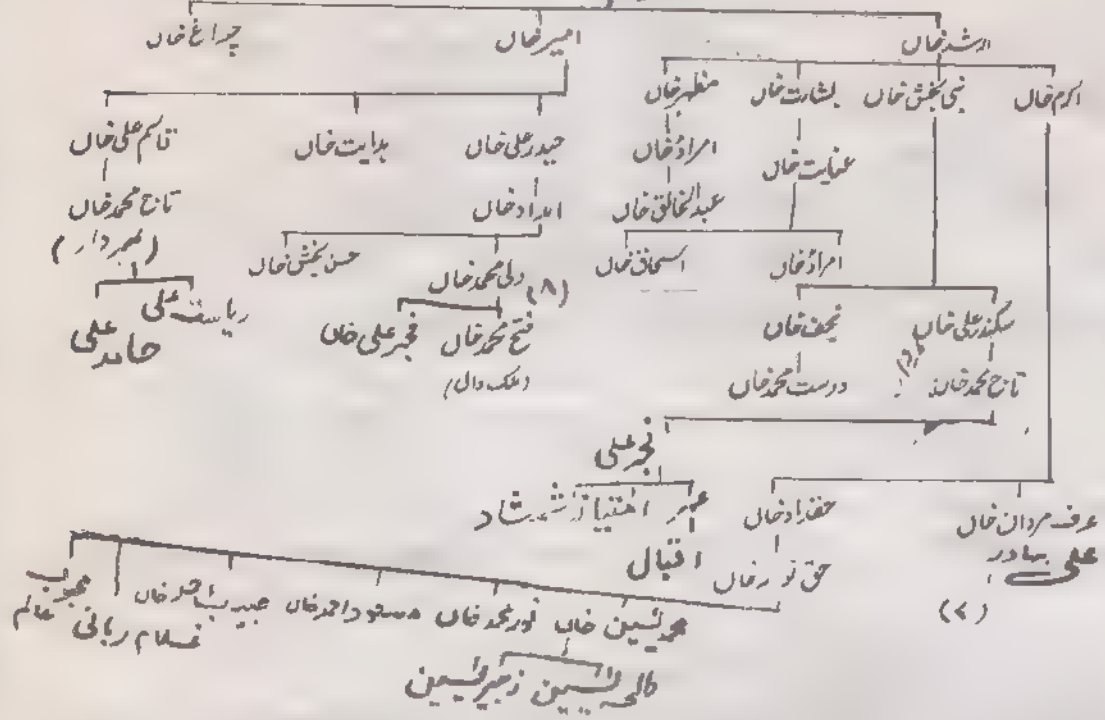


(بقیہ نمبر) نعمت خاں ولد کمال خاں



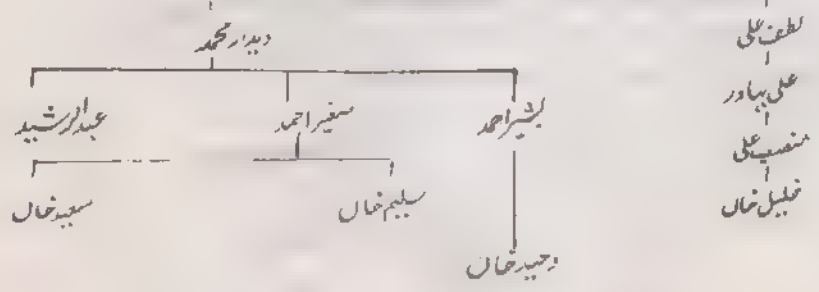
بقیہ نمبر (۲) مشتاق خان ولد حسین خان

پیر بخش خان

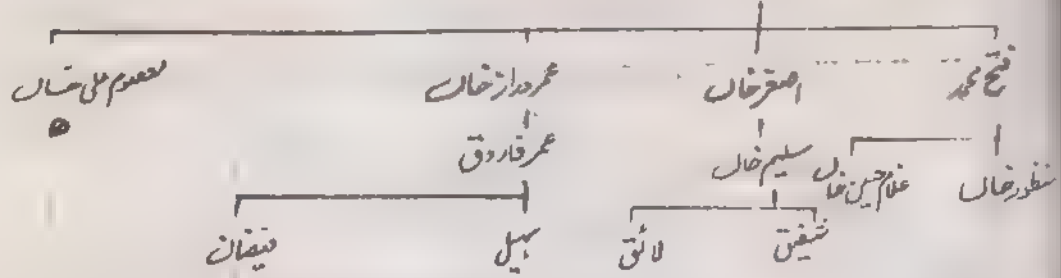


بقیہ: دوسری شجرہ سلسلہ نمبر (۳)

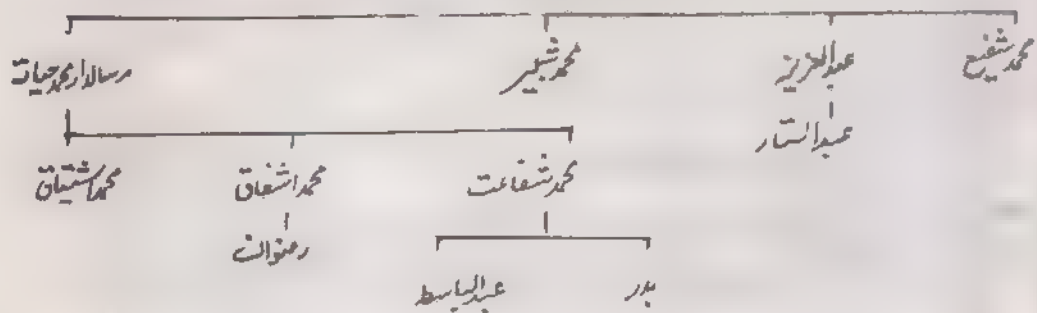
رستم علی ولد دوندہ خان



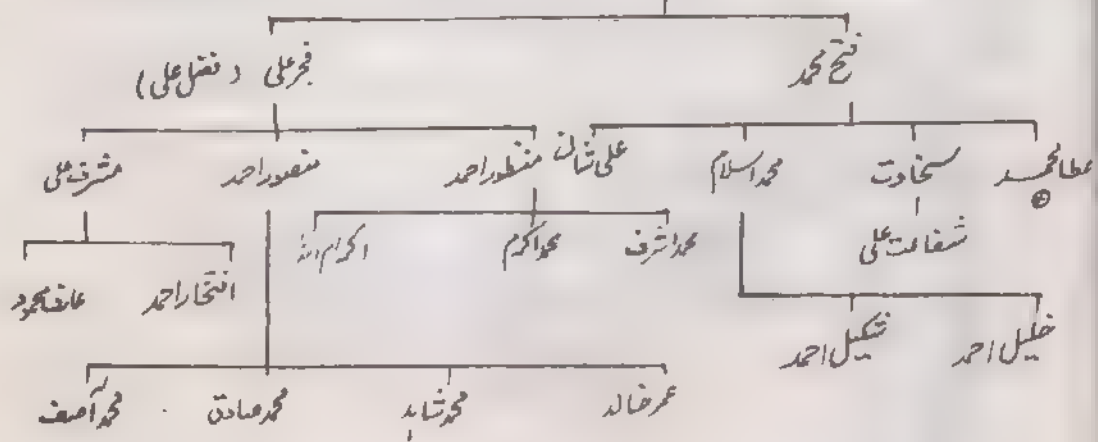
بقیه نمبر ۱۰ محفط خال ولد احمد خال



بقیه نمبر ۱۱ علی بهادر خال عرف مردان خال ولد کرم علی خال

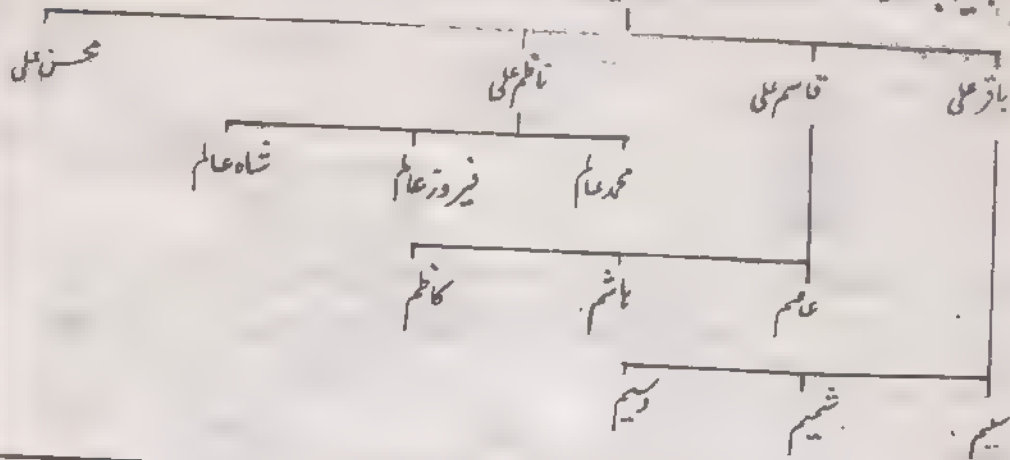


بقیه نمبر ۱۲ ولی محمد خال ولد امداد خال



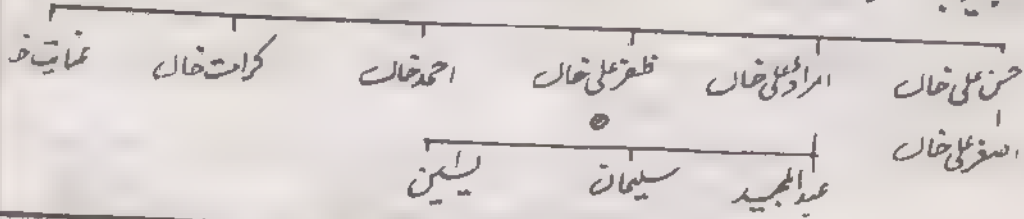
بقیه نمبر ۹

شیر خاں ولد شیر خاں



بقیه نمبر ۱۰

گل باب خاں ولد سکندر خاں



شجره ان

دورگ خاں

درجای خاں

دورگ

مهابت خاں

دورگ

گل باب خاں

(۱)

محمد خاں

محمد خاں

محمد خاں

محمد خاں

محمد خاں

محمد خاں

محمد خاں

محمد خاں

محمد خاں

محمد خاں

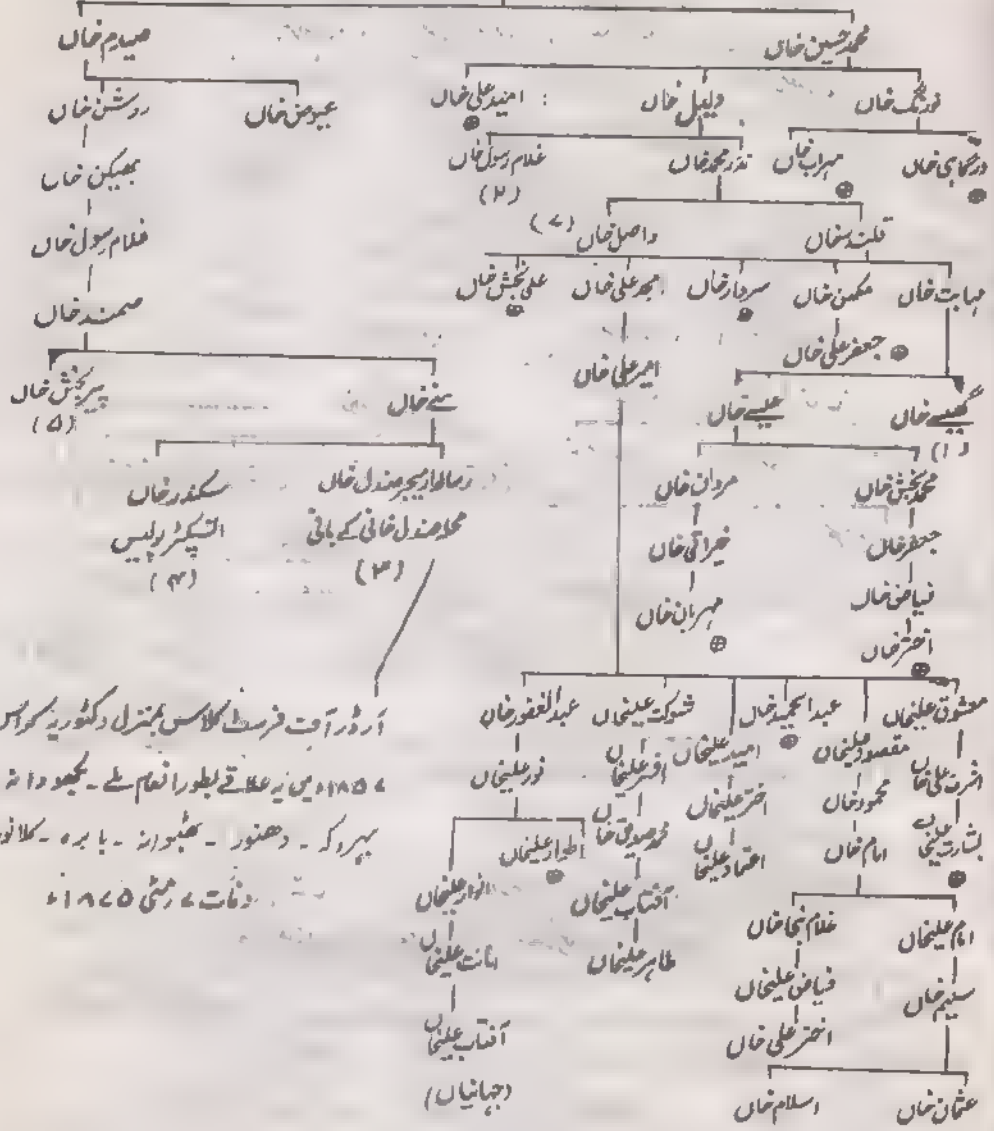
محمد خاں

محمد خاں

گیارہواں شجرہ

سلسلہ احمد خانی

احمد خاں ولد کمال خاں



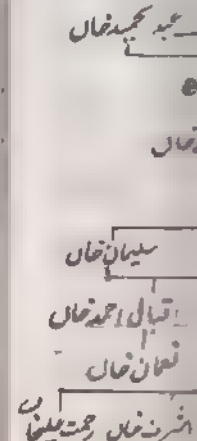
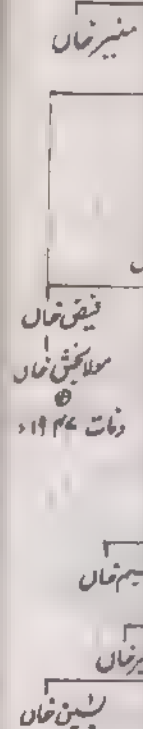
آرڈر آف فرسٹ کلاس ہنٹریل دکھو یہ کو اس
 ۱۸۵۷ء میں یہ علاقے بطور انعام ملے۔ کچھو دانہ۔
 پیرو کہ۔ دھنور۔ چنور۔ بابرہ۔ کلانور خورہ
 وفات ۷ مئی ۱۸۷۵ء

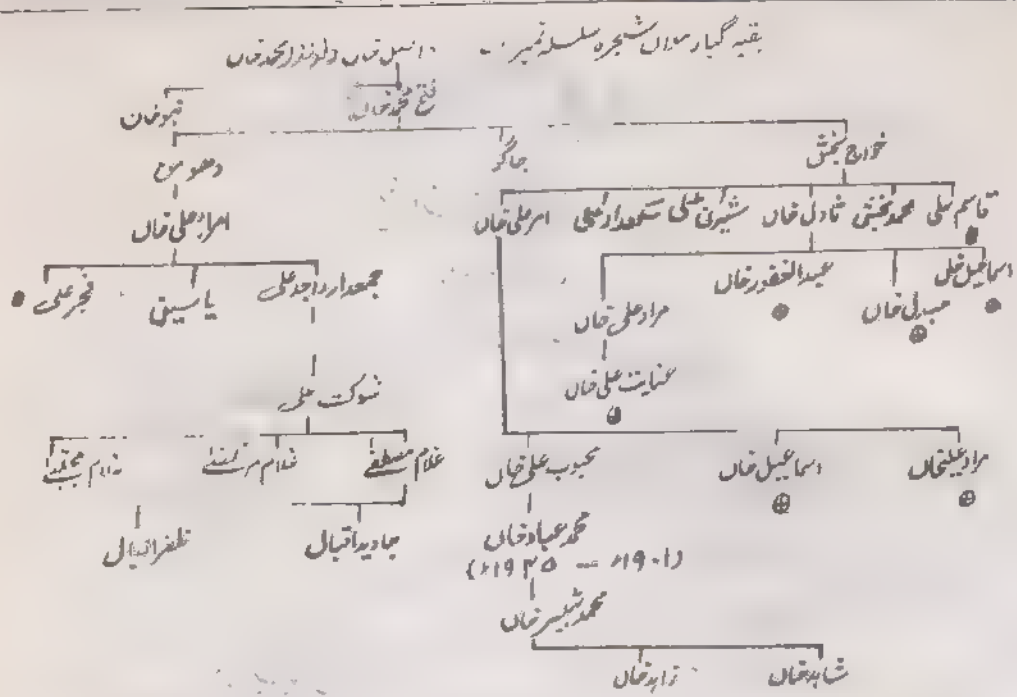
حسن علی

عماد علی

گریب بخش خان
 جاکو خان
 حسن خان
 سکندر خان
 یحییٰ خان
 منیر خان
 تاج علی خان
 سماعت خان
 عنایت خان
 غفور خان
 برایت خان
 حکیم امیر بیاد خان
 کرامت علی خان
 سیمین خان
 عقیقت علی خان
 شرات علی خان
 لیاقت علی خان
 شمشیر علی خان
 اکبر علی خان
 شاد خان
 شجاعت خان
 لطف خان (دقانیار)
 جمشید خان
 جہانگیر خان
 عالمگیر خان
 (اسٹیشن ڈائریکٹر)
 عتیق احمد خان
 نسیم خان
 وسیم خان
 ندیم خان
 سرفراز خان
 دوست محمد خان
 طالب علی خان
 علامہ دستگیر خان
 کاشت خان
 عاطف خان
 شائق خان
 عارف خان
 محمد تیر خان
 تنویر خان
 پروید خان
 ساجد خان
 اشرف خان
 اقبال خان
 حفیظ خان
 ناصر خان
 امجد خان
 بلین خان
 محمد منیر خان
 عقیل اراد

برہمچاری بخش خاں • کوڑے خاں • رحیم خاں •
منشی شہباز خاں • وفد دار محمد خاں (خیر شہساری) • بہادر علی خاں •
دلاوت علی خاں • وزیر علی خاں • مقصود خاں • عثمان خاں •
برکت علی خاں (دائیں دریں) • سلیمان خاں •
رفیق احمد خاں • عبد الطیف خاں • عبد المجید خاں • عبد الوحید خاں • اقبال احمد خاں •
خیل احمد خاں • جمیل احمد خاں • عتیق احمد خاں • عمر نادر خاں • نعمان خاں •
محمد صدیق خاں • عبدالرشید • شوکت علی • اختر علی • محمد اسلم خاں • محمد پرویز خاں • ارشد علی خاں • امجد علی خاں • ساجد خاں • اشرف محمد رحمت علی خاں •
آفتاب احمد خاں • ارشد علی خاں • امتیاز علی خاں • عبدالرزاق خاں • اختر علی خاں • ذوالفقار علی خاں •

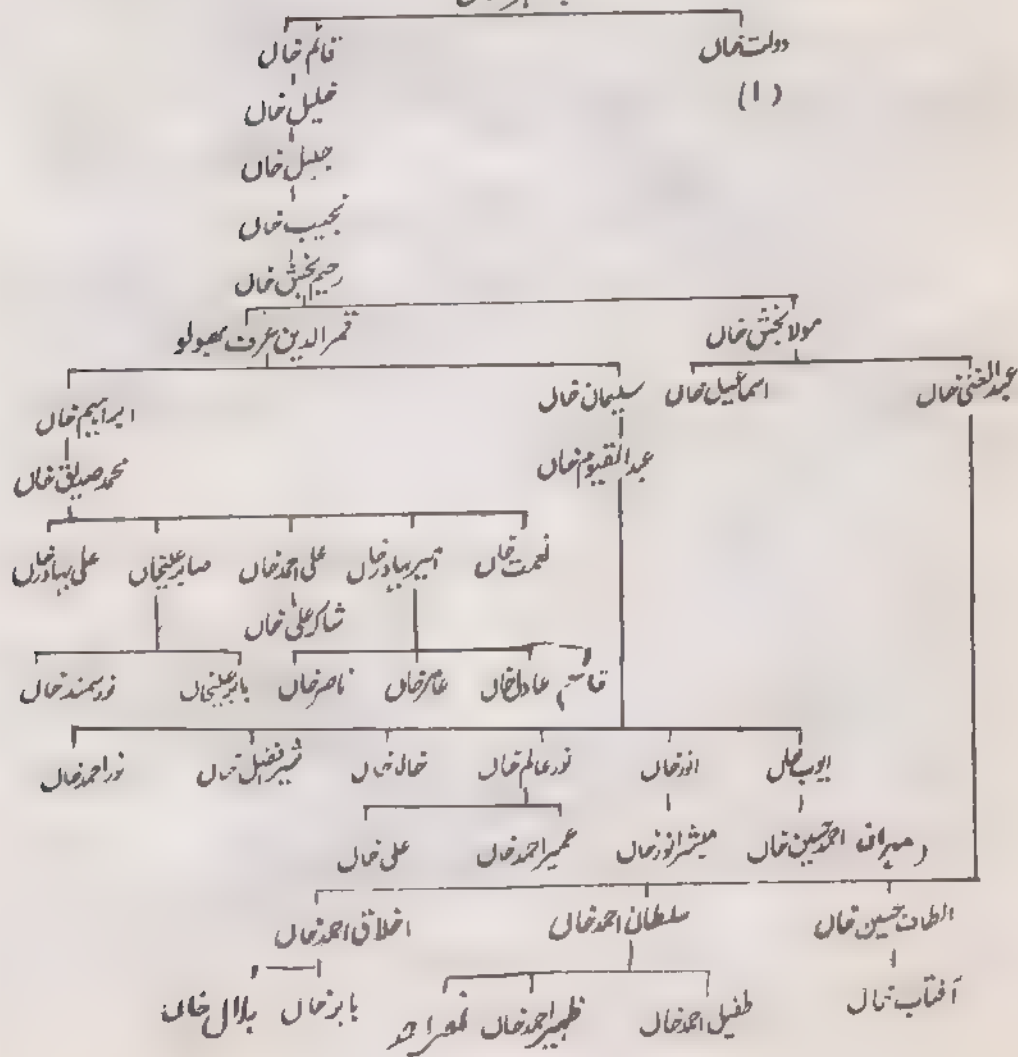


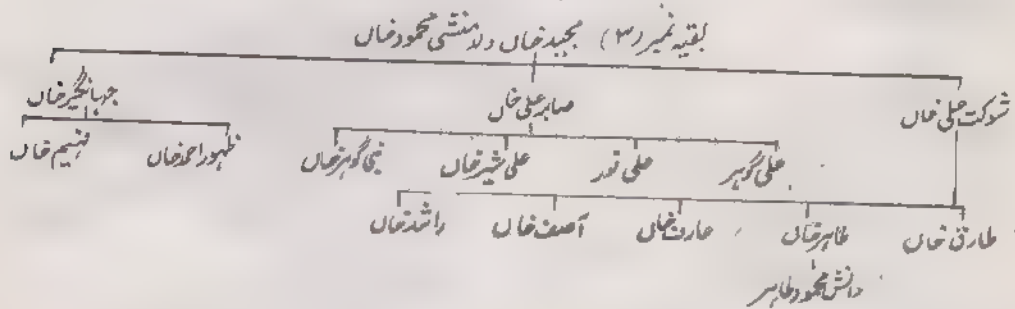
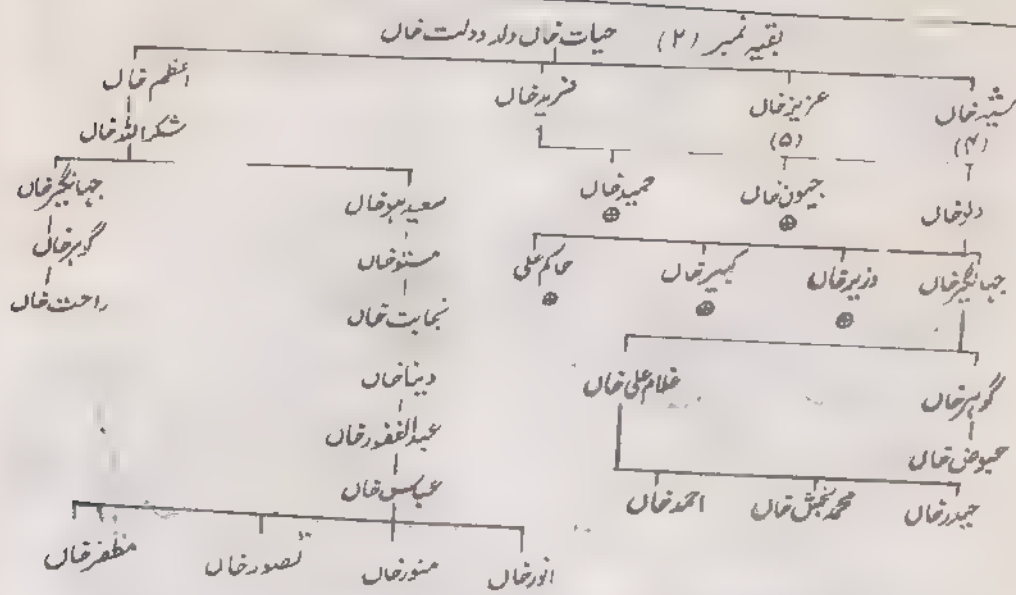


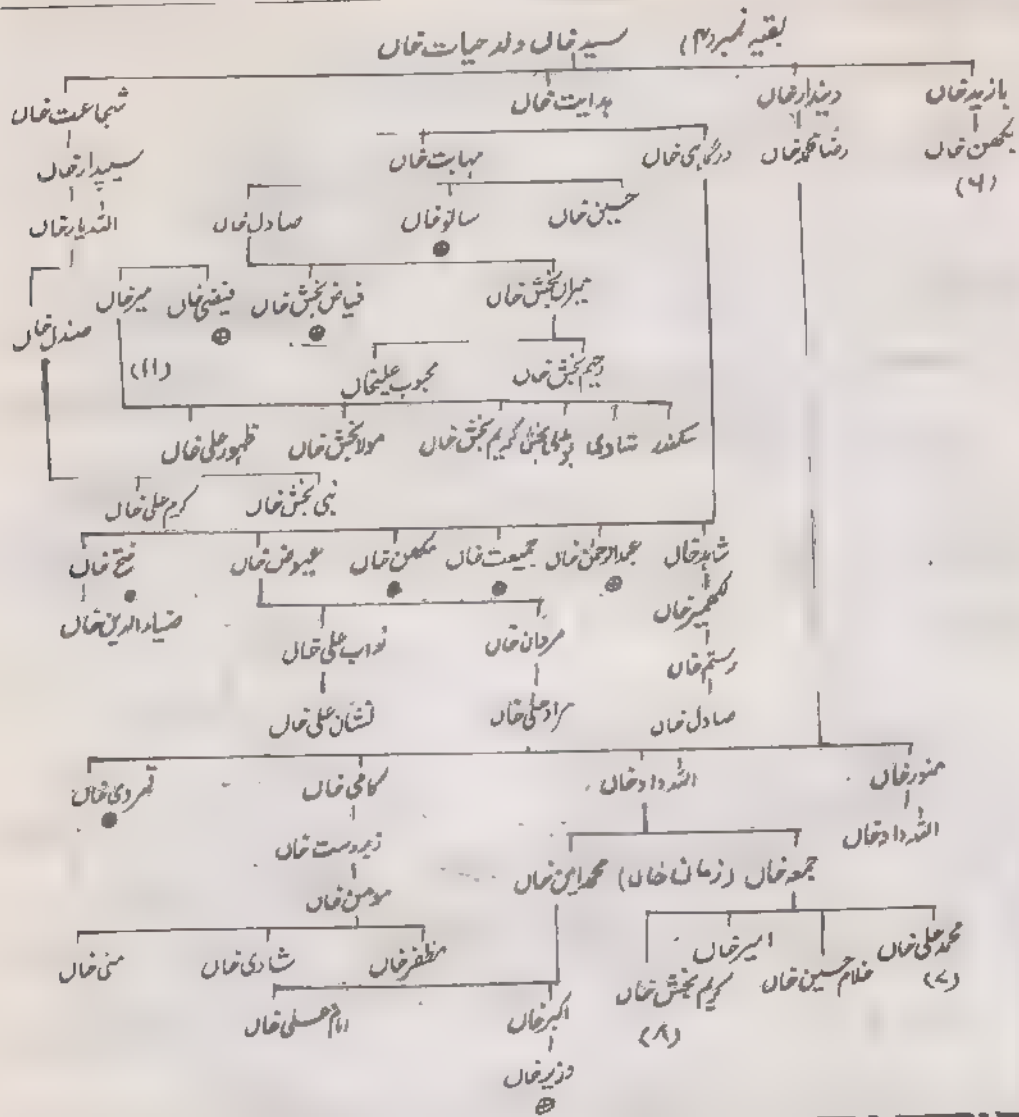
بارسواں شجره

شاخ دولت خانی

راؤ بلوچ خان
چوہدر خان



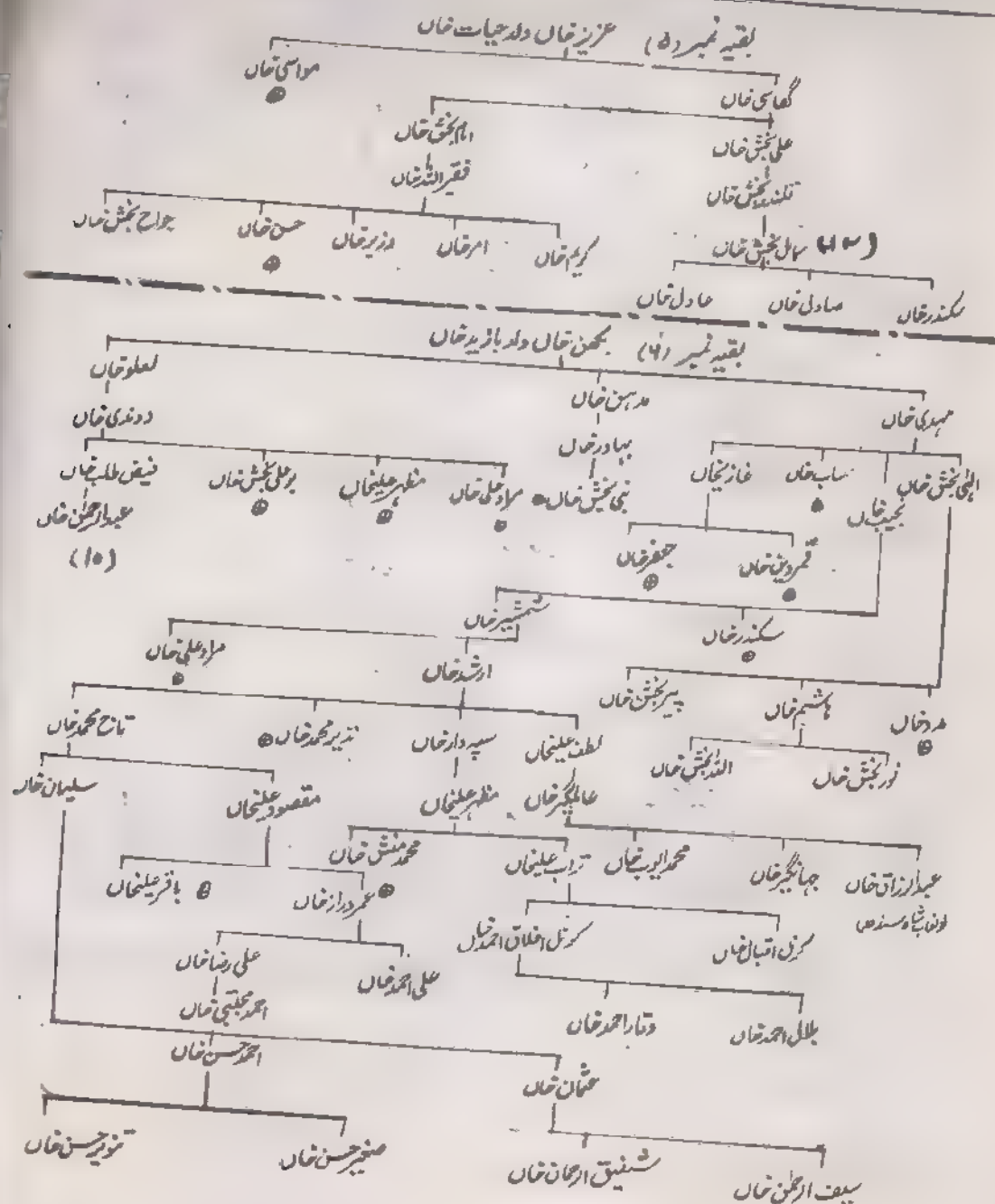




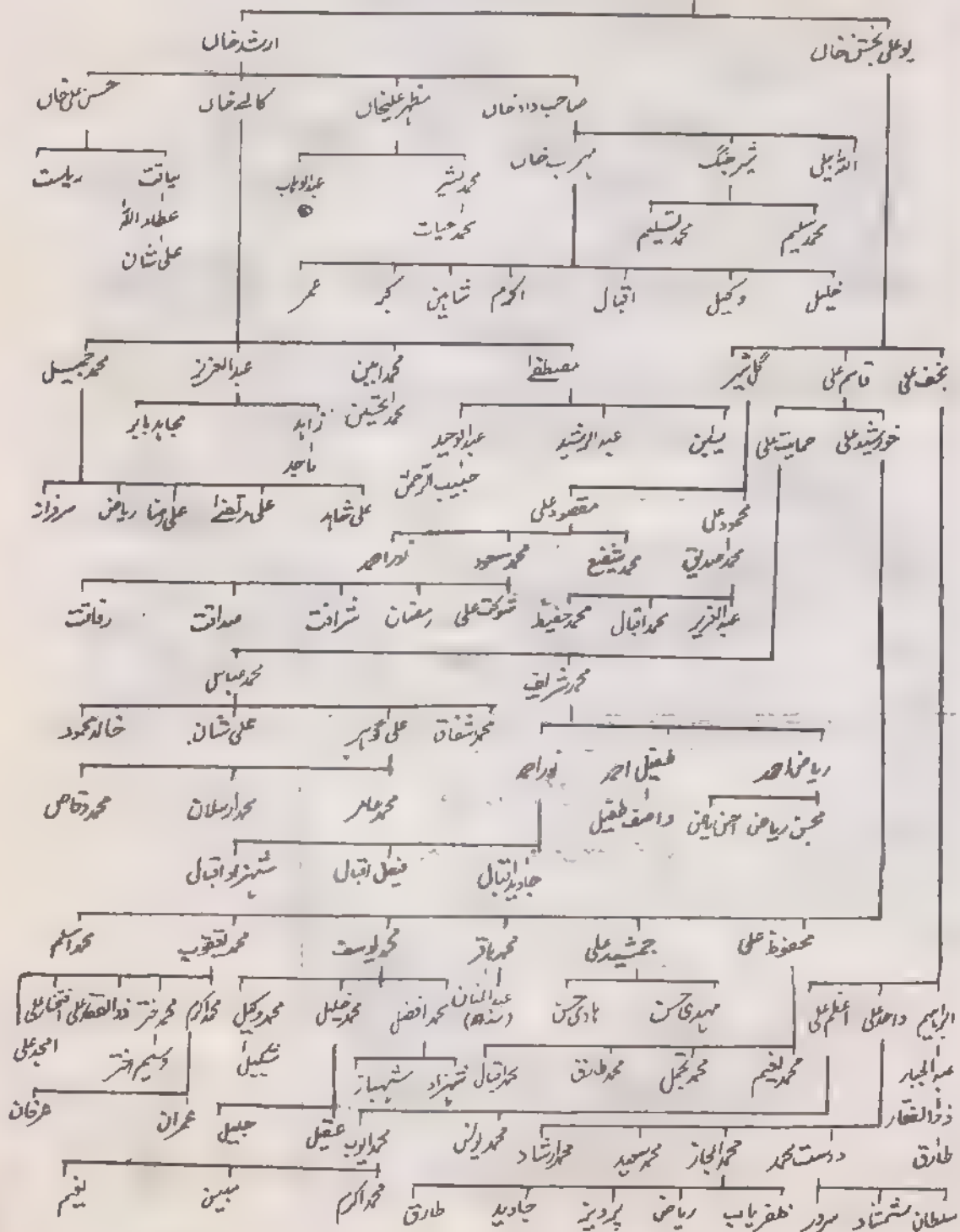
عمر خانی
شد خانی
جها پیکر خانی
گور خانی
راحت خانی

مرغان

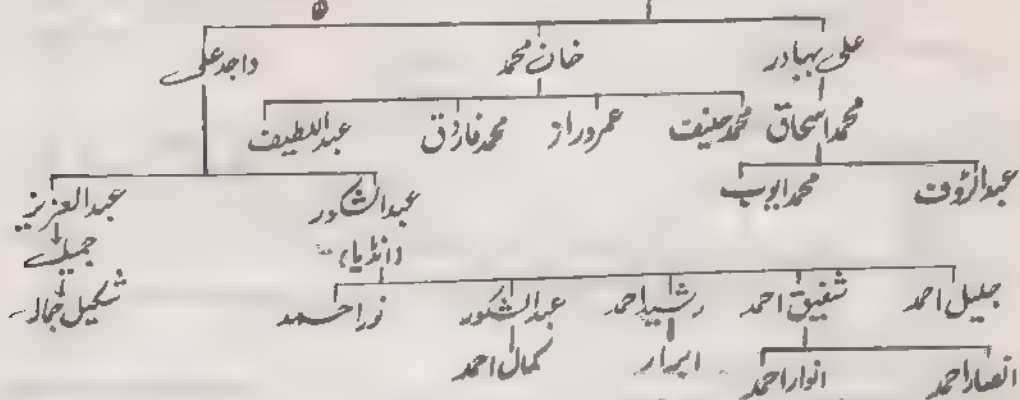
جها پیکر خانی
گور خانی



بقیه نمبر محمد علی خاں ولد زمان خاں (جمعہ)

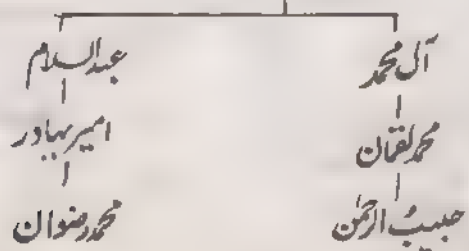


مہدی خان



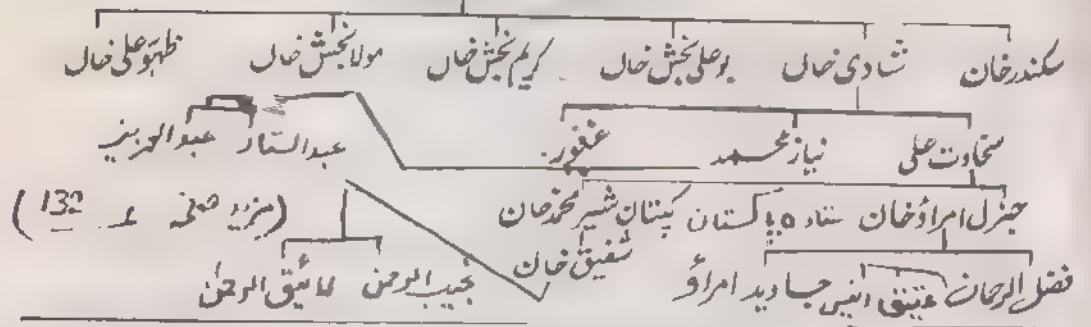
ابراہیم خاں
 صوبیدار خاں
 محمد حبیبی
 اسماعیل خاں
 محمد حبیب
 محمد اظہار خاں
 شاہ بدخاں
 توحید خاں
 زاہد
 ترفیق خاں
 رمضان
 فتح محمد
 جوادید
 توحید خاں
 اقبال
 ترفیق
 خالد

عبد الرحمان ولد فیض طلب خان
ولد محمد



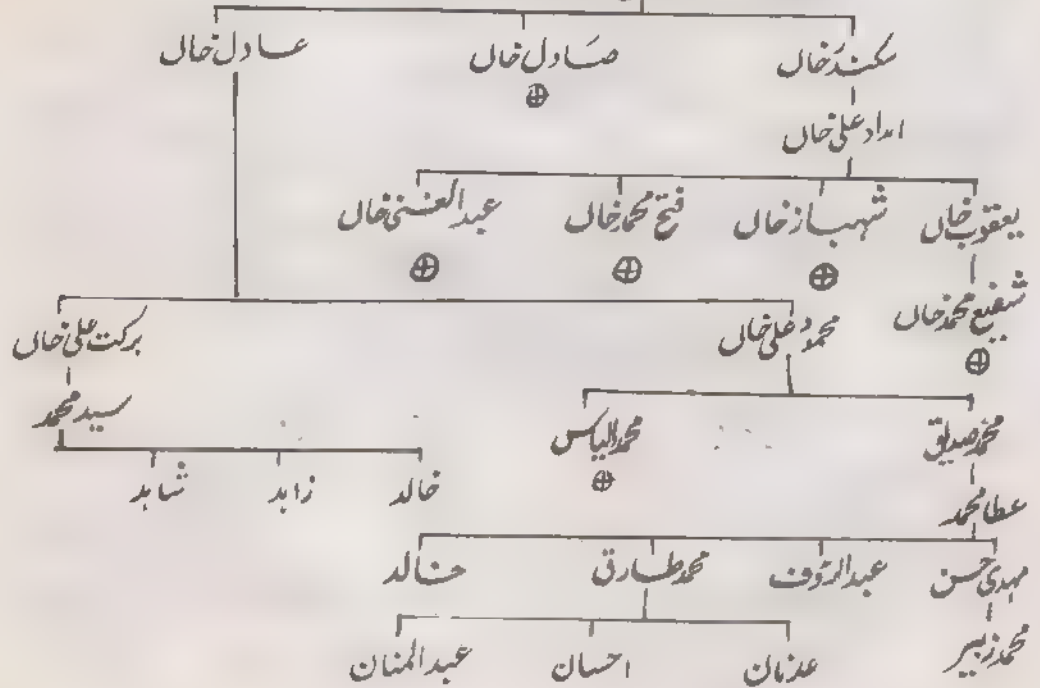
بقیہ نمبر ۱۱ ص ۹۱ سے آگے

میر خاں ولد اللہ یار خاں



بقیہ نمبر ۱۲ ص ۹۲ سے آگے

کامل بخش خاں ولد قلندر بخش خاں



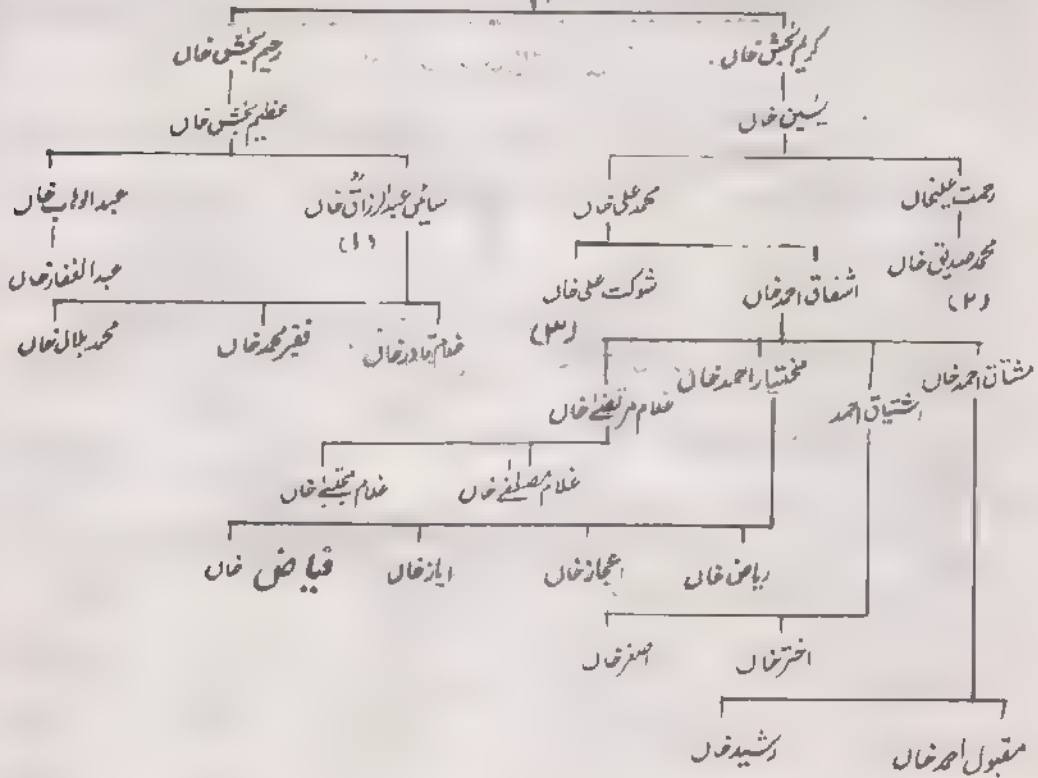
١٣٠٠
نیرھواں شجرہ

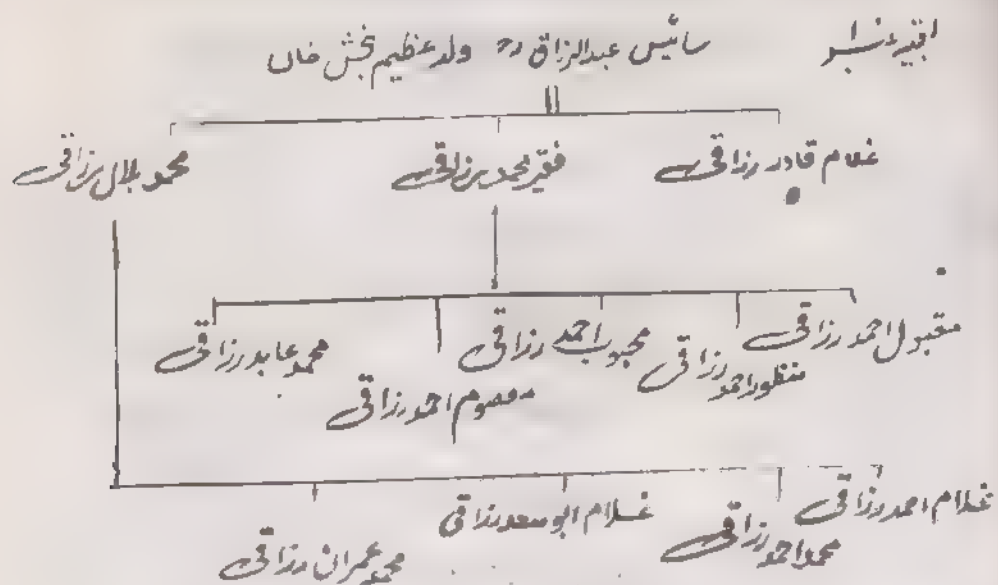
شاخ جگنوٹان بحوالہ حضرت خواجہ عبد الرزاق صاحب

جگستوان ولد گونمبھا داد اکمال خاں

عجیب خاں — شتاب خاں — جھنڈے خاں — عنایت خاں — بہالے خاں — میل خاں — ناظر خاں —

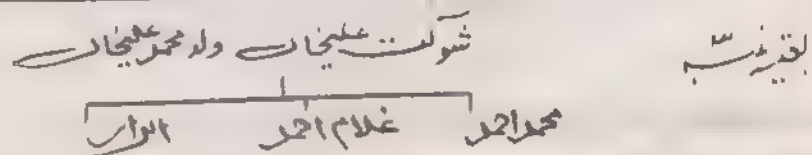
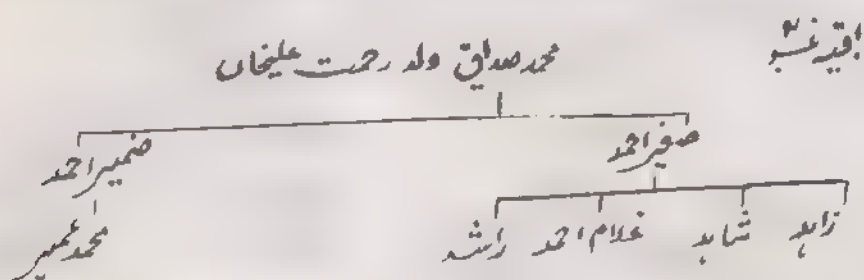
قادر بخش خاں۔ داول خاں۔ غوث محمد خاں۔ شہباز خاں





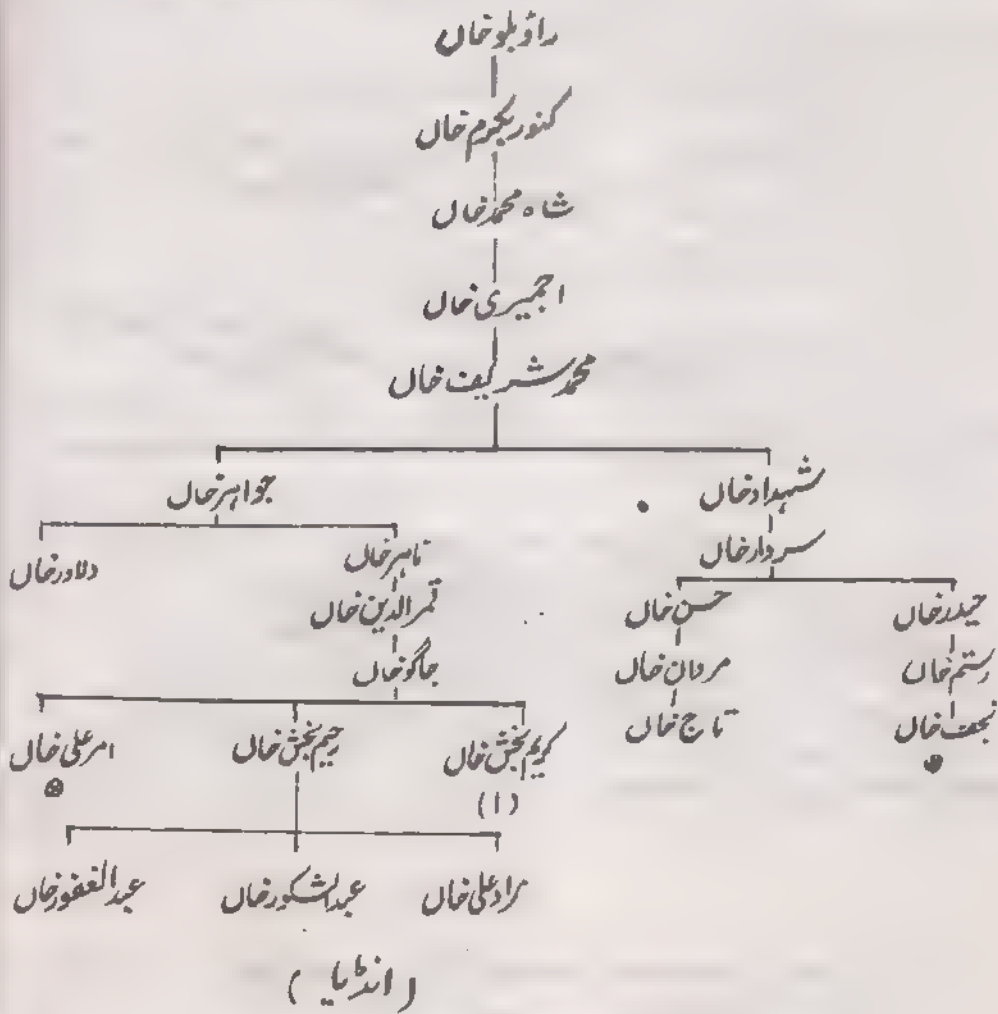
نادر خاں

محمد الدوب خاں
محمد انصاف خاں
محمد بلال خاں

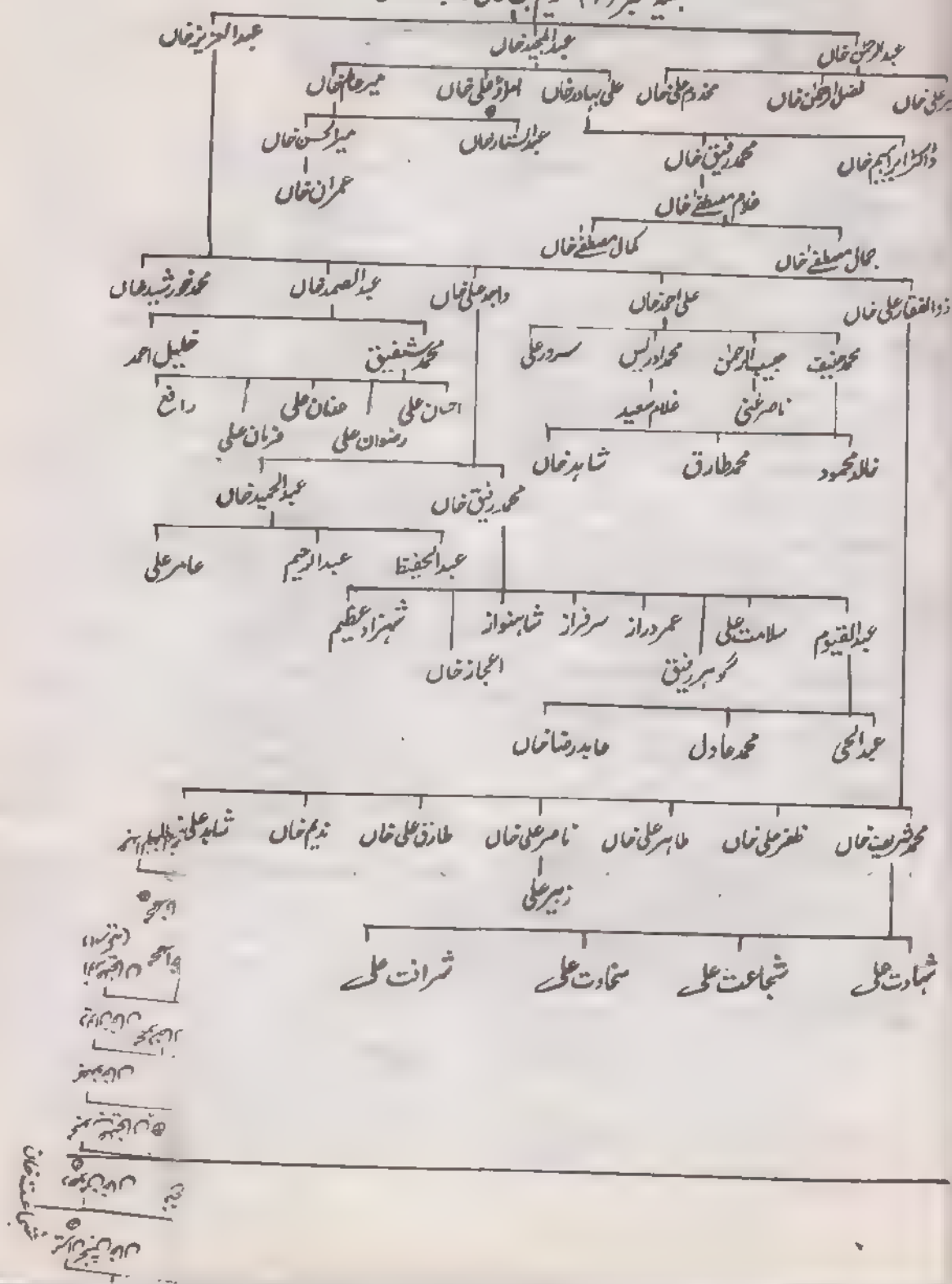


پتودھواں شجرہ

شاخ اجیری خاں



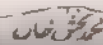
بقیہ نمبر (۱) کریم بخش خاں ولد جاگد خاں



شاخ حسن خانی۔

حسن خاں

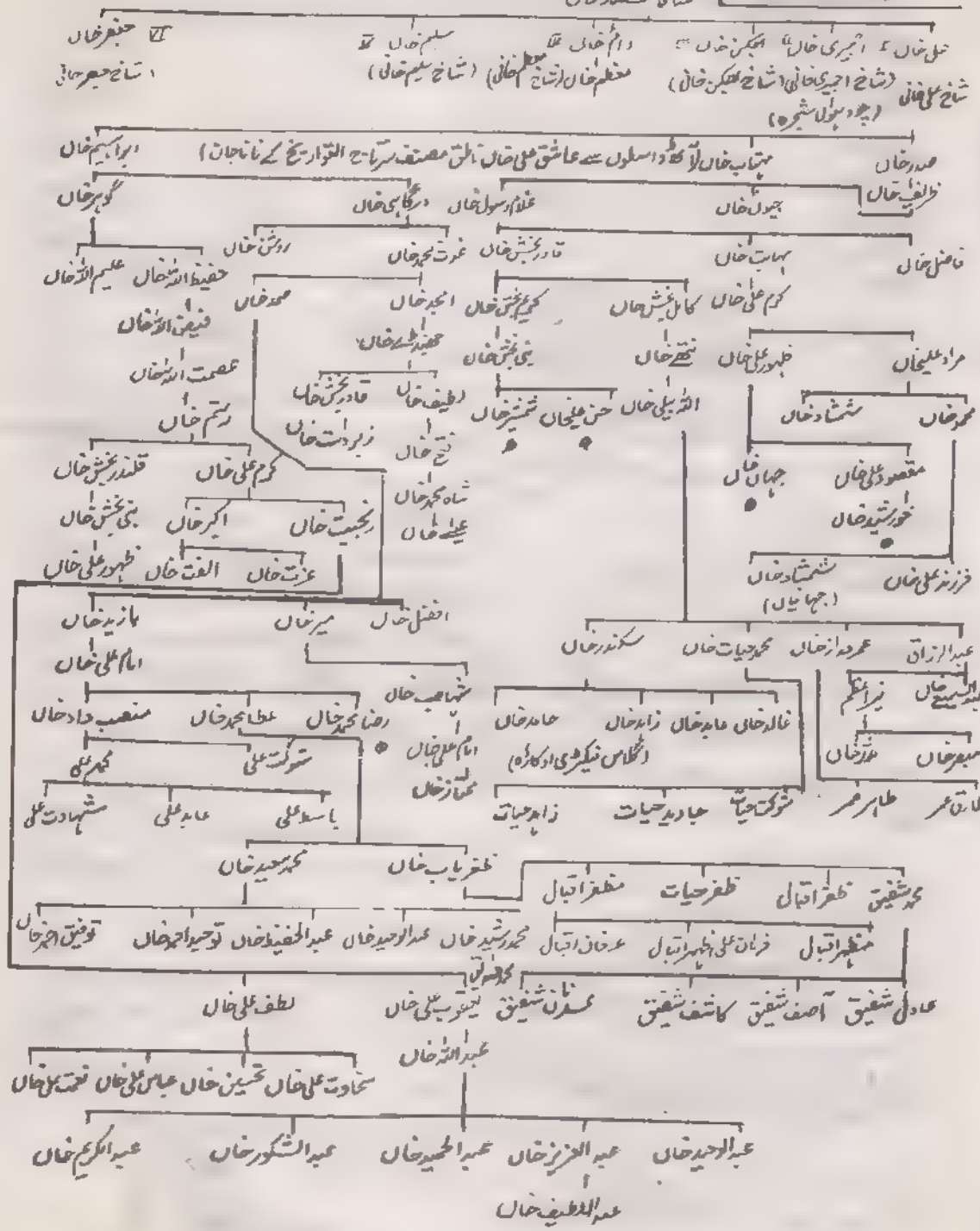
پتو میں خفاں



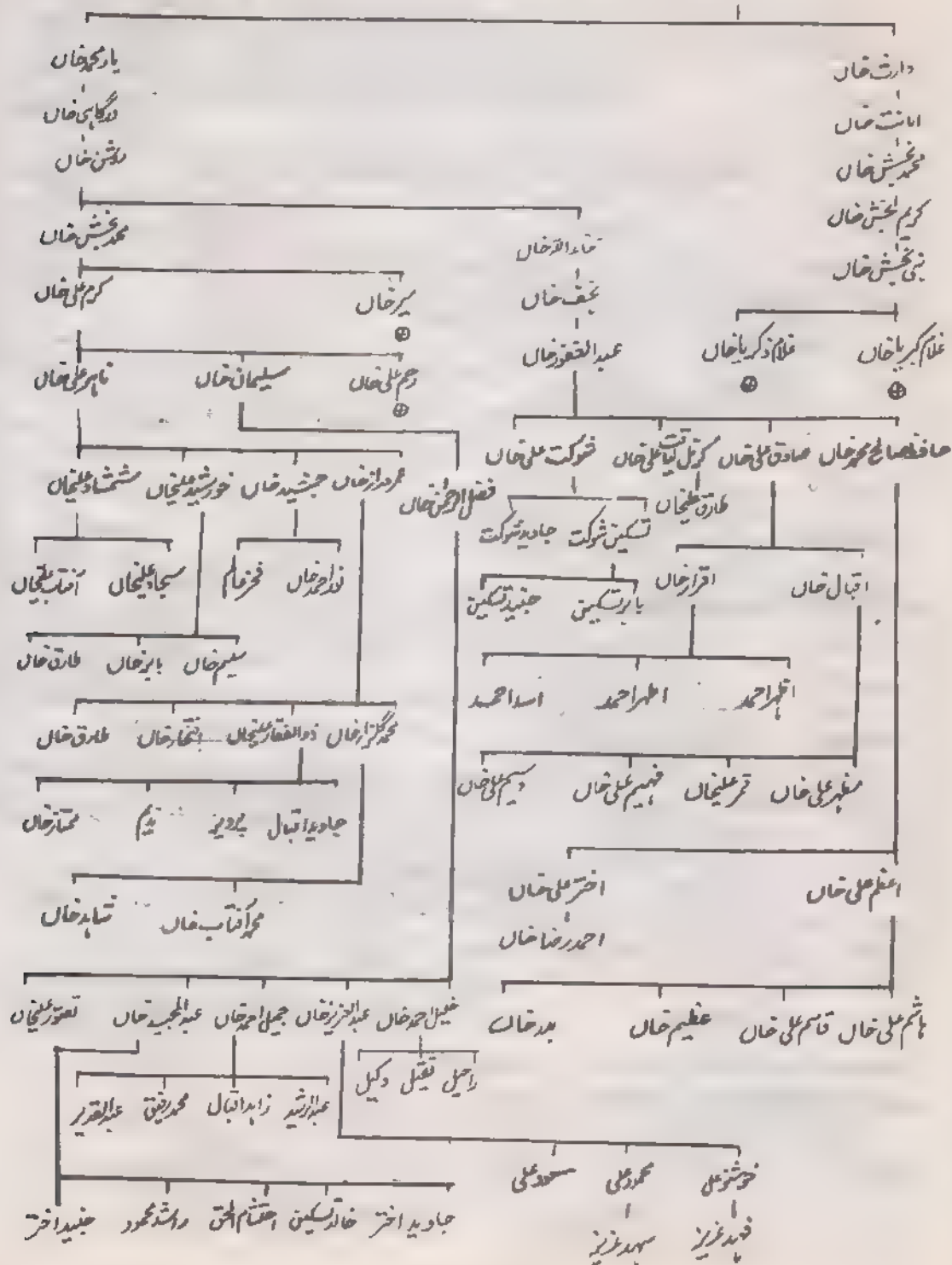
سوالہاں شجرہ

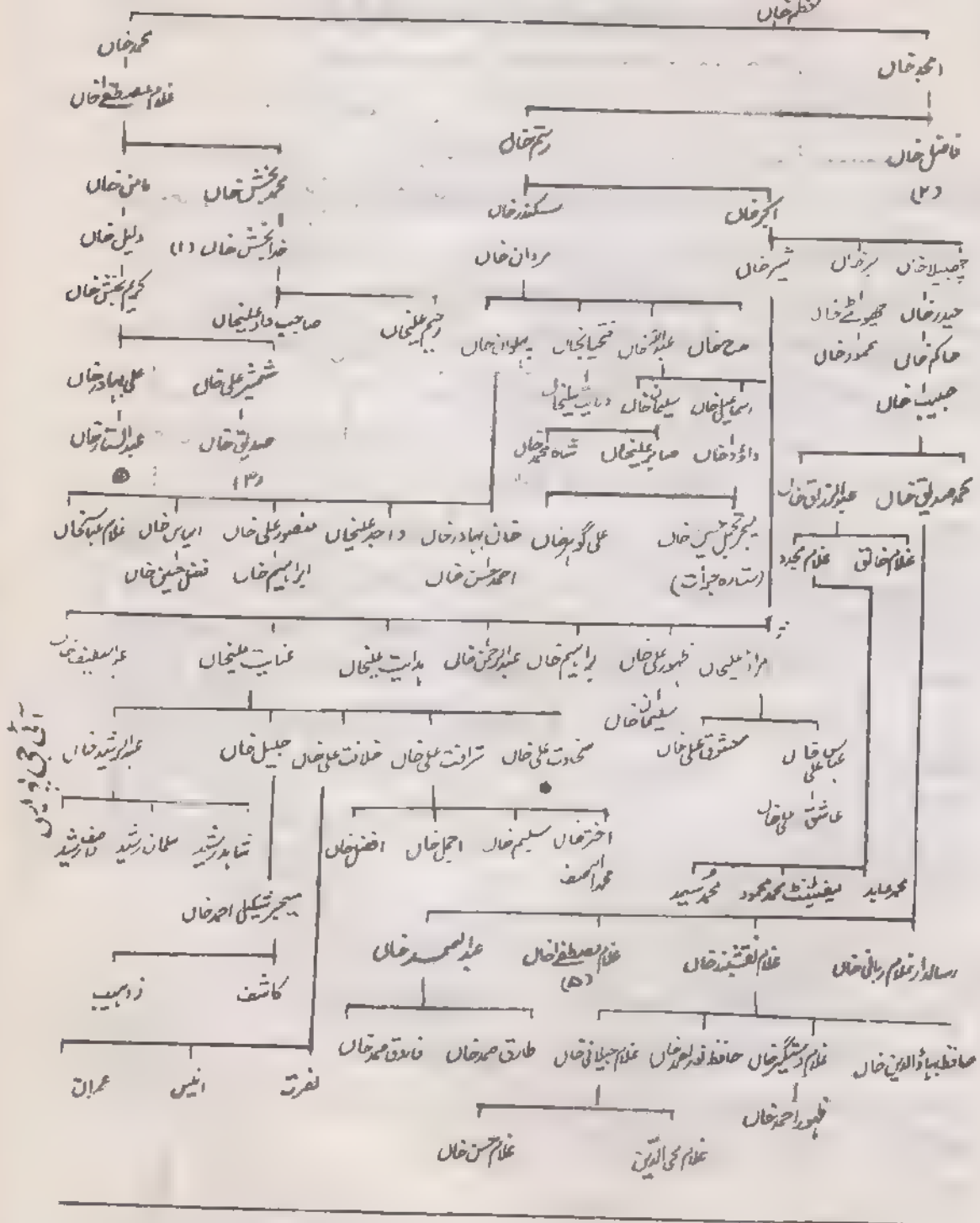
شاہ محمد خاں

بکر مہاں ولد راؤ بٹو مہاں (بڑا پاند) شاخ علی خانی

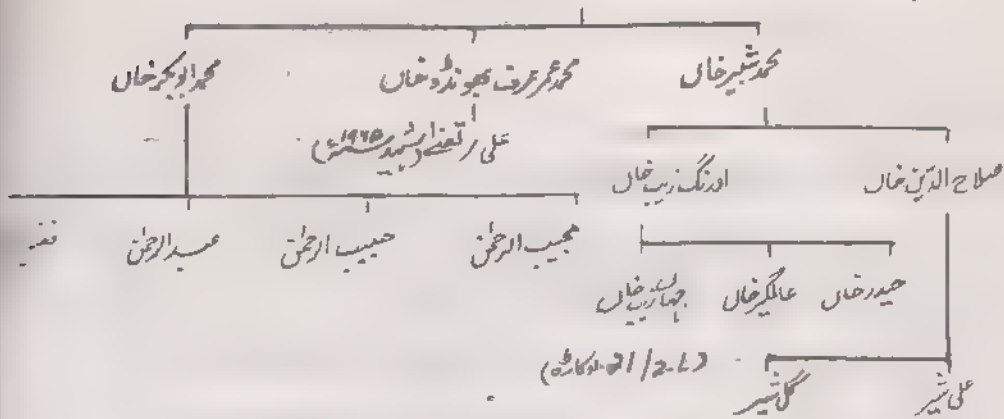


IV

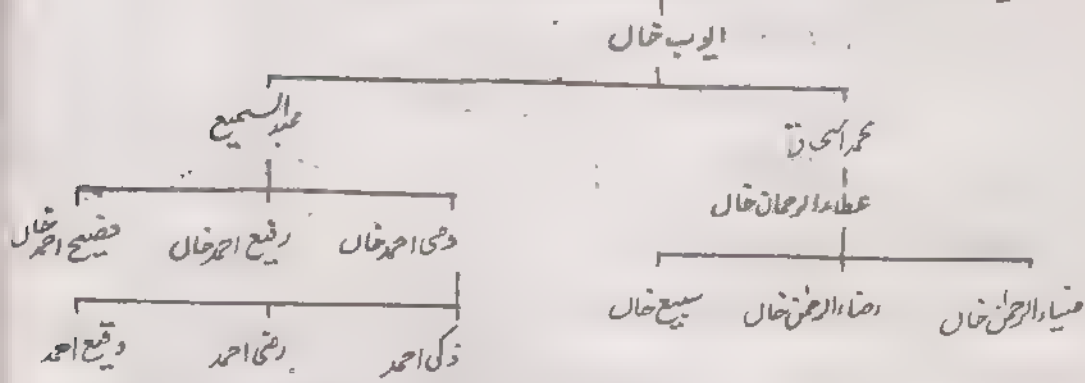




بقیه نمبر ۳ صدیق خاں ولد شمشیر خاں



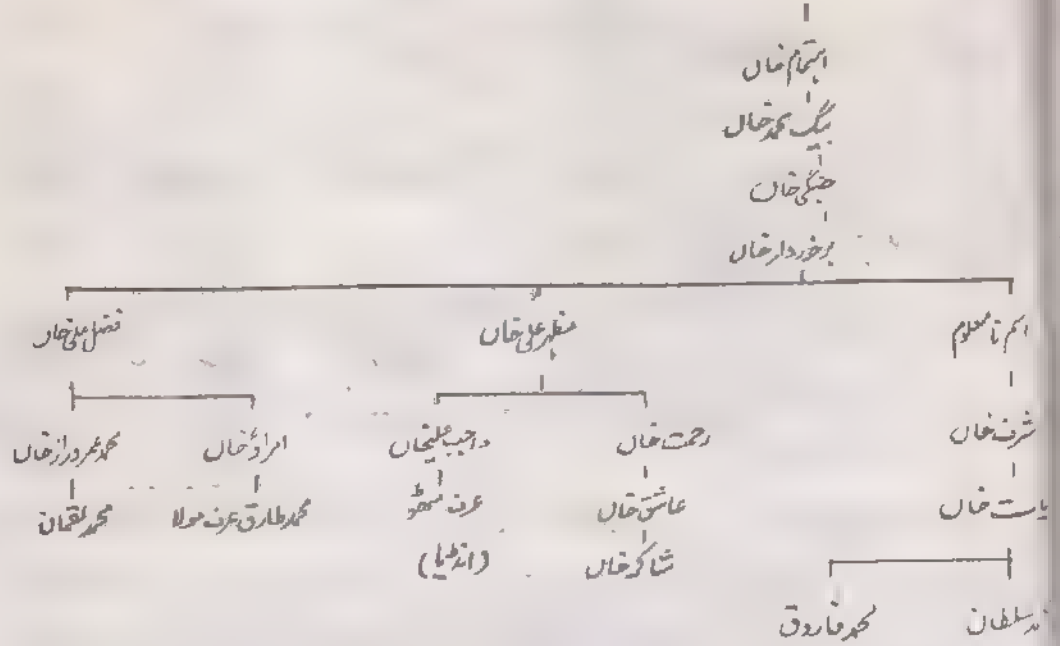
بقیه نمبر ۴ یوسف خاں ولد شادی خاں



بقیه نمبر ۵ غلام مصطفیٰ خاں ولد محمد صدیق خاں



II سلیم خاں ولد شاه محمد خاں - شاخ سلیم خانی (باکھونی)

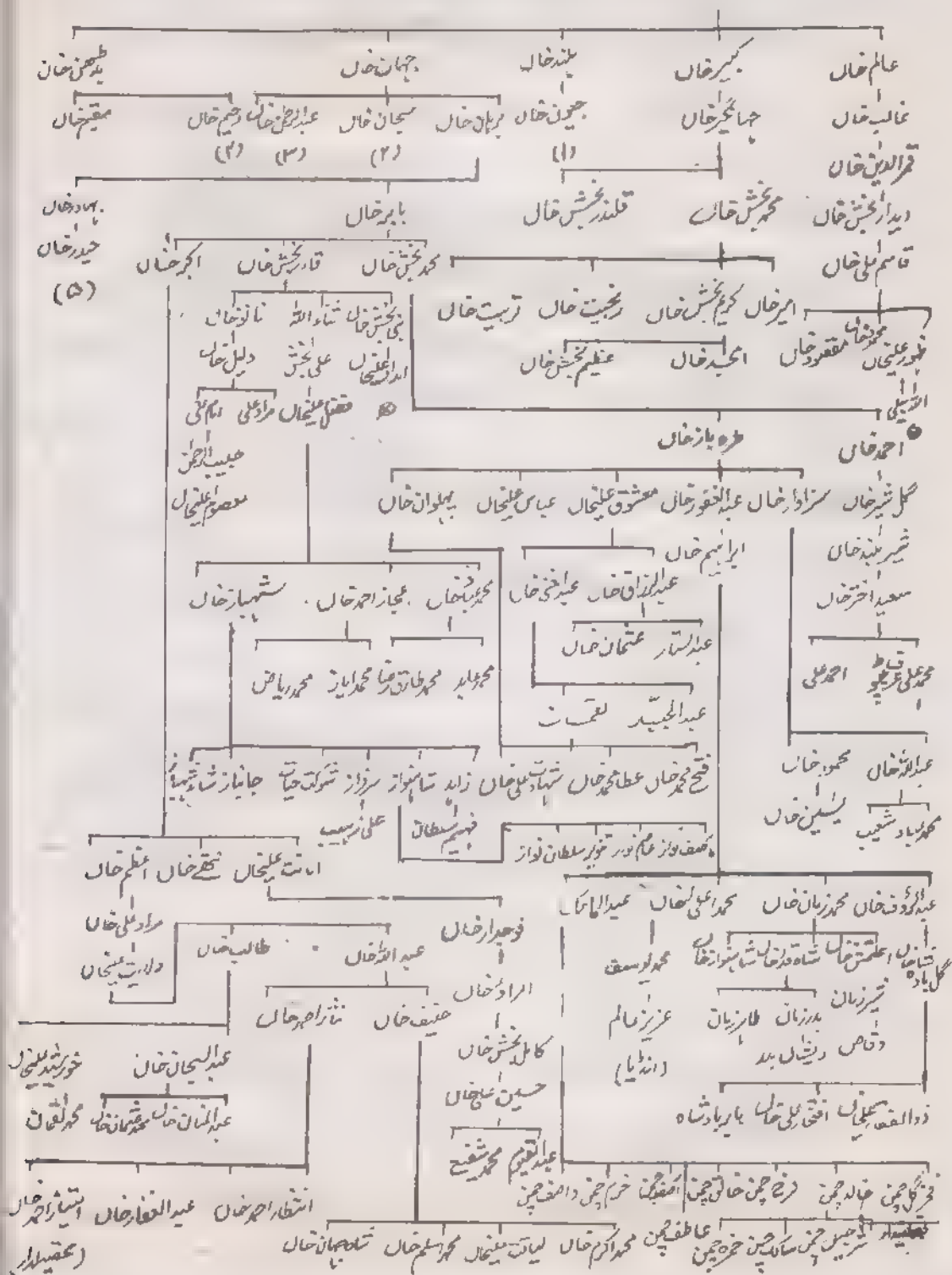


فصل

فیض احمد خاں

دقیق محمد

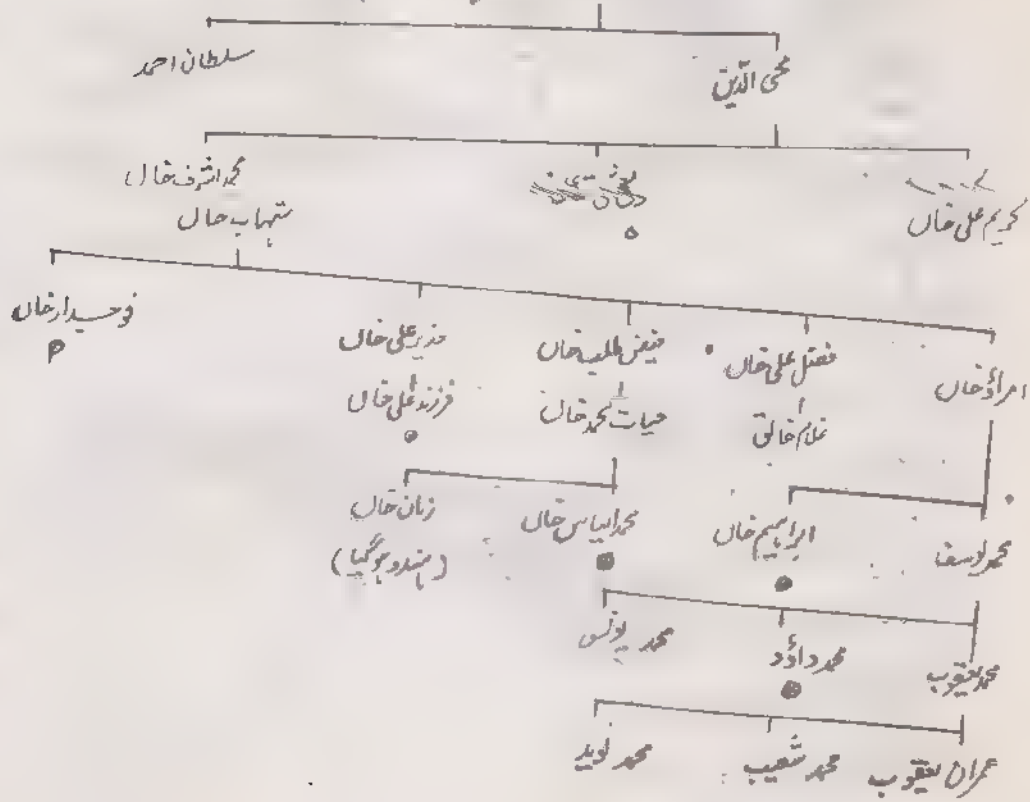
✓

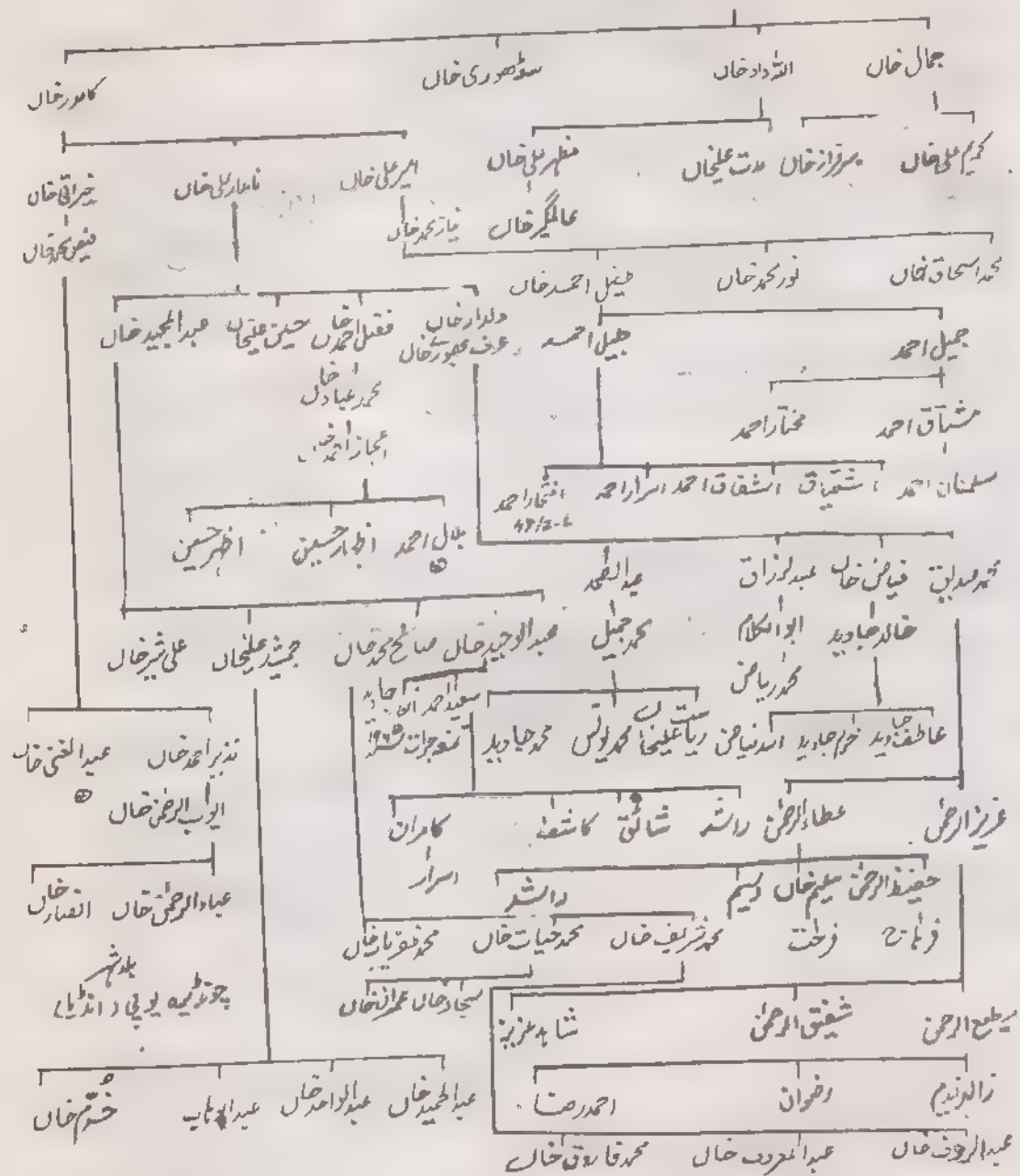


بقیه نمبر ۲ سیحان خاں ولد جیحان خاں

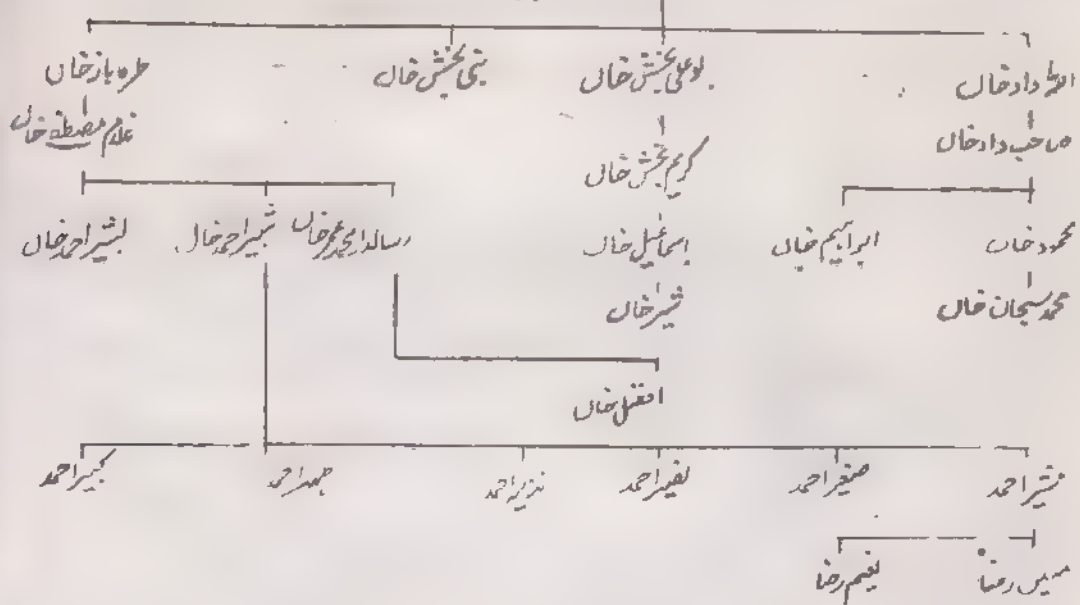
بوعلی بخش خاں
یعقوب خاں
شیر خاں

بقیه نمبر ۳ عبدالرحمن خاں ولد جیحان خاں

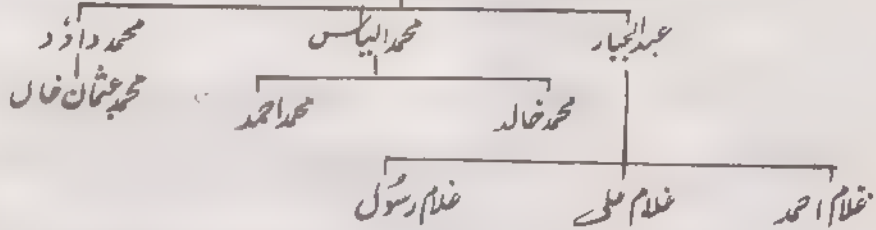




بقیه نمبر ۳ حیدر خاں ولد بهادر خاں

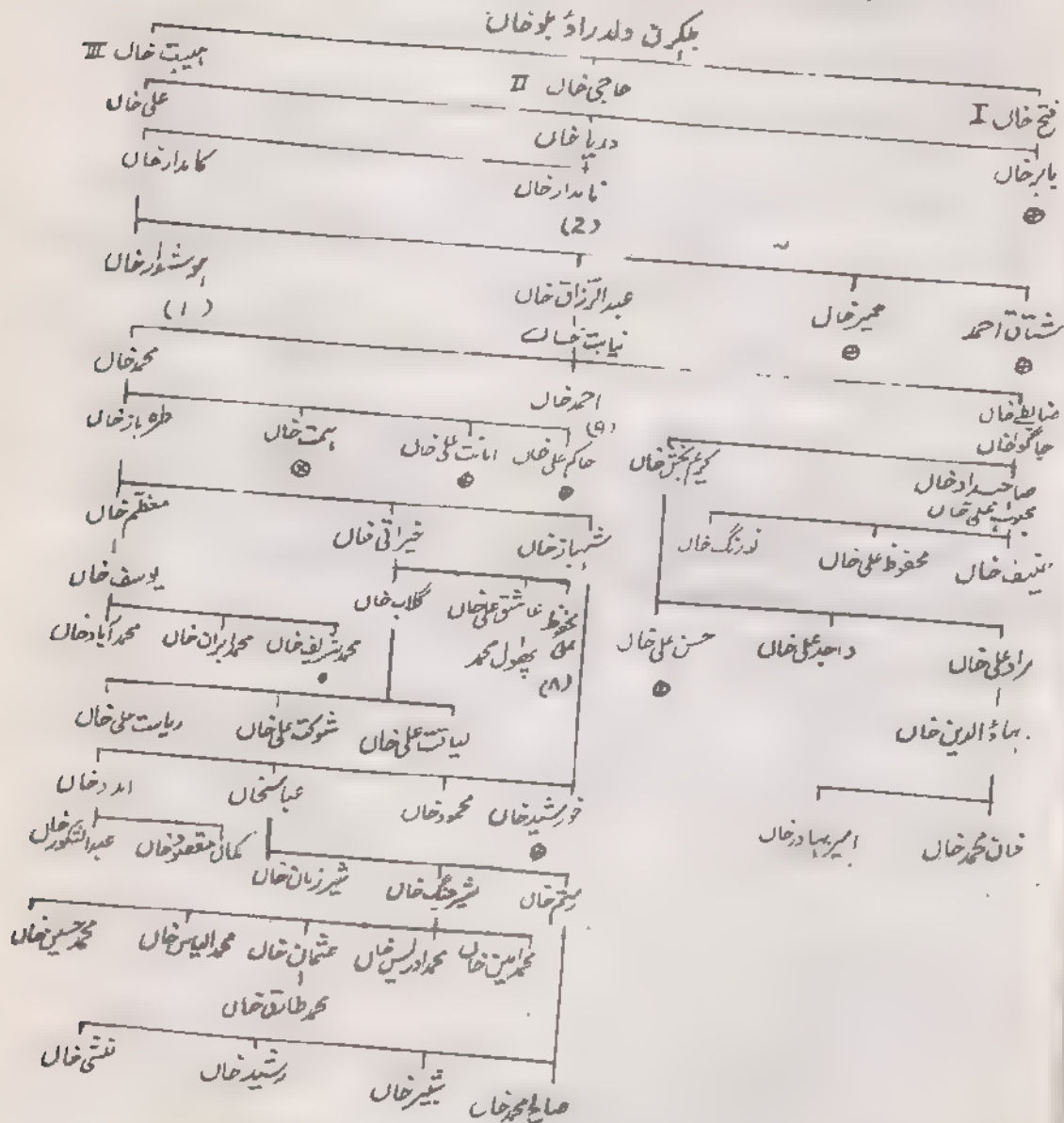


بقیه نمبر ۴ محمد صدیق ولد نذیر خاں



سترہواں شجرہ

ابڑاپانہ - شاخ فتح خانی



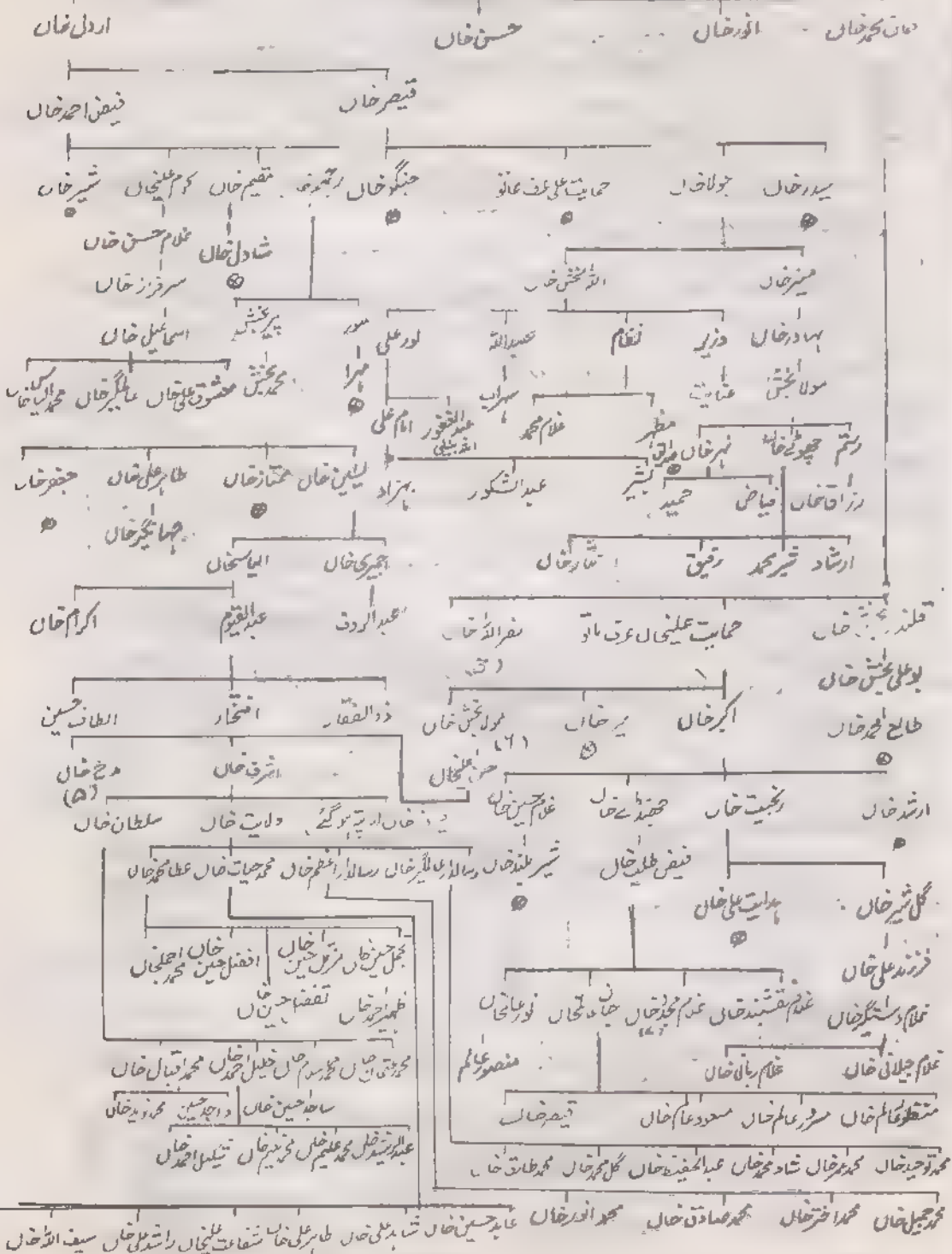
میر خاں

میر خاں

میر خاں

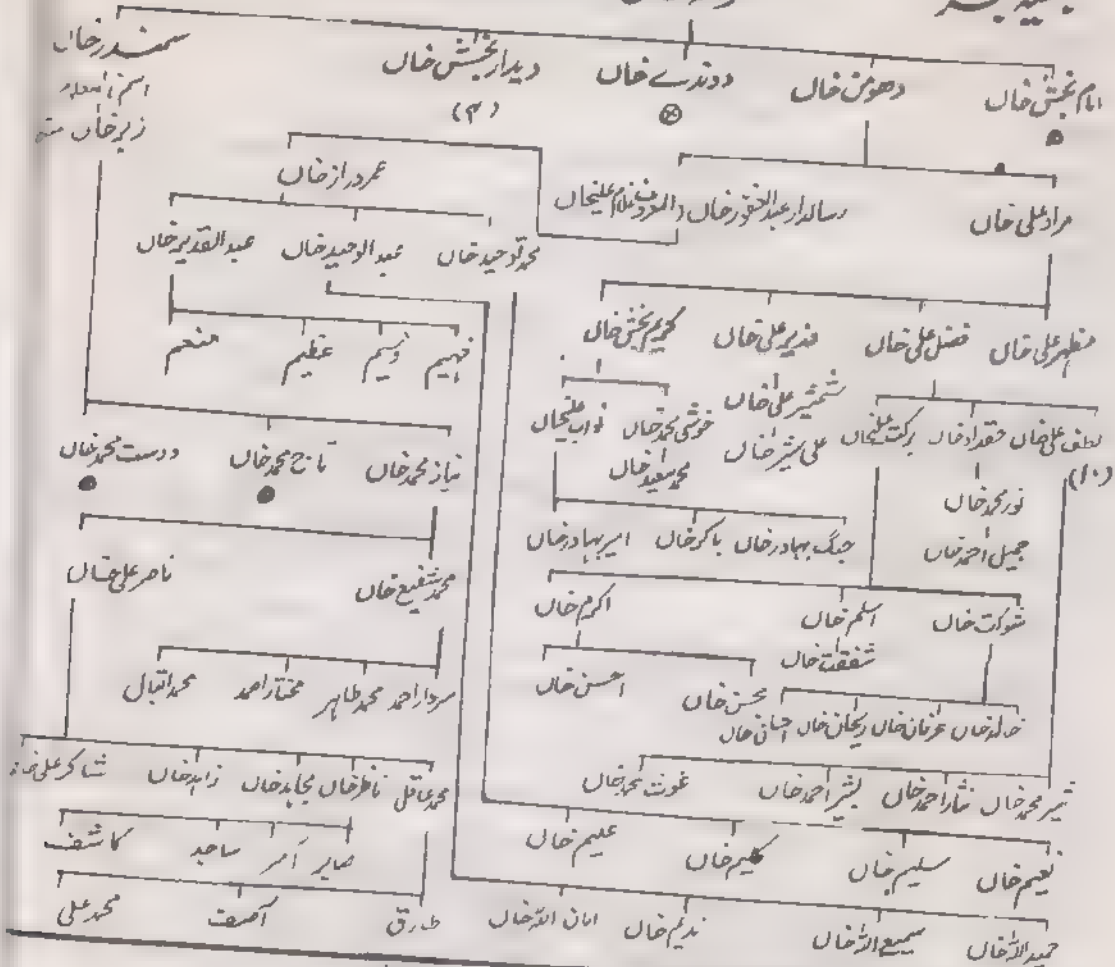
میر خاں

بقیہ نمبر نامدار خاں ولد دریا خاں



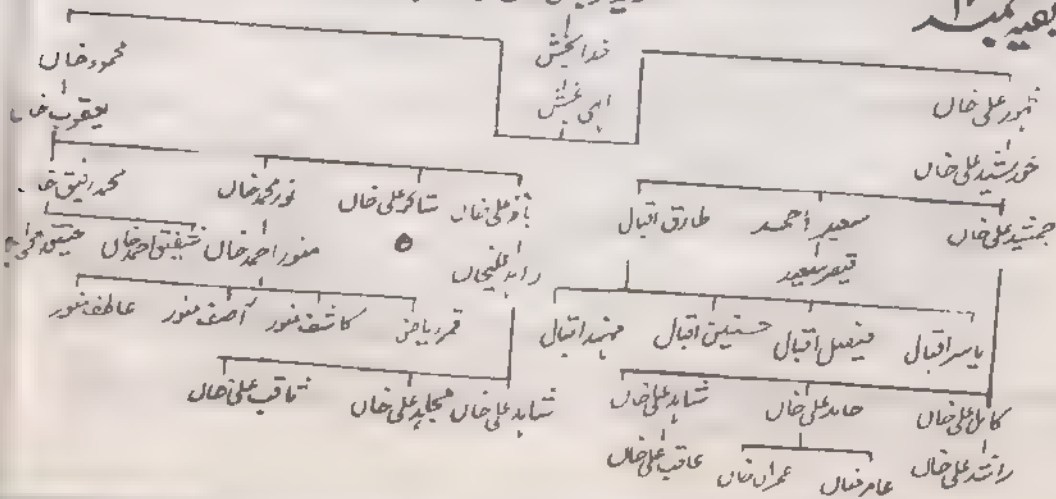
بقیہ نمبر ۳

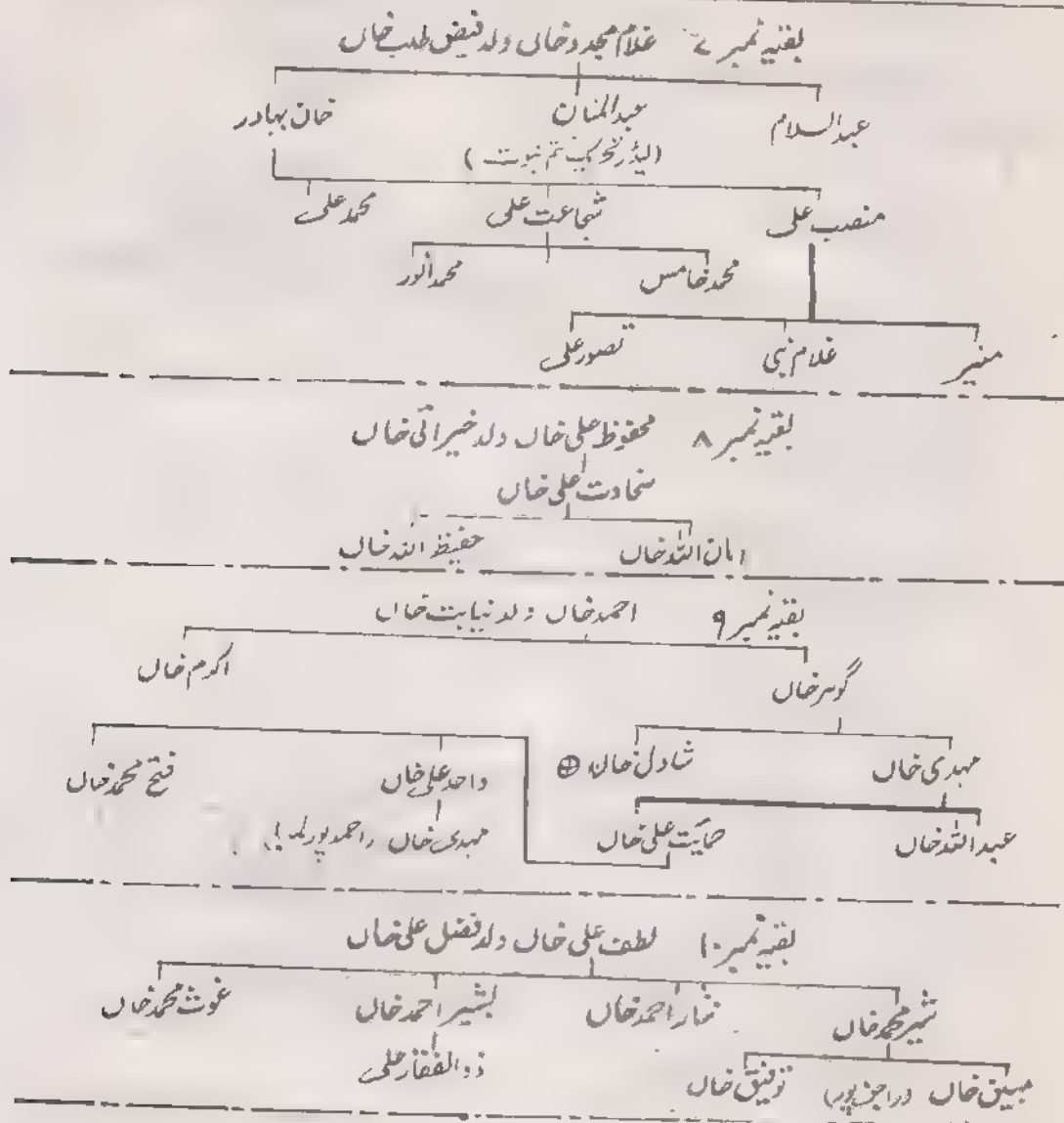
نضر اللہ خاں ولد جان محمد خاں

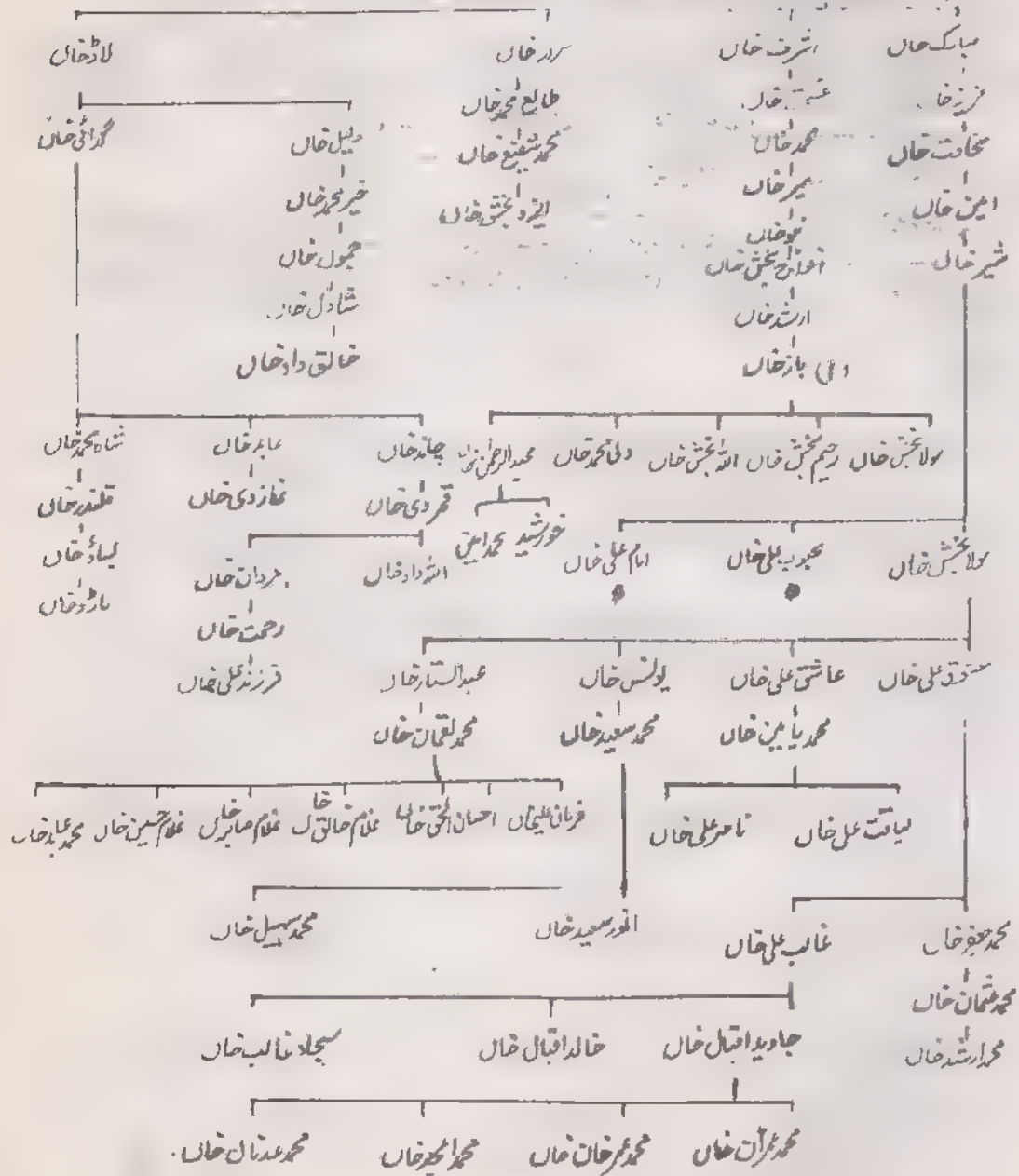


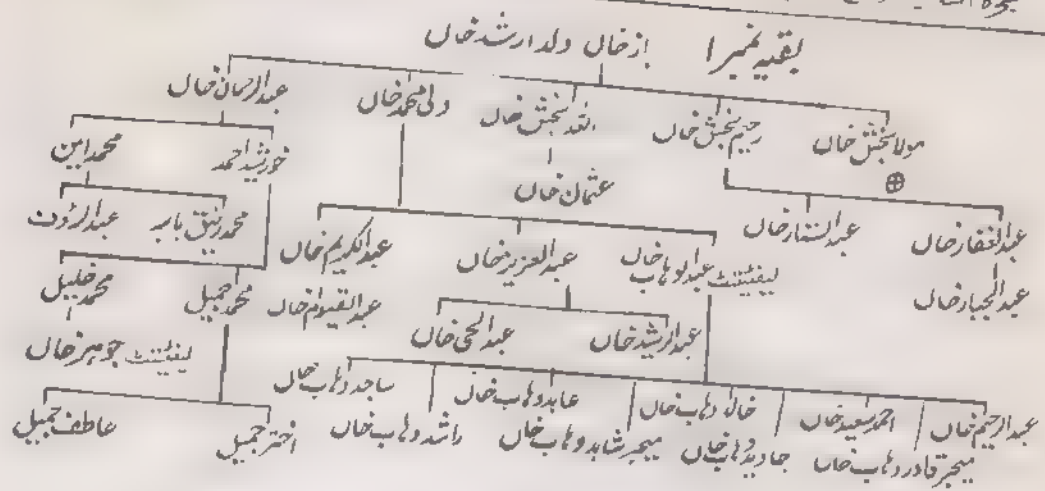
بقیہ نمبر ۴

دیدار بخش خاں ولد نضر اللہ خاں



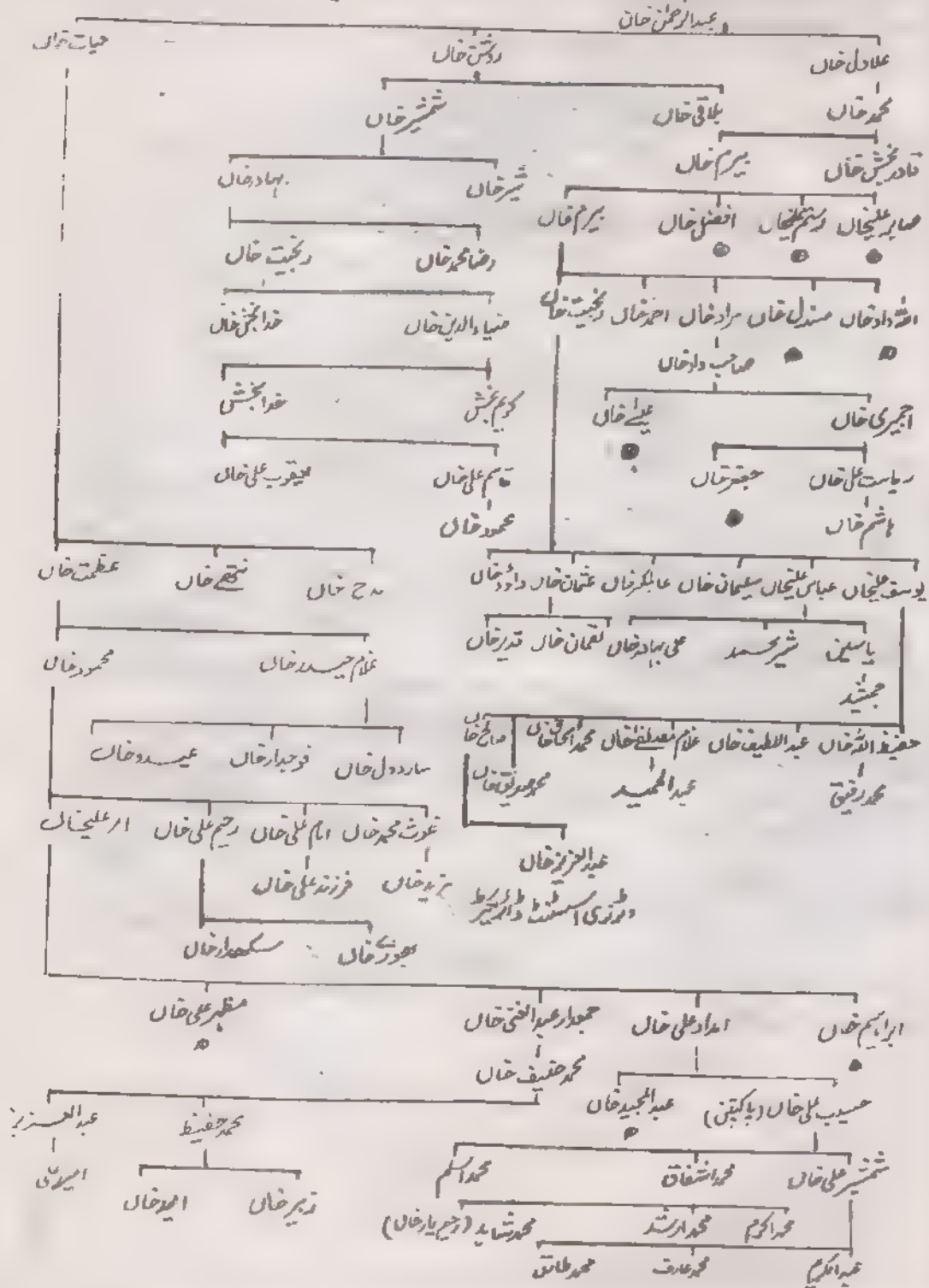






تیره از
III
محمد خاں
قادر بخش خاں
عبدالحجاز
عبدالعزیز
عبدالحی
عبدالحکیم
عبدالقیوم
عبدالرحمان
عبد الرحیم خاں
ریاست علی خاں
داشتم خاں
یوسف میخان میرزا
یا سین
جمشید
حفیظ الله خاں
محمد رفیق
ابراہیم خاں
مسعود
شیر خاں
عبد

III



اٹھارہواں شجرہ

سلسلہ شہباز خانی (عرف کھڑکڑیوں والے)

رہالدار مظہر عینیان سنہ

خوشی
سورج

منوعی

پارن شید

محمد سلیمان

محمد یحییٰ

محمد شعیب

محمد ادیس

محمد احمد

سلطان خان

جعفر خان

محمد علی خان

ذراہیم خان

رستم خان

دلیر خان

احمد خان

قاسم علی خان

غلام علی خان

ابراہیم خان

الہی بخش خان

پیر بخش خان

فیض طلب خان

ام علی خان

اکبر علی خان

نبی بخش خان

مقصود خان

محمد رضا خان

محبوب خان

گل شیر

شمشیر

علی بخش

سید احمد

منظور خان

خلیل خان

عبد الستار

محمد شیر خان

دوست محمد

لیاقت علی

عبد کور

محمد شعیب

عزت چودھری

محمد یوسف

محمد اختر

عاشق علی

عبد العزیز

محمد اشتر

اقبال

محمد ادیس

محمد رفیق

غلام مصطفیٰ

عمر دراز

عزت بھٹو

محمد اشتر

عبد العزیز

عبد کور

محمد رفیق

غلام مصطفیٰ

عمر دراز

عزت بھٹو

محمد اشتر

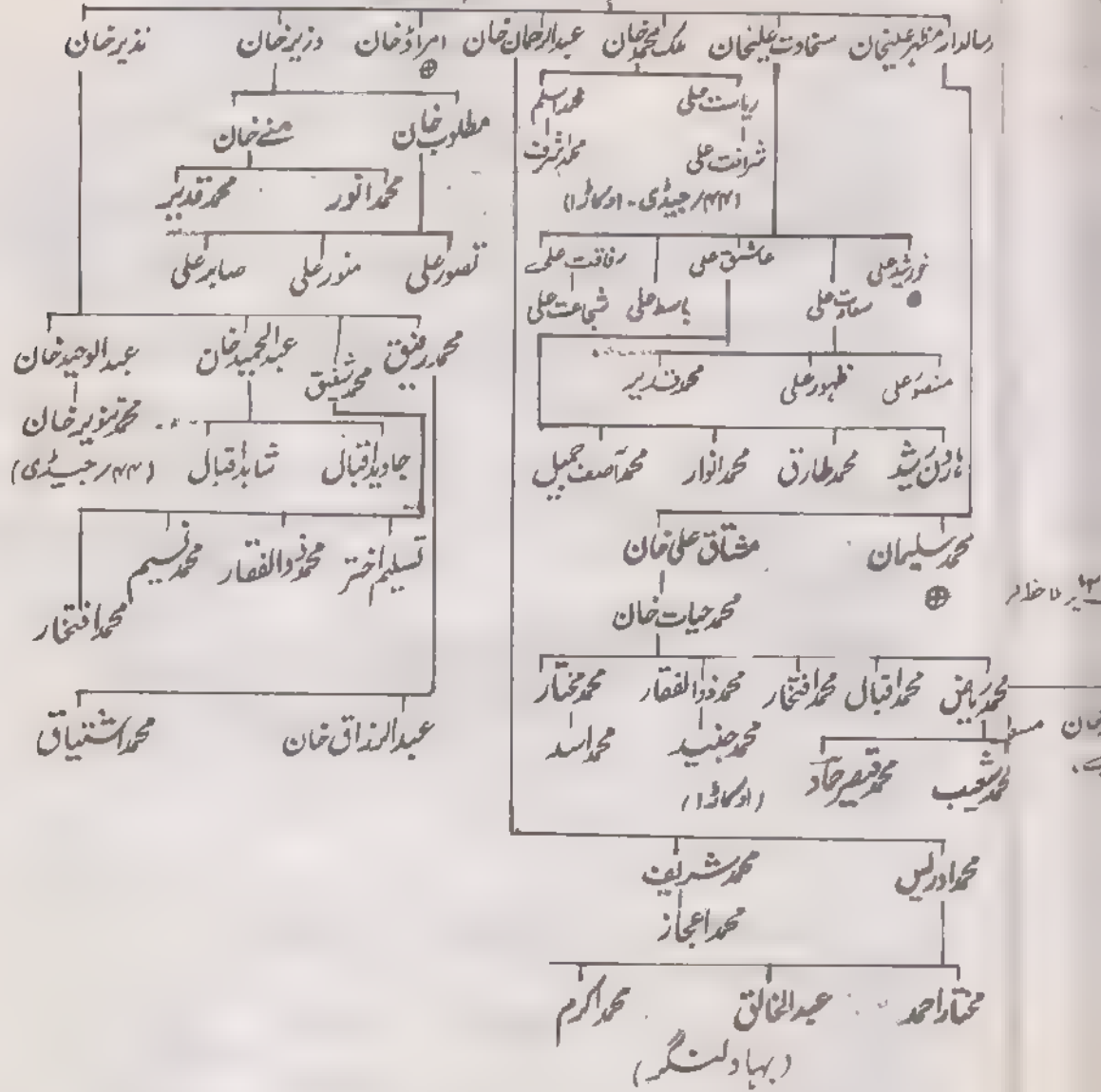
عبد العزیز

عبد کور

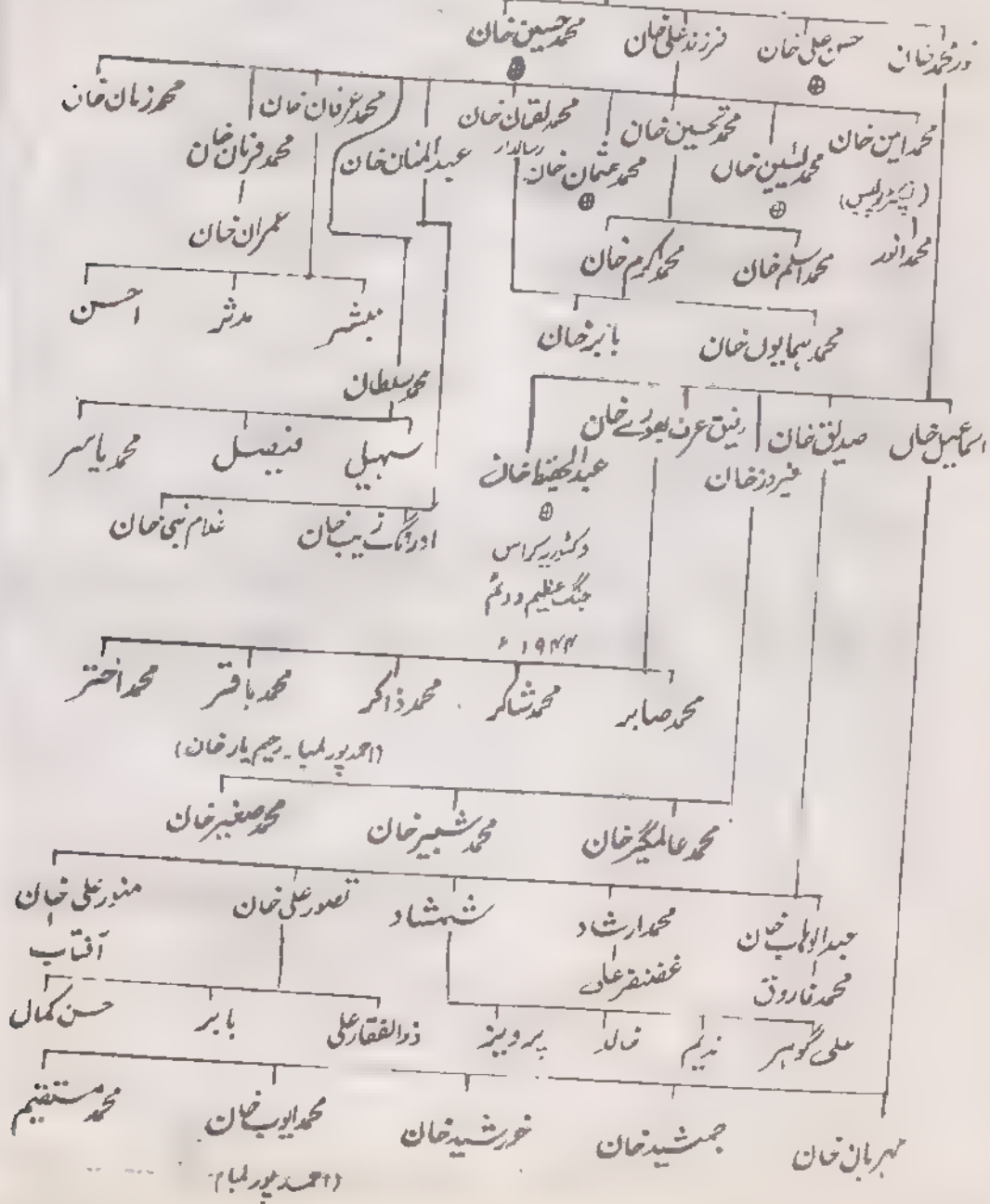
عبد کور

بقیہ سلسلہ شہباز خانی

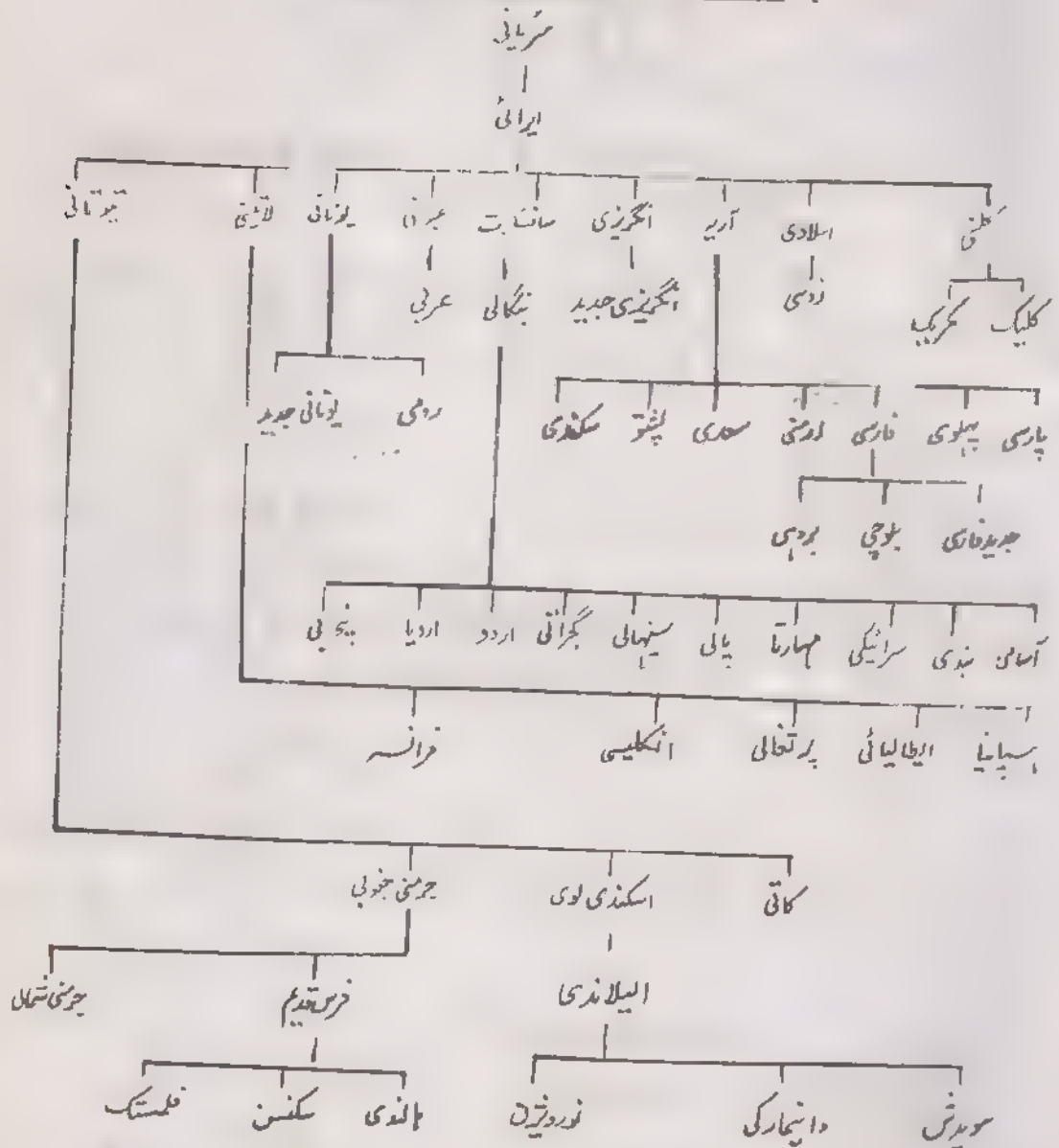
(۱۱) بقیہ ۱۲۲ سے آگے
اکبر علی خان ولد امام علی خان



قاسم علی خان ولد احمد خان



شجرہ نسب برائے زبان



شجرہ برائے نر خنامہ اجناس

قیمت بحساب چالیس کلو گرام

۱۳۱۵ھ (علاء الدین خلجی)

(جون ۱۸۲۶ء ڈیرہ غازی خان)

(۲)

نمبر شمار	نام جنس	پے	رد پے
۱	گھوط	۴۸	۲
۲	گنڈم	۴۶	۱
۳	چنے	۴۰	۱
۴	دھان (گھیا قلم)	۴۰	۲
۵	مونگ باش	۴۰	۱
۶	سرسل کاتلر	۳۲	۳
۷	مکھن	۴۰	—
۸	گھی	—	۶
۹	جور	۳۲	—
۱۰	خوردنی نمک	۱۶	—

۷۱۔ مائی سکول تاریخ پاکستان دہند
مصنف غلام رسول مہر مطبوعہ ۱۹۵۲ء صفحہ ۱۷۲

۷۲۔ تاریخ ڈیرہ غازی خان (حصہ اول) ۱۹۹۱ء
مصنف عبدالقادر خاں لغاری مطبوعہ ۱۹۸۶ء صفحہ

نقل فرمان شاهی

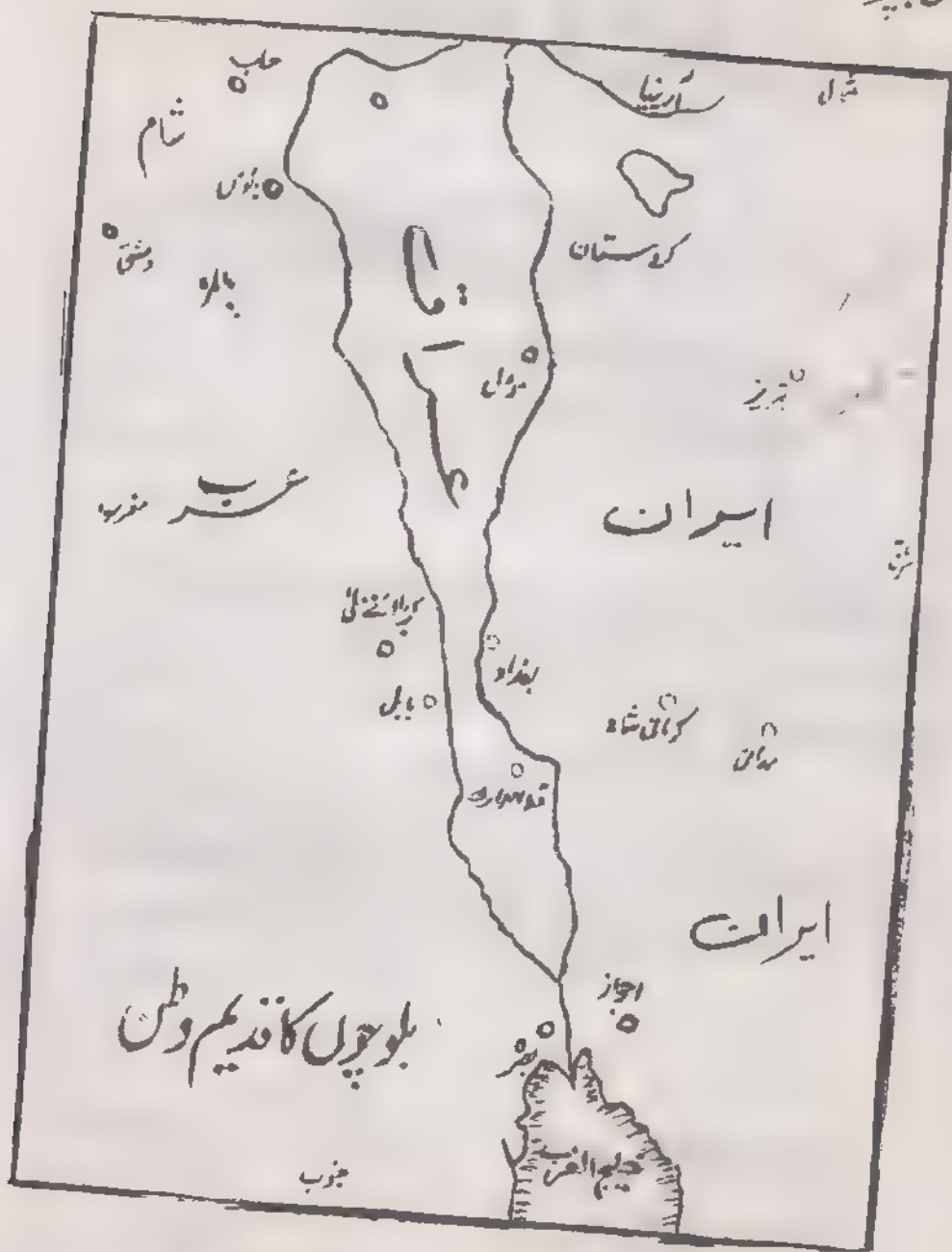
بایم تهور پناه محمد اسمیری خاں راؤ نسیره
راؤ بلوچان زمیندار قشریه کلا نور

بادشاه غازی خان بهادر سلطان شاه
عالم اقتدار جنگ نظر فقر الدوله

محمد حیدر بلوچ جاگیردار قریه کلا نور که بآن جاگیر خالصه شش یضه
تالغن است دہشت ہزار روپیہ بقایا معاملہ شہی میبارد - فوراً
بترسیل فرمان قریہ کلا نور را حوالی کند - و معاملہ واجب الطلب ادا
کند - آئندہ بر آن قشریہ اولاد تالغن نگردد -
اگر محمد حیدر بلوچ از دست برداری قریہ مذکور حجت نماید تبوسل
امداد میر قطب الدین محمد دیوان پیش گاہ محمد عبداللہ و شیخ عطاء اللہ
و غنیدہ عاملان پرگنہ سہ مار روہتک قریہ مذکور خالی کنانند - و محمد
حیدر بلوچ بیرون از قشریہ شود -

تحریر فی التاریخ

۲۵ محرم الحرام ۱۲۸۴ھ





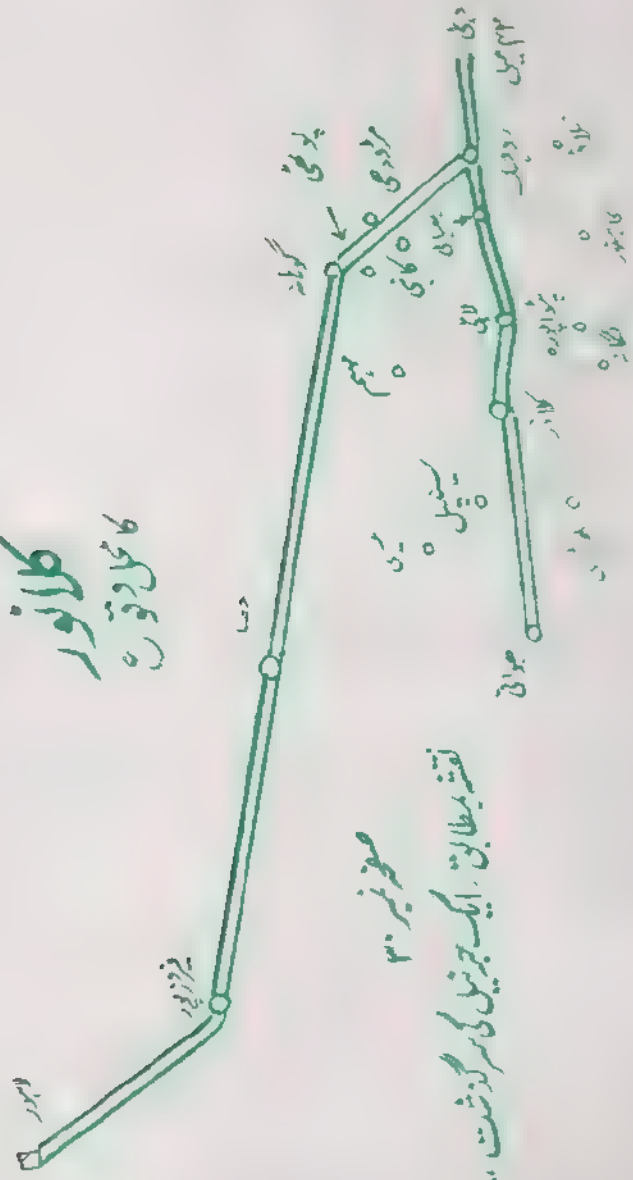
شجره نسب پادشاهان چغتای

شجرہ اسباب لوح و راجہوت

متفرق شجرہ

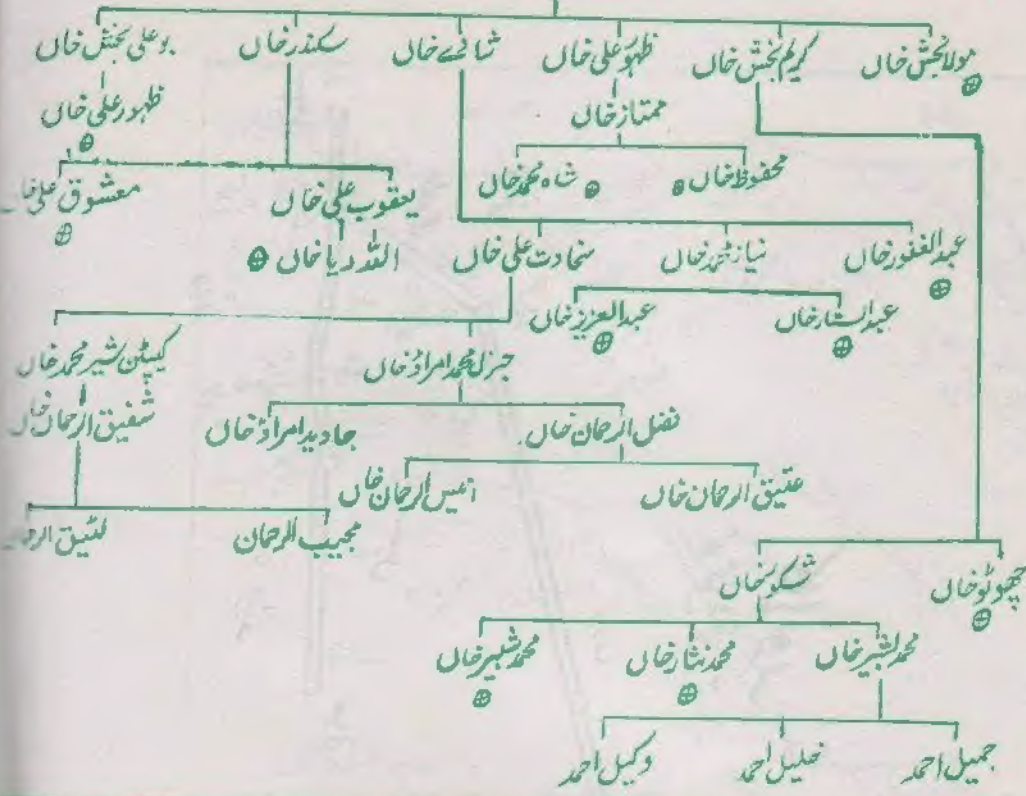
۱۳

کھانا
کا عمل و توجہ



نقشہ برطانوی ایکسپریس کی سرگزشت
صفحہ نمبر ۳۰

بقیہ ص ۹۵ شاخ دولت خانی - میر (میرا بخش) خاں ولد اللہ یار خاں



تصحیح

ص ۹۶ (گیارہواں شجرہ) بقیہ نمبر ۶ میں ترتیب اس طرح ہے۔

محمد ارمغیب علی خاں ولد معشوق علی خاں

مبارک علی خاں

ذوالفقار علی خاں مختار علی خاں افتخار احمد خاں سرفراز احمد خاں

وسیم افتخار خاں

نذیم افتخار خاں

کی افتخار ندیم کی افتخار

کتاب برائے حوالہ جات

انساب الاشراف	م
البلاذری	م
بلوچ قبائل (ترجمہ)	م
سید کامل الفتاوی	م
بلوچ قوم اور اس کی تاریخ	م
میر عاقر خاں بلوچ - ایڈیٹر بلوچی دنیا	م
تاریخ بلوچستان	م
رائے بہادر بہتور رام	م
تاریخ سندھ	م
مولانا عبدالحکیم شدر	م
تاریخ ہند	م
مولوی ذکاء اللہ	م
تذکرہ رؤسائے پنجاب	م
مسٹر گر لیفن	م
دی بلوچ ریس	م
مسٹر ایل ڈیگز	م
رقعات عالمگیری	م
اورنگ زیب عالمگیر	م
سرتاج التواریخ	م
منشی عاشق علی ناطق	م
سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	م
علامہ سعید سلیمان ندوی	م

بوعلی بخش خاں
ظہور علی خاں
معشوق علی خاں

کیٹن شیر محمد خاں
شفیق الرحمان خاں

لشیق الرحمان

معاونین مرتب

محمد سہود خاں ولد عسلا م محمد خاں - کوٹ مبارک - ڈیرہ غازی خان
محمد نواز حسناں رند بلوچ ۴۴/جیڈی (شہین کھڑا) ادکاڑہ
راؤ محفوظ علی حسناں ۴۰/۳-آر ادکاڑہ
محمد عبد اللہ خاں و بشیر احمد خاں - کوٹ مبارک - ڈیرہ غازی خان
ظہور علی خاں - چک بیدیاں - پاک پتن
محمد اختر خاں ولد ریاست علی خاں ادکاڑہ
محمد انور حسناں ولد حایت علی خاں ۴۰/۳-آر ادکاڑہ

از احمد خاں



